

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## نگارِ شگزارش

نواب بہادر محمد فضل اللہ خاں صاحب مرحوم کی علمی اور دینی خدمات میں غالباً آخری خدمت کتابِ بَشیر کی اشاعت ہے جو صرف مرحوم ممدوح کی فیاضی سے عمل میں آئی۔ اس کا مفصل ذکر کتابِ مذکور کے دیباچہ میں موجود ہے۔

نواب صاحب مرحوم کے بعد بھی جن علمی کارہائے خیر کا سلسلہ اُن کی ریاست سے جاری ہے (خدا اسے دیر تک جاری رکھے)، ان میں غالباً سب سے پہلا کام اُن کے اس دیوان کی ترتیب ہے۔

گویا اُن کی پہلی زندگی علمی خدمت پر ختم ہوئی۔ اور اُن کی دوسری زندگی (خدا سے بھی سرسبز و شاداب کرے) علمی خدمت سے شروع ہوئی۔

بَشیر کی طبع و اشاعت میں جس قدر اخلاقی حصہ حضرت قبلہ نواب صدیرِ جنگبَاد، مظہر کے دینی جذبے اور علمی شغف کا بولے میں کتابِ مذکور کے اپنے کلمے موئے مقدمہ موسوم بہ ”بَشیر“ میں بتایا گیا ہوں اور اب اس دیوان کی اشاعت کے سلسلے میں بھی یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی اشاعت کا انحصار کلیتہً نواب صدیرِ جنگبَاد بہادر کے ذوقِ سلیم پر ہے۔ نواب بہادر مرحوم کے بعد اُن کے کاروبار نے جو مرحلے طے کئے اُن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔ صرف اتنا جان لینا کافی ہو کہ مرحوم کے انتقال کے مابعد وہ چندے نواب صدیرِ جنگبَاد کی نگرانی میں ہے۔ چنانچہ اسی زمانہ



میں دثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اُن کی طباعی اور خوش گوئی کا معتقد ہونے کے باوجود  
 اُن کا ایک پُرگو مصاحب دیوان "شاعر ہونا کسی کے بھی حاشیہ گمان میں نہ ہوگا۔  
 عمر کے بالکل اخیر دور میں انھیں چھوٹی چھوٹی (دوہیتی) نظمیں لکھنے کی دھت ہوگئی  
 تھی۔ اپنی تنہائی کے کسی وقت میں فکر کرتے اور اُس کے معا بعد کے مناسب مجمع میں  
 نتیجہ فکر پیش فرماتے۔ اکثر مجھے بھی اس مرتبہ نہ مخاطب کا شرف حاصل ہوتا۔ وہ ان سب  
 نظموں کو اُن کے چومصرعی ہونے کے سبب سے "رباعی" فرمایا کرتے، حال اُن کا  
 میں قطعے بھی ہوتے۔ اول اول باس ادب میں نے کچھ عرض نہ کیا لیکن ایک بار ہمت  
 کر کے میں نے رباعی کی تعریف لکھ کر بھیجی اور عرض کیا کہ رباعی کا مسئلہ وزن ہے نہ  
 "لا حول ولا قوۃ الا باللہ"

اُن جناب کا یہ تمام کلام رباعی نہیں بلکہ "قطعہ" بھی ہے، اور "رباعی" بھی۔  
 اس کے بعد جب میں حاضر ہوا تو مجھ سے (مجھے معلوم ہوا کہ بعض مجموعوں میں میری غیبیہ  
 میں بھی) نہایت لطف کے ساتھ فرمایا کہ "اُسے بھی تم نے تو ہماری کاوش پر لا حول ہی بھیج دی  
 نواب صاحب مرحوم کے بعد نواب صدر یار جنگ بادر نے جب دیوان کا مقیہ  
 پھاپنے کی غرض سے میرے سپرد فرمایا تو اُس میں ساری نظمیں ترتیب زمانی کے ساتھ تھیں  
 موجودہ ترتیب میری ہی۔ میں نے تمام نظموں کو اذل صنف دار کیا ہے، پھر ردیف دار،  
 اور زمانہ کے تعین کے لئے ہر ایک کی تاریخ قلم بند کر دی ہے۔ جو نظمیں یا اشعار تلمیح طلب  
 اُن کی تلمیحات بھی لکھ دی ہیں تاکہ ناظرین کی واقفیت (اور واقفیت سے لطف اندوزی  
 میں اضافہ ہو۔ دیوان کی زبان چونکہ فارسی ہے اس لئے میں نے بھی جو کچھ لکھا، سوائے فارسی  
 میں لکھنے کی کوشش کی ہی۔ مجھے یقین ہے کہ متن کی رواں دواں اور خوش خرام زبان سے  
 مقابلہ میں میری "فارسی کی ٹانگ" "نگرئی" یا شاید "ٹوٹی" ہوئی، معلوم ہوگی لیکن یہ  
 سزدگہ بزرگانِ گوہر شناس      سخن را با نصاف دارند پاس

کا اُن کا ایک (شاید پہلا) کام یہ ہوا تھا کہ اُنھوں نے نواب صاحب مرحوم کے دیوان کا میضہ بغرض طبع و اشاعت میرے سپرد فرمایا۔ غیبِ داں خدا ہی۔ بانی ظاہری حالات یہ ہیں کہ اگر نواب صدر یار جنگ بہادر اس جانب فوراً توجہ مبذول نہ فرماتے تو وہ ہرگز شائقین کے ہاتھوں تک پہنچ نہ سکتا۔ (کچھ عجیب نہیں کہ تلفت بھی ہو جاتا) خداوند تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

خلاقِ برحق و قادرِ مطلق نے انسان ضعیف النہاں کو بشیارتِ قوتیں و ودیت فرمائی ہیں بن میں بعض قدرتی طور پر قوی و اقویٰ اور بعض ضعیف و دضعف ہوتی ہیں۔ پھر یہ بھی اُسی کی قدرت کاملہ اور مشیتِ حقہ کا نتیجہ ہوتا ہے کہ ہمارے دُعا و اُدت سے ضعیف سے ضعیف قوتیں قوی سے قوی تر ہو جاتی ہیں اور مہمل چھوڑ دیے سے قوی سے قوی قوتیں قریب بگنا ہو جاتی ہیں۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ نواب بہادر محمد فرل اللہ خاں صاحب کے اندر خداوند تعالیٰ نے مکملہ شعریہ شریعہ ہی سے قوی رکھا تھا یا انھوں نے اُسے (نہل اپنی بہت سی دوسری قابلیتوں کے) محض مشق و تکرار سے قوی کر لیا تھا۔

دوسری طرف یہ بھی واقعہ ہے کہ ساری کی ان کی اس درجہ قابلیت سے (جیسی کہ اس دیوان سے ظاہر ہوتی ہے) بہت ہی قویہ نفوسِ واہت ہوں گے۔ حال آنکہ بحیثیتِ پور کی تاریخ کا ایک دور شامری کا دو بی تھا جب کہ وہاں بڑے بڑے باکمال شاعروں کا گزرا و فیام ہوتا تھا اور نہ لیں لکھی جاتی تھیں اور قصیدے پڑے جاتے تھے اور تنزیوں کے لئے مضامین بھاں ملتے تھے وہاں سے (حتی کہ دریا پار سے) لائے جاتے تھے۔ مگر یہ سب واقعات موجودہ ذخیرِ نسل کے علم (کم سے کم) میں سے پہلے کے ہیں۔ ایسے لوگ اب بھی موجود ہیں جنھوں نے نواب صاحب مرحوم کو بڑے بڑے دبیر کے درباروں میں اپنے قصیدے کو نہایت تعلقہ کے ساتھ پڑھتے سنا ہے۔ مگر



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مناجات

الٰہی روشنی نورِ عرفان بخش جانم را (۱) کرامت کن توانای ایمانی روانم را  
 خدایا درجِ لولوے فصاحت کن زبانم را پسند خاطرِ معجز بیناں کن بیانم را  
 سخن در مہجِ تو گویم دودست از اسوا شوم نہ پروائے بود از غیر جانِ ناتوانم را  
 نہ بودم لائقِ خدمتِ نیکو دم هیچ یک طاعت بیالودم بقولِ ناسزا ظرفِ زبانم را  
 عظیم سستی و دانائیِ خیر سستی و بنیائی تو آگاہی دیکتائی مکن افتانام را  
 تو جباری و قہاری تو غفاری و شاری ز قہر خود امانم دہ ہی پوشاں عیانم را  
 نہ یابم ازیکے راحتِ کفِ قربانِ دیگر کاهت نہانم را عیانم را زبانم را بیانم را  
 لنگار و خطا وارم زیاں کار و گراں بارم عقوبت را سزا دارم مگر بخشش امانم را  
 لرز بخش عطاے تو نمی بخشی رضاے تو فداے مصطفای تو نمایم نقد جانم را  
 بیبِ تو طبیبِ من طبیبِ من شفیعِ من شفا یابم چو بخشائی گناہ بیکرانم را

بطوفِ خانہ کعبہ فرمئل را رساں یارب

لا فتنہ ہوت  
نجم مدنی

خدایا خاکِ یثرب کن رہیم استخوانم را

چو زین بلبہ صاف نوشی کنند      فرومانده را عیب پوشی کنند  
 ز رازدہشت باز تو ان گزاشت      گل از زحمت فار تو ان گزاشت  
 خریدار در گرچہ باشد بے      سفالینہ را ہم ستانہ کے  
 مزد گرچہ آواز خنجر ۱۰ - ۱      بودار غنوں گوش خربندہ را  
 برود بخشایشر دادگر      کہ بر من بہ بخشش گمارد نظر

اگر ہذا بیضہ کی بعض دوسری توضیحات کو بھی میں نے قائم رکھنا ضروری سمجھا ہے۔  
 بیسا کہ ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے پورے دیوان کے اندر محض چند نظمیں اردو کی  
 ہیں ایک عربی کی ہر جہتی کہ ایک انگریزی کی بھی ہے تاہم یہ سب مجموعی طور پر بی بی سی  
 کے مقابلہ میں نقص ”برائے بیت“ ہیں۔

میں چاہتا تھا کہ اس ضمن میں نواب صاحب دھوم کے کچھ مفصل حارات اور کم وہ  
 جو اس دیوان کے مضامین سے مستنبط ہو سکتے ہیں بغیر تکریر میں لاوں۔ لیکن انھوں نے  
 زمانے نامہ عدت کی ادب اس خدمت کا فخر اور شرف حاصل کرنے سے انکار کیا۔ خدا  
 ہی کو بخیر کہ اس نیت کا حشر کیا ہوگا اس وقت قرینہ بہ نیت ”نیت شب“ معارف ہوتی ہے۔  
 دیوان کا نام ”دین لولیت فصاحت“ اخی کے ایک مناجات کے دوسرے۔ یہی شعر  
 انذکی کیا ہے۔

بہ حال نئے یقین جو ان کے کام کی طرف ان کے قلم کی بی کافورانی ہوئی  
 جس کا معلوم ہوتا ہے انھیں رو بہ احساس تھا ہوا اس شعر شامت ہے یہ  
 شواہد قدر فزائل باں زمان آگاہ  
 کہ شاد و سار و زین سے اسے بوجھوں

(مطبع صفحہ ۶۰)

مطبع شروانی اعلیٰ کڑے

محمد مقدم کی خاں شروانی  
 مرتب و طاب و ناشر دیوان ہذا

جمعہ ۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۵۲ھ بمطابق ۱۹۳۳ء

منہاج شرع قاصح کفر و ضلال شرک  
 مصباح نور خالق انوار کائنات  
 منہاج حکم داور بے شبہ و بے نظیر  
 واللہ مثل ذکر لست ما سمعت الاذن  
 ذکر تو در کلام خداوند زوالمین  
 یا مصطفیٰ خیر فی و صعلک العقول  
 نسخ من کریمہ از علو ہائے است  
 محتاج التفات تو ہر مجلس غنیست  
 گردن کشان دہر یکم تو سر نکوب  
 در روم و شام ہر صر و مرقبت چہین  
 اوحی عبتے ست ز لطف نصیب تو  
 از مرشد بہ فرست بود زیر پست تو  
 موسیٰ بیک طہیم بجای ز بوش رفت  
 صلی علیک لوالاصباح معلنا  
 یسین و نون و قاف فتحا و نجم و صواد  
 از نام تو مسجل و نازل بشان است  
 دانایم فلسفی و سالم و طبیب  
 گرد و جوان مرد و سحشور و شبہ سوا  
 صنایع و کار دان ہر بر و رواہ  
 خوبان گلخدا و حسینان دہر و  
 ز آل و ہر تارہ شمس و تریں و نیک

در ہر مجلس غنیست

منہاج باب رحمت و گنجینہ خفا  
 مصداق ہر چہ بہت ز و صاف ناسوا  
 معیار فضل قادر بیچون مبلے چرا  
 باللہ مثل و جھلک العین مائری  
 روسے تو آ بگینہ صاف خدا نما  
 لولالہ تا چہ سرو چہ رازست اندا  
 نسخ کتب بظن تو از گفستہ خدا  
 سائل رفیع تو چہ گدا و چہ پادشا  
 از چاکر تو قیصر و کسری گریز پا  
 امرد نواہی تو مطاع اولوالنہی  
 ادنی اشائے بود از قرب تو دانی  
 از فرشت تا بہ عرش بہ معراج تو گوا  
 چشم تو عین ذات عیاں دید و ماطع  
 امرت تا در و دکنم بر تو بر ملا  
 فرمل و مدثر و طہ و و الضحی  
 در وصف تو مکمل و مع ترا سزا  
 شائبشہ و وزیر و امیران غنسیا  
 شیرین زبان سحر و بیان و سخن سرا  
 تجار و مالدار و زمیندار و کدر خدا  
 متقاض پاک باز و جوانان پارسا  
 مستوفیان دہر و امامان و پیشوا

# حمد

بجسم تمام کے جان و دین تمام، بے توں باشد (۱)  
 شہنشاہ ہے کہ شاہانِ عجم محتاج درگاہش  
 بکن پیدا کن مخلوق بے رنج و بلا رحمت  
 نبوده هیچ اما بود ذاتش در قدمِ طاہر  
 ز ذرہ تا بخورشید ست از انوارِ اور روشن  
 ز فضلش صد ہزاراں عقدہ و شواہل گردد  
 نہ بتواں قطرہ باریدن از ابرے بامکش  
 بہر امے کہ می خوانم ترا موسوم آں مہم  
 بہر جائے کہ می جویم ترا موجود می یا بزم  
 منزل بش غاموش و بینِ محض پیشِ افکن  
 شنائے خالقِ اکبر بیانِ لایاں باشد

# نعت

(۱) سہم جولائی ۱۹۱۷ء بروز جمعہ ۱۹ جولائی ۱۹۱۷ء تمام نیت  
 جانم فدائے حضرت محبوبِ کبریا (۱) کشف الوری رسولِ خدا شاہِ انبیا  
 شمسِ الہدیٰ سپہِ ملا آیتہ التستی ماہِ صفا حجابِ سخی منبعِ عطف  
 بحرِ کرم ولیِ نعم کاملِ اشیم نورِ قدم امامِ اہم تاجِ اصفیاء

مثل یک نگاہ عنایت بہ حالِ من  
 جانم حزن و زار و پرانگندہ و محل  
 عصیان من ز رنگِ بیا بیاں فرود  
 عمرم ب فکرِ دولتِ دنیا بصرفِ رفت  
 روزم با اشتغالِ حکومت بسر شود  
 ہر ساعت ز لہو و دوا ہی نشاط جو  
 عمرم بستی و شش برسید و کردہ ام  
 تو مہربانِ مہین و من طاعی و کفور  
 اے دے بر جہالتِ بر خود سری من  
 از من زیادہ کس نبود در خورِ عذاب  
 ہاں اے رسولِ گرتو کنی عرشِ قبول  
 یک شربتِ شفاعت تو روزِ دارِ گیر  
 بخشایدم خداے کج بخش بہت است  
 از بخشش مرا نقطہ قربانیت  
 در خدمتِ تو باشم و رضیٰ زمین آہ  
 مہملا خموش کہ حدادِ ب رسید  
 یارب سبیلِ بخشش من می نما من  
 تابِ آستانِ رسالتِ نہیم سر  
 گرم چہاں کہ آتشِ عصیاں فرو شود  
 روے سیاہ من شود از رحمتِ سفید  
 شادان و بامراد رسم بردِ رسول

بہر خدا مرا برہاں از غم و بکا  
 کارم خرابِ خوار و دلم خستہ و ہبا  
 طغیانِ من چو آبِ بجارتِ موجِ زار  
 در بندِ جاہ و قیدِ عمارتِ بسالما  
 شبِ ہا بہ خوابِ ناز و خیالاتِ ناروا  
 ہر خطہ ام ز بادہٴ نخوتِ طرب فرا  
 از صد ہزار طاعتِ رحمن یکے ادا  
 کفرانِ من از ایں چہ بودیش اے خدا  
 صد دے بر حماقتِ و عصیانِ بربوا  
 و ز من زیادہ کس نبود لائقِ سزا  
 صد دے دے من بہ یک آنے شود روا  
 بیمار لا علاجِ تنم را بود شفا  
 وَاللّٰہِ اِنَّ رَحْمَتَكَ یَغْفِرُ لِمَنْ لَّیْسَا  
 نے جو رونے تصور و بہشت ستار  
 در حضرتِ تو باشم و خوشنود کبریا  
 در بارِ گاہِ قدس بزاری بکن دعا  
 یارب تو راہِ یشربِ بطما بہ من کش  
 شویم گردا من اخلص با بکا  
 بر مغفرتِ فرشتہ رحمتِ زند صلا  
 مویے سفید من شود از وجدِ مشک سا  
 کش خاک رہ بدیدہ کند کارِ تو تیا

شبِ بخوابِ بخت و تحویلِ ناروا

عصیانِ رانگہ

خاکِ زینت

بر فرق شان لعلِ بلالِ ست فرق سا

مَنْ جَاءَ فِي أَمَانِكَ وَاللَّهُ قَدِ نَجَّى

از فیضِ ذاتِ پاکِ تو در پردهٔ خفا

ذاتِ مبارکِ تو به دنیا کرم نما

ناحق شناس و ناخلف و زشت و زاریخا

بد ذاتِ بی صفاتِ دل زار و جانِ گدا

جهدِ بلع از پے تخریبِ دینِ ما

محدول و خوار و نابرسیده به مدعا

عالم به شرک و بدعت و عصیان مبتلا

پیدا نمود شخصِ ترا بهر اہتدا

فسق و فجور و معصیت و بدعتِ بلا

گیتی منظم است ز ارشادِ مصطفیٰ

اے مقتدیِ خالقِ وایِ مقدسِ ما

مدارجِ تستِ خالقِ این ارضِ ما

مخلوق کے بجا لوی خود گشتہ ہم نوا

تخیلِ انحصارِ شناختِ بود خطا

در بجاغتِ پاکتِ چگونہ کمن شنا

ہم لب بہعتِ اقدسِ تو گشتہ است و

در وصفِ تو سرایم طاقتِ بود کجا

اینک بقدرِ ہمتِ خود می کمن ادا

از خوانِ اغنیا برسہ فیضِ برگدا

از کمترین امتیانِ تو بوده اند

قَدْ خَابَ مَنْ آمَنَ غَيْبًا وَمَنْ كَرِهَ

ضربِ اشل بہ جبلِ عربِ بودہ تاکہ بود

فخرِ ابلا و ملکِ بگشتِ تاکہ گشت

کفار و مشرکین و شیاطین و لمحدین

کم فہم و کم تامل و کم بین و کم خرد

از یک ہزار و سہ صد و چہشتیست کمرہ اند

از صدقِ قولِ تست کہ تا جملہ مانده اند

دنیا ز جبلِ وظلم و عدوت بہ تنگ بود

آمد بچش چشمہٗ الطافِ لم یزل

نورِ تو گشت ظاہر و ز آفاقِ دور کرد

آفاقِ مرز پر تو نورست منورست

تو بندہٗ خدایِ و ما بندگانِ تو

وصافِ تست واقفِ اسرارِ جزو کل

انساں چگونہ مدحِ ترا می توان ستود

و عوائے اختتامِ شناسے تو، درست

خاصہ جو من کہ بے ہنر و لا ابا لیم

صد شکر وای کہ مرا عقل و نظم و

گرمی تو نگویم نفیرین بہ جانِ من

اے بقدرِ وسعتِ خود کردہ ام بیا

وصفِ تو خوانِ نعمتِ لوان و من فقیر

ذاتِ پاک

مدارجِ تست

تخیلِ انحصار

در بجاغت

روحی فداک یا قرشی ہاشمی لقب  
 از دست برد نفس عجب پاشکستہ ام  
 چو کان نفس گویے دلم راجہ صوبہاں  
 دیو لعین نفس مرا کردہ سب بند  
 تا آتشے بجان پیدش در انگنم  
 لے رحمت تمام جہاں رحمتے بن  
 تاجند سر پائے خاں خم کنم بعجز  
 یا مصطفیٰ خلاص کن از پامالیم

مر قلا کلیم تو مطبوع احمد ست  
 حاشا کہ حاجتے بود از شان و قالیم

در حدیث  
 نجوای

سید الخاں سار و سار کی

۴) مد مصطفیٰ محبوب رب العالمین سستی  
 ام المستقین سستی ملاذ مومنین باشی  
 سب کبریا سستی طیب در و ماستی  
 سیرت پر تو خالق بصورت خوشتر از عالم  
 از بہر نجات امت عاصی ضمان سستی  
 نہ لولاک ہستی باعث ایجاد کونینی  
 بشیر سستی نذیر سستی شہیر سستی منیر سستی  
 توئی یسین و منزل توئی طہ و مدثر  
 بشر ہستی ولیکن مصدر روحی خداوندی  
 جہاں یکسر بہ کیس و ذات حق گویت بہ یک جانب  
 بہ مصباح ہدایت ظلمت شرک از جہاں بردی

بہین سستی مہین سستی گزین سستی تہین سستی  
 شفیع المذنبین و رحمۃ للعالمین سستی  
 شہ دنیا و دینی مہبط روح الامین سستی  
 صبیح سستی طلیح سستی جمیل سستی حسین سستی  
 توار بہر خلاص ماسلماناں ضمین سستی  
 نخستیں علت تخمیر خبس ما و طہین سستی  
 رؤف سستی رحیم سستی کریم سستی امین سستی  
 توسر دار دو کون و تقدے اہلین سستی  
 خدا را بندہ و از ہر دو عالم بہترین سستی  
 بہ نیردی صداقت ناشر دین مہین سستی  
 برائے محفل توحید صدر استین سستی

۵

برائے محفل توحید و ہدایت

با شوق و ذوق و جوش و خروش و سرور و جود  
 گویم کہ یا محمد سر و حی لک العدا  
 و اللہ است حی فی قدرک الشریف  
 شاہ نماے رحم بحال من گدا  
 صلوة بر محمد و تسلیم بر نبی  
 صد ہا سلام خواہم و از جان کنم ند  
 من تا بدر کہ تو رسیدم بصد خلوص  
 من پائے سعی داشتہ ام تا بہنتا  
 زیں پس شہا تو دانی و دانہ خداے تو  
 بخشہ زبے نصیب نہ بخشہ من و رشا

در مجلسی کہ ذکر ثنائے محمد است (۲) آل انجمن عزیز خداے محمد است  
 دانی کلید گنج رضاے خداے حیات  
 حب محمد است و ولایت محمد است  
 عشق نبی وسیلہ فرخندہ فانی است  
 جانم فدای آنکہ خداے محمد است  
 حور و قصور و کوثر و نسیم و سبیل  
 دانی کہ حبیت محض رضاے محمد است  
 موسیٰ بطور رفت و سیاہ بر آسمان  
 معراج عرش خاص برائے محمد است  
 ایمان جان مال و خرد و داد خدا است  
 در روز حشرش نفع قوم گناہگار  
 بہائے را صدق عطاے محمد است  
 در روز حشرش نفع قوم گناہگار  
 بہائے را صدق عطاے محمد است  
 بخشایہ بر خطایہ من الٰہی الذنوب  
 مزل غریب گداے محمد است

(تاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء از مغرب تا)

گفتہ شد

(۳)

من مع خوان حضرت باری تعالی  
 یک چاکر کمینہ سکار عالم  
 فخرم بلے بجاست کہ شعوم بنام او  
 حقا غلام بارگہ ذوالجلالیم  
 شیدا و مبتلاے جمال محمد م  
 عشق نبی وسیلہ فرخندہ فایم



# غزل

(۱)

۱

قرار و صبر نصیب من خراب کجا  
مرا چه زہرہ کہ دعوائے عشق یار کجا  
منم کہ مست تو لے دو تم ہر وقت  
چرا ز عشق گرایم زہدے دغظ  
بہ شمع من ز سداے عجبے بوالہوسا  
بہ حسن فرو توئی وہ عشق من کیا  
بجائے من متعزّس مہاشائے ناصح  
ز سن نطق جبیم شناسے شع کند  
چناں کہ رحمت پروردگار ہو فور  
کجا دل من داندیشہ صواب کجا  
کجا ست ذرّہ ناچیز آفتاب کجا  
سرور و وجد کجا نشہ شراب کجا  
صفاے چشمہ حیواں کجا سراب کجا  
سداے بوم کجا نغمہ رباب کجا  
ز انظر کہ ام و مراجو اب کجا  
مراد ماغ ازین گونه حساب کجا  
وگر نہ نظم من فردا انتخاب کجا  
گناہ گاری مارا بود حساب کجا

بسیہ گیسو وز لہین یا مصروف اند  
بدیدہ ہے ہر قمل خیال خواب کجا

۱۳ دست می ہاشم ۱۴ سرور بود ۱۵ ایں شمع بسیار خوب ست

سجّہ

۱۶ س ہم فرمودہ سنجرت مرتب

۱۷ بود از خود شام گلت حبیب ۱۸ بے پایاں ۱۹ بسیہ جلوه دلا ز خویش

۲۰ بے چشمگان

نہ گفتی جز دعا کفار و اشرا بر ستمگر را  
 گئے فخر زمین و گاہ زیب آسمان باستی  
 مطاع و مقصد اے عاقلان در ہر زمان باستی  
 شما، شاہنشاہ، بندہ نوازا، خسرو امیرا  
 عزیز و خوب صورت، خوب سیرت، خوب دوستی  
 علم افزا احکام شریعت در ہمہ عالم  
 غرض بالاتری از جملہ اوصاف امکانی  
 ہدای نام تو جانم طفیل تست ایما نام  
 نذا کردن بہ تو ممنوع پندارند محرومان  
 بہ ادنی ضغطہ بر خوانند مامک و بابک را  
 علی رغم حریغاں بر ملا و فاش می گویم  
 بوقت نزع جانم آہ بہ قبرم جلوہ بہ نما  
 دم آخر نگویم جز رسول اللہ ادراکنی  
 زیبا افتادہ ام بارگنہ بردوش حیرانم  
 پس از مردن سوائے این نباشد آرزو من  
 خدا یم نیستی، معبود من ہرگز نہ باشد  
 نہایت خستہ و زارم ز عصیان سخت ناچارم  
 سرست گردم سزاوار ہزاراں آفرین ستر  
 گئے همان رب العرش بر عرش بوین سستی  
 متاع افتخار کمالاں در ہر زمین سستی  
 تو در دنیا و در دیں مالک تاج و تین سستی  
 شریف و پاک طینت پاک ذات و پاک بین سستی  
 بہ روم و شام و مصر و ہند و در ایران و چین سستی  
 چہا گویم کہ چونی آن چناں یا ایں چنین سستی  
 ز چشم گرچہ دوری لیکن از قلم قرین سستی  
 ازین غافل کہ آخر قبلہ اہل یقین سستی  
 چرایت من بخوانم لے کہ مردم دل نشین سستی  
 اغثنی یا رسول اللہ غیاث ہر غم سستی  
 تسلای دل ماصی برویز و اسپین سستی  
 گنگار ان امت رائدہ سستی معین سستی  
 ز دستم گیر شاہد شکیں ہر حسنہ سستی  
 شوم محشور با تو اے کہ در جانم کین سستی  
 پے یزدان شناسی ہادی من با یقین سستی  
 دم محبت شفیعم شو شفیع مستعین سستی

خدایت صدقہ محبوب خود باشد کہ آمرزد  
 جزاک اللہ عزوجل مادح سلطان دین سستی



(۲)

نگہ سے من خستہ خدایا را  
 چند خواہی تو بگو ایں ہمہ خوارا را  
 خواری من بس است ایرہ بندی گویند  
 ”در بدر خاک بسر بھرتا ہے مارا مارا“  
 تا شود خون دل شک فتن در دل شب  
 شانہ برگیر مہا۔ زلف دوتا را آرا  
 پای را خود بشکستم ز کمال غیرت  
 تاکہ منت نرسد از سر خار امارا  
 جائے دلدار نباشد دل آغشته بخون  
 جہد کن از یہ دلدار بیاراجارا

اے مظلوم تن تو زار و مصیبت ہزار  
 بعد ازین نیست بدر۔ بن تو یار مارا

(۳)

خلاص جان نہ ہو، فیدی کسند ترا  
 کشتہ کار کجا پائے بند بند ترا  
 نبود انجیسہ بہ تقدیر خسرو و جمشید  
 میسرست ز لطف تو مستند ترا  
 ہزار بوعلی و صد ہزار جالینوس  
 علاج می نتوانند درد مند ترا  
 مرازد امن پاک تو جوہ ہوت  
 مجال نیست کہ جوہم نقاب بند ترا  
 سوارہ می گزری از سر فراز غریب  
 بیا با کہ جوہم سیمہ کند ترا  
 کمال بدر نقطہ یک شبست در سہزادہ  
 کند مقابلہ کے روئے دل سیند ترا  
 مرا بعتبہ عالیت حمہ سائی ہں  
 خیال من نہ رسد جوہن بند ترا  
 منم کہ نقش وفاے تو مہ جان منست  
 بدیگرے ہوتے نیست لقتند ترا  
 اشارہ بشفا بوعلی کند حاتم  
 نہ حل عقد۔ اسیر خم کسند ترا  
 اگر تو نیک کنی دعا غلہ زرجم بدست  
 بہ جاں نثار شوم پندراجہند ترا

دوستاں گوشش با دواز پریشانی را<sup>(۸)</sup> ہمدماں یک نگہ لطف پشیمانی را  
 بشنوم کاش یکے حرف تسلا ز کے فاش تر گفتم ام این ردک پنہانی را  
 شکوہ ام نیست ز قسمت نہ گلہ از اجابہ نہ شکایت ز عدو عرض سلطانی را  
 نگوہ از کردہ خود دایم و دایم کلام نکوہ از کردہ خود دایم و دایم کلام  
 کاش گر مرگ علاج دل محزون بودے بردے بار ز منت دم تعبانی را  
 سوہ ہجران کہ درون من سکیں سوزد در کد خاک نماید تن بے جانی را  
 قصہ نار و لا العار نہ بودے بہاں گر زباں داشتے سینہ نورانی را  
 خواری زاری و رسوائی و جان گدائی جہ بہستر ز غم فرقت او جانی را  
 سوختہ خاک سدہ خاک میرا باد فنا برد و ز ذمیت نشانچ بیابانی را  
 زان بسنگ در تونی ز غم و می شکم کہ جز این نیست مداوہ سر حجابانی را  
 نہ می توان عیب مرا پوشیدن لعل بخشہ نہ لباس تن عیانی را  
 نوب شد عشق غور من سرکش ثلثت غرق فرعون سزد موسی عمرانی را  
 نہ من کاش سکیم سخن آرا دیدی تا نثار سر من داشتے ایرانی را

لے مر مقل من از حسرت حواں خور

تا نہ آزرده کنی خاطر مہمانی را

تا فرغ نما نہ ام شد روی رخشان شما<sup>(۹)</sup> ہست سوزِ سینہ ام شمع شبتان شما  
 دیدہ بے نور مبنائی ندارد در جہاں رفت نور از دیدہ ام بے روی تابان شما  
 لذتے دارد پشیمانی و حیرانی عشق راحتے از کس بخوید این پشیمان شما  
 گوہر خوش آب خود از قطرہ آبے بیش است آبروے آب تاب از درد دندان شما  
 گوہ پریشانم ز ہجران یک شاد از یاد تو یافت خوش جمعیت خاطر پریشان شما  
 نینہ از یاد تو نینہ از یاد تو نینہ از یاد تو نینہ از یاد تو

مین

یعنی احسان بردن یا کار شکرناک کردن

لے عرب می گوید کہ در زمانہ افتادہ بکر در عار

و نغفہ شد است  
نحوہ

لے دل پر خونِ الالے دیدہ غمناکِ ما  
 لے صبا گر بگزی از عتبہ بالالے دست  
 قتل کردی عالے بسمل نمودی کشورے  
 بخیہ بر چاک گریہاں ناصحا مشکل بنود  
 در ہواے وصل آن بیداد گر باشد قریب  
 سر بہ پایے او نہادن کے مرا گردِ غصیب  
 شو کباب و ریزہ آبِ حصر تے بر خاکِ ما  
 عرض کن در حضرتش این حالتِ غمناکِ ما  
 تا کجا این قتل و غارت - رحم - لے مٹناکِ ما  
 از چہ نا کردی رفوایں سینہ صد چاکِ ما  
 ہاں مگر غافل بود از آہ آتشناکِ ما  
 ہاں مگر با دصبا روزے رساند حاکِ ما

بذلہ سخن از مرغل العجب غم العجب  
 نیست این جز جلود فیضِ خدای پاکِ ما

مست و بے خود از در میخانہ می آیم ما  
 لذتِ عشقِ حقیقی از سر ما بوش برد  
 شمع رخسار پر یویاں ہلاکم کردہ است  
 لعل لگو ہر گز نباشد در کفِ ما گوشت  
 ز اہداں ہیشا رہا شد از سر و دنا خویش  
 گو نماز و روزہ و تسبیح خوش آید ما  
 بوالہوسا در خیالِ خویش گویم کندہ  
 دوستداری با حبیبِ پاکِ حاتمِ خویش  
 دوستان ما ز لطفِ ما پر از وجہ و سرور  
 عاشقِ متہ فخر من باشد ز شعر و شای  
 فیضِ شاکِ چو سحر تاکہ با ما ہمدم  
 (۴) از تصنع و زریہ بیگانی می آیم ما  
 در خیالِ زاہداں دیوانہ می آیم ما  
 آری آری فی مثلِ چنانہ می آیم ما  
 عاشقِ حلِ لبِ جسانانہ می آیم ما  
 از در پیرِ مغانِ مستانہ می آیم ما  
 چوں ز مسجدِ پوششہ زانانہ می آیم ما  
 در نگاہِ مقلدِ مرزا نہ می آیم ما  
 مست و لالعل ازین خمیازہ می آیم ما  
 پہلوئے حساد را دندانہ می آیم ما  
 در صفِ یجا گر شیانہ می آیم ما  
 ہاں بہ بزمِ شعر بے باکانہ می آیم ما

نہ باد  
 می کند

لے مرغل بیکلمہ کندہ فخر ماروست

کر لباسِ عاریت بیکلمہ می آیم ما  
 کز لباسِ عاریت بیکلمہ می آیم ما

نہ باد  
 می کند

چو دست یار برگردن در آید دل برافروزد  
درینا سالها سرگشته می گردم بهر وادی  
چگونه می توانم بر شمارم ظلمهایش را  
نه من تاب بیان ارم نه تاب ضبط در لہا

ز نفیسِ سنجست این شعر بے نغمه مرقع

و گرنه من کجا و ذکر من نقل محافلها

درینا عمر من شد صرف در بخت آزماینها (۱۱) مگر حاصل نه شد غیر از هجوم نارساینها  
برندیا من عیب من سرگشته بے زاید  
فغان کایں ابلهان بے خبر از عشق و تاثیرش  
بے زاید ہیں کہ خود را ناخداے قوم می خوانند  
بنایم ربط و ضبط خویش را با حضرت حسرت  
خدا را رحمت فرما بکے دیدار خود بمن

مر مقل مست ہفتخانے خود باشد کمی دارد

ز نظم و نثر گنجے شایگان در مینو اینها

اے کہ بر روی تو در آفتاب (۱۲) رشک دہ چہرہ صد آفتاب  
آفتِ جاں چشم شررزائے تو راحتِ جاں گزیند در عتاب  
قامتِ تو غیرتِ سرد سہی از نکتہ برق بعد اضطراب  
لعل ز لعل لب از عقد خوں از در دندان تو گوہر بے آب  
زلفِ یریشان تو بر روی تو لکہ ابر آمدہ بر ماہتاب  
از پسِ صد پردہ کنی دار دیگر عظمتِ تہ چو شوی بے حجاب

ما گرفتارِ خم زلفِ سیہِ ہستم و بس می تپد دل ہر دمے در سبستانِ شما  
منت ایزد را کہ با این تابشِ نور فروغ باغِ رضواں رشک دارد بر گلستانِ شما

نغمہ بلبل نباشد جز ز فیضِ عشقِ گل  
شد مژمّل نغمہ سنج اما ز فیضانِ شما

دوشینہ گشت زیب لبِ بامِ ما (۹) آخر شمر مید ز اشجارِ آہِ ما  
شونخ و عشوہ ناز و کرشمہ سپاہِ آہِ و فغانِ گریہ زاری سپاہِ ما  
از روزگار قطع تعلق نموده ایم بس رومی و معنی دستِ سعید و سیارِ ما  
آں جلو بے دلبرد و دلکش گناہست گیرم کہ لافِ شوق تو باشد گناہِ ما  
عریانیم ز مالِ جہاں بے نیاز کرد محتاجِ تاجِ نیست سرِ بے کلاهِ ما  
تسبیحِ ہمت رشتہ زلفِ سیاہ تو ابرویست سجدہ گہ خانقاہِ ما  
بیمار و خستہ را تو سیما کے کاملی نقد داروئے بے حالِ تباہِ ما  
از نقشِ پایِ دوست بیا نیم دست بنود بغیرِ لطفِ خدا ز ادا راہِ ما

مژملا ز در و دالم کس خبر نہ

ہر کس بر غم خویش بود خیر خواہ ما

ہن در راہِ عشقِ سخت افتادہ است شکلا (۱۰) جہ نمکھا چہ منہ ہا یکشتمھا جہ ساحلھا  
ز حالِ ارعاشتمھا شنیدنِ گرمیوں اری بطرفِ گلشنِ نشین و بشنو از غنای دلھا  
طرازِ طرزِ دہ طورِ محفلِ زلیلی اشن دارا و گرنہ روز و شب بر نہا نما آرنہ نمکھا  
ز بندِ ماسوا بستم بہ دوست پیوستہم تعالیٰ اللہ عجیب تغلے گزیم از شغلھا  
گلِ آدم فقط دارد فروغ و نورِ جانِ دل و گرنہ از ازل امدودہ شد بس آب در گھکھا



به بزم پیر خرابات مآتماش کن  
 ز هجر یار به من کای صعب افتاده است  
 ز صدمه تب فرقت تم چو خار شده است  
 ز شرمساری حصیاں شدم چو پیر کاه  
 بر سر و زخ و بیم سقر مشو دل تنگ  
 که بند، بنده و آخر خداوند است  
 مزل از تو گزند کردن - از خدا بخشش  
 مآخفته است  
 مآخفته است

بوا، ی که در دمیّت گداخته است  
 ز خفتگان اهل کس خبر نمی آرد  
 زمانه در پے آزار و من ز خود غافل  
 دل من است که غافل بود ز کید رقیب  
 چنان افتاده دل ز فرط خستگی بر شش  
 بیا به میکده و فیض نه تماشا کن  
 به حسن قسمت قسام ہیں کہ تمنّی نجات  
 نگاہ گرم تماشا و دل به فکر وصال  
 کنید عبرت و محش بپا کنید کمی  
 مزل الله رنجور حالیا خفته است  
 مآخفته است  
 مآخفته است

مکے از ملکوت اش اندر شراب افتاده است  
 طوق خود داری به گردن ز شا ب افتاده است  
 از تب تابی که اندر سینه می دارم نهان  
 جیخ را گوئد ماں برادر خود دگر مناز  
 ماه را منزل قرین آفتاب افتاده است  
 آتشی نامم که بر دریا کباب افتاده است  
 جاں پریشان است مرغ دل کباب افتاده است  
 از رخ دلدار من مشب تب تاب افتاده است

حسن تو لے غیرتِ حورِ دُپری      ساخته در ہر دو جہاں انقلاب  
 فتنہ دینِ دلِ ایمان شدہ است      حسنِ بلا خیز تو اندر شہ باب  
 ماریہ منغل از زلفِ تو      تا چہ کند گر نخورد پیچ و تاب  
 ماہِ دو ہفتہ نخل از عارضت      مہر ہفتہ رخِ خود در سحاب

رحم بجز مہلِ بے چارہ کن

وہ

چند پسندی دلِ من در عذاب

نگم یار کجا برق شرر بار کجاست <sup>(۱۳)</sup>      چشم عیار کجا ز گس بمبار کجاست  
 شکوہ یار کجا طعنہ اغیار کجاست      گل کجا خار کجا، نور کجا، نار کجاست  
 از رہِ مدرسہ و مکتبِ مسجد بگزار      سخن از ماست یگو خانہِ شمار کجاست  
 از گراں خوابی بختِ آمدہ ام سخت بچا      دوستان بہر خدا طالعِ بیدار کجاست  
 مسجد و مدرسہ و صومعہا گردیم      مہر کجا بے خبر اند خیر دار کجاست  
 بہ مشائمِ نخورد بوسے گلاب و بنبر      بوسے دلدار کجا طبلہِ مظار کجاست  
 جادو عشق عیان ست رہِ زہد نہاں      تارِ سبج کجا رشتہ ز ناز کجاست  
 سخن حق کہ بود باقی و دیگر معدوم      سرِ منصور کجا بہتِ سرِ دار کجاست

تلمنی ہجر سازد من اے مہرِ قفل

باعثِ فرحتِ دلِ شربتِ دیدار کجاست

بہ دامِ گیسو و زلفِ کجاست دلم بندست <sup>(۱۴)</sup>      خلاصِ کا زندانتہ ام کہ تا چندست  
 بیا کہ بے تو بجانِ من آتشِ افتادہ است      جاگیرِ تائبش و دلِ در پیشِ نفسِ بندست  
 ز شربتِ لبِ نوشین یار کن تجویز      طبعِ کمالِ چشمتے شربت و قندست  
 علاجِ من مکن از آفتابِ رس گلفندہ      کہ مایعِ لبِ جانِ من گل و قندست  
 بیا بہ حلقہٗ زندانِ و عظمِ من زراہد      کہ ہر کلامِ ز عشقِ ست مہرِ سخن بندست

وہ

وقتِ ذست اں بریں میوہ حسنِ عمل<sup>۱۳</sup>      نافل از حراماں مشو تا آسمان در گردش است  
 کہ نظر برباست او را کہ کرم بر حال غیبر      آرے آری حق بود مہرباں در گردش است  
 من نہ تھا تابع فرمانِ آں عاشق کُشم      پیش حکمش بر کئے راغان در گردش است  
 صورتش در چشم من قائم دل من مضطرب<sup>۱۴</sup>      میہماں غزلت گزین میزبان در گردش است  
 شہرہ حسنِ ملیح و قصہ سوداے عشق      ہجو فتوای جنابِ مضتیاں در گردش است  
 دوش بے نیل مرام آمد رقیب تشنگام      لے تعالی اللہ نصیبِ فتنان در گردش است  
 از شعاعِ حسن او گر رنگ گردانم عجیب      کز ذریعہ مہ رنگِ زعفران در گردش است  
 حسنِ اخلاصِ عمل حاشا بود تبسُّجِ شیخ      بہر وصلِ حویرس اورا بنان در گردش است  
 نطق من بر من بلا آورد و اندر قالبم      در قفسِ چو بل شیریں بیان در گردش است  
 اعتذارِ مہل گویا پذیر و قفس را      گر سکوں خوابدہ - بیچارہ جان در گردش است  
 دیدہ ام تا شعر بای مولوی عبد الغنی<sup>۱۵</sup>      از شناسش در زبانِ من زبان در گردش است  
 از خطایم و رگزراں عطاے خویش باش      من گداؤ تو غنی پایِ خساں در گردش است  
 در شمارِ حضرتِ سبحانِ محی لایموت      بسجہ قدوسیانِ آسمان در گردش است  
 گردشِ اجرام و اجسام و زمین و آسمان      حکمِ یزدان ست کفرے این آں در گردش است

گر ثنا خواہی ہر مثل شعر در ایراں بر  
 نیات می دانی کہ حالِ ہندی در گردش است

۱۳ حضرت مولانا عبد الغنی نام حرم القماتس بغنی از عطایے ذی حوہ قصہ قائم گنج ضلع متحہ آباد جل تلامذہ دور کرد  
 حضرت مفتی لطف اللہ علیہ الرحمہ آشاذ نواب صدیر جنگ تادرو والد جناب نفیس لہن صاحبہ دردانہ علاوہ تہذیب  
 معقول و منقول از ادب شاعری عربی و فارسی ہم خطہ وافر روزی دہشتہ کتب عیدہ خاصہ ارمغان آصفی

بردست نفرد وقت فکر و ذوق سلیم او شاہ عدل است  
 مرتب

از شاعِ گیتی افروزِ جہاں سوزِ خوش  
آتشِ اندرِ دلِ ہر شمع و شتابِ افتادہ است  
المدد اے ہمیشناں کز ہجومِ اشتیاق  
جانِ من در و طرہ صد انقلابِ افتادہ است  
در مسلسل طرہ پرتابِ خمِ اندرِ خمِ شمش  
ناگہاں دل در گنجِ پیچ و تابِ افتادہ است  
شعرِ گفتنِ گرچہ آسان است اما مشکل است  
ہر کرکش باز مینداری حسابِ افتادہ است  
نقدِ زرخیزِ بجا باید نقدِ دلِ آسِ سیمبر  
کیست کا نذر ہر چو من گلیابِ افتادہ است

جانبِ ترقی پسندِ حسابِ افتادہ است

دوشِ فیضی با مرصعِ گل گفت در ہنگامِ خواب

ثناقب از شوخیِ مباد را حسابِ افتادہ است

ہر خندِ نالہ ام زد دلِ آسمانِ گزشت (۱۷)  
ہمدم و بد صلاح و مداوا کند طبیب  
لیکن چہ سود کارِ من از این و آن گزشت  
در شوقِ پاسے بوسِ شدم خاکِ راہِ دوست  
وا حسرتا ز راہِ دیگر کار و اں گزشت  
حالِ دلِ ست و حسرت و امانِ دردِ درِ رنج  
ہنگامِ عیش و عشرت و نام و نشانِ گزشت  
در رہ گزاریِ او شدم از بہرِ عرضِ حال  
قیمتِ نگر کہ برقی تجسس از جاں گزشت

مرصعاً زمانہ شناس و خموش باش

عمدِ شبابِ شویش و تابِ توانِ گزشت

طرحِ این غزل مطلع حضرت مولانا عبد الغنی خان صاحب ست مدظلّالِ فیوہم

مطلع مولانا ممدوح ۵

عید آمد روزہ شد سالِ رواں در گردشِ ست

ساقیائے دہ کہ حالِ مے کشاں در گردشِ ست

فقیرِ عرضِ میکند ۵

باسحابِ تند خو برقِ دمان در گردشِ ست (۱۸) محبتِ حیرانِ جامِ میکشاں در گردشِ ست

مولانا صاحبِ نظر  
بر صحنہ آئینہ  
از

ہر زمانے گوش من پر باشد از الطاف غیب  
حکم لاند برب قلم میسی نباشد فی المثل  
بہر تسکین از لب لعلت شفاست خواستم  
مدعی حاشا کہ داند راہ و رسم عاشقی  
دہر کمالے از دالے ہا قلاں خوش گفتہ ام  
پیش دشمن خم نباشم زان کہ از تباہ جبار  
بہر ایداعے من دل خستہ خواہی غیر را  
از کمال یاس بر بر کس تسک بستم ام  
حال زارِ خویش گویم پیش علام الغیوب  
سوز جان و سینہ را تنہا گفتہ فی المثل  
منکر اسلام را فی النار میدانم کہ سبت  
عذر تقصیر و خطا پیش تو آوردن خطاست  
شعر گفتہ امتثال امر مولانا حبیب  
فیض رحمان ست کایم بمجواشعار بلغ  
جاں فداے حضرتے کو را عقل خواند حق

حاش با چنگ و با تنہا میدانم کہ نیست  
بہر ہنق خرد دالے صور میدانم کہ نیست  
ورنہ دیوان ترا دستور میدانم کہ نیست  
زادہے چوں بلغم با عور میدانم کہ نیست  
خارج از این زاد مغرور میدانم کہ نیست  
بیچ غیر منصرف مجبور میدانم کہ نیست  
ورنہ آں بیچارہ ات منظور میدانم کہ نیست  
گرچہ ہر برگ گیا سا طور میدانم کہ نیست  
جزو وکل بر خاطرش متور میدانم کہ نیست  
ورنہ مثل سینہ ام تور میدانم کہ نیست  
بہتر از شرع محمد نور میدانم کہ نیست  
زانکہ بخشش از بتاں دستور میدانم کہ نیست  
ورنہ زینگو نہ مرا متور میدانم کہ نیست  
ورنہ چوں شیراز بھیکم پور میدانم کہ نیست  
ہر گھمے در قرآن مذکور میدانم کہ نیست

ناکسان دہر را ناچار می گویم سلام  
انگبیں در خانہ زنبور میدانم کہ نیست

مرا بہ ملک جہاں بیچ دوستدارے نیست (۲۱) <sup>برکہ شکوہ یارے کنم کہ یارے نیست</sup>  
شینہ ایم بے داستان مہر و وفا  
چناں شدہ است بہ من تنگ عرصہ گیتی  
نفوذ باللہ گرازے دہن بسلام  
<sup>مگر بیچ کسے بیچ اعتبارے نیست</sup>  
<sup>ہوئے مردم اندر سرت دارے نیست</sup>  
<sup>کہ نشہ لائق درد سر و خمارے نیست</sup>

عراق و شہرِ صفا ہاں حبیبِ گنج من ست <sup>(۱۹)</sup> کہ مسکن و وطنِ یارِ نکتہ سنج من ست  
 مرا بہ نشہ و مستی ہوس بود حاشا خیالِ دست کہ تر باکِ بادہ و پنج من ست  
 مرا بہ گنجِ گہرِ ہیچ احتیاجے نیست معانی و لغت و نظم و نثر گنج من ست  
 بہ جرح و قدحِ معانی و لفظِ مصروفم ہمیں دو گنجھ و نزدِ شطرنج من ست  
 گلہ ز صحبتِ نافہم و مشکوٰۃ نا اہل بجانِ دست کہ بس ایں لال و غنچ من ست  
 بے بے نعم و لا ز درجِ لعل لبش اگر غلط نہ کنم شادی ست پنج من ست  
 بود تملق کہ بیگیاں عذابِ الیم غلطِ تفاخر و دولتاں شکنج من ست  
 ہمیشہ در شش و پنجیم زہم روزِ جزا مگر پناہ من آں در چار و پنج من ست  
 دے بہ یارِ نشیم نہ رنج از من کس ہمیں قدر ہوس خاطرِ مرغ من ست  
 گوشتہ چوشینم انیس و مونس من  
 مزللا بنکِ طبع بندہ سنج من ست

مستقر ریاست نواب صدر یار جنگ برادر و مقرر و مخزن گنج کنگاں کتاب خانہ مشہور عالم

ایں غزل بر طرحِ حضرت مولانا محمد عبد الغنی خاں صاحبِ قلمِ مظاہرِ اعلیٰ

بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۱۹ء وقتِ سہ پہر بقامِ حکیم پور گفٹہ شد

شعر طبع فرمودہ مولوی صاحبِ مخدوم ۷

ہیچو کیسویت شب دیکھو رمید انم کہ نیست ہیچو رویت مہر دمہ را نورِ مید انم کہ نیست  
 بندہ عرض می کند ۷

نکتہ سنج من مشہورِ مید انم کہ نیست <sup>(۲۰)</sup> زین جنسِ شہت لم مسرورِ مید انم کہ نیست  
 چشمِ نقان ترا ستارِ مید انم کہ بہت لیک چوں بنِ یگرے سحرِ مید انم کہ نیست  
 دارا مہر ان می گویند عاشقِ مشرباں ہر تو سنا کے مگر منصورِ مید انم کہ نیست  
 معنی القلبِ بھدی تا شید تم زرد دست ایں دلِ خود از دلِ او دورِ مید انم کہ نیست

منہ گوشت بر عوج نکتہ ہیں کہ مہ تابد و سگ صدامی زند  
 سخن فہم از شرم آید بوجد سخن نارسے طعنا می زند  
 دہان سخن ہیں بگیری اگر نمازد سخن از قفا می زند  
 مزمل بہ حکم قضاتن سپار ملاحظہ است  
 کہ او میزند بر ملا می زند

## نامہ منظوم

نظمی کہ از نظام سخن با خبر بود باد صبا ترا بدرش گر گز بود  
 از من باو سلام رساں بعد شتیاق شوقی کہ از قیاس و گماں بیشتر بود  
 زیں پس بظہر دلکش و آئین دل فریب عالم بگو چیاں کہ سیاں مختصر بود  
 مزمل حزیں ست نہ در خورد تنہیت قلبش ہزار پارہ و خاکش بہ سر بود  
 بخشہ خدا طفیل محمد گناہ او  
 در جنبش وصال بہ بخت جگر بود

نے بچو خویت ہوئے برگز بہ گلاب اندر کے تاب چو دذات در در خوشاب اندر  
 مد حقہ عنبر بہشت ام نہ رسانند ہوئے کہ بکوائے تو باشد بہ تراب اندر  
 ر جلولہ حسن تو بیند بکے مستی در شیخ شود پیدا شورے کہ بشاب اندر  
 رہے تو لطف تو بر پر مگس افتد شہر زند از قدرت در چشم عقاب اندر  
 شہ خلاصم کن و از ہجر نجاتم دہ خوشنودی یزدان ست در عشق قباب اندر  
 رہے نہ لعل لب معشوق مرا بخشد زیباست ز کوۃ حسن در حد نصاب اندر  
 ز گفتہ مر و شکر ما شد رت و تالے حواست زند لے افتد لعدا اس اندر

سلہ الغلب کر این نظم در جواب تنہیت نامہ خطابہ گشت بہرست و اشارہ تہ در نامہ مذکور بحال و شہ فاجہ جو نامہ گشت  
 پس در دو بیکس ابواب صاحب زندہ باشد مرتب

یہ پائیدین خارم ز دردِ دل ہوس ست  
 تمام عمر بہ فکر و تلاش یار گزشت  
 ہوا دیے کہ من خستہ تشنہ لب با تم  
 غنودہ یا کہ بخوابم و یا کہ بہوشم  
 زرنج و درد و کم نالہ کس ہنی شنود  
 بہ ملک ہند کس از کس خبر نئے دارد  
 فقط بہ گوش من آواز می رسد از دور  
 ز نارسائی من میں کہ من با و نہ رسم  
 چہ خوش بود کہ من و سحر سخن آرا  
 مرا لگہ نہ بود از عذاب تنہائی  
 ز بخت بد چہ بود شکوہاے سحر زند

مزملہ بجواب غزل سرای دوست  
 غزل بخوان ز رافشان کہ گیر دارے نیست

ملاحظہ فرمائیے

اگر یار حرفے بہ لامی زند  
 سرم بشکند تیر بر من زند  
 اگر سرزنش کرد و گر گفت بد  
 غلط کردہ بر من نگاہ کند  
 مخاطب بغیرست شکوہ ز من  
 دلِ من ز دنیا ندارد ہوس  
 شدہ نوش من نیش در کام غیر

نہ لا بلکہ تیسغِ بلامی زند  
 نگویم کہ آخر چہرامی زند  
 نگویم سخن نار و امی زند  
 ندانستہ تیر از خطامی زند  
 سخن خیرہ بر گوش مای زند  
 بریں پردغل پشت پامی زند  
 ہماں نیش بر جان مای زند



دل من اے کہ عرش فدای کجالی      بیار از صفا کاشا دل  
نگہدار احترام قلب ہو من      حریم کعبہ باشد خانہ دل  
بہ راہ پیچ در پیچ صعوبات      بود ہادی من فرزانہ دل  
شود آسان ہزاراں کار دشوار      بہ سعی ہمت مردانہ دل  
بہفتہ تفریقہ در جمع اعدا      ز پا مردی بے باکانہ دل  
ہزاراں آتش حساد بدخواہ      بمیرد پیش یک خس خانہ دل  
بسوزاند دل اعداے بد بخت      شرار و جوش آتش خانہ دل  
دل من راز دان را زجے است      ہمہ دان ست این دیوانہ دل

مزمحل چند چوں سحر بخوانی

بہ حسرت نالہ مستانہ دل

م راجہ من پیر و نحیف و ناتوان دُختہ ام<sup>(۲۶)</sup>      دل نشیں باشد ولے ہر مصرعہ برجستہ ام  
یعض یا ہم از دبستان کمالِ سحری      ہست افسوں رکلام شستہ و شالستہ ام  
ز گلستانِ مضامینم شود تازہ مشام      در نگاہِ قدر دانانِ سخن گلستہ ام  
ابر عیساں بر سرست و قلبِ بریاں در بغل      یا آئی رحم فرما برو وجود خستہ ام

از نہی دستی نباشد شکوہ بر گز مرا

نقشِ مژغل بہ بازو از ارادت بستہ ام

شمارِ شوق ندانم حساب راجہ کنم<sup>(۲۸)</sup>      دماغِ بحثِ ندارم کتاب راجہ کنم  
بوقتِ ہجر تو عہدِ شباب راجہ کنم      برو ز وصلِ ندانم حجاب راجہ کنم  
بتابِ روئے نکو آفتاب راجہ کنم      ہوئے سنبھلِ مو خود گلاب راجہ کنم

لے "قلب المومن عرش اللہ (مدیت جوی) مرتب

۸۵ داد و دہ: ج ۱، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱

ترسم نہ شود صرف اشعارِ طرب افزا صد نکته کہ می دارم در راسِ صواب اندر  
 سرشارم و ہشیارم - چوں صوفی سرِ حلۃ با کارم و بے کارم چوں چشمِ خواب اندر  
 صد قافیہ می دارند زیں روغنی و حسرت تامن چہ زغم حرفے حالا بہ جواب اندر  
 بیچارہ مزل را ارشاد غنی دارد بہشتی نیست  
 در فکرِ غزل گفتن چوں پابر کاہ اندر

ز گیسوئے دلبر زنِ شک فشان ست ہنوز <sup>(۲۵)</sup> اندر ایں سلسلہ صد بستہ نمان ست ہنوز  
 دل گرفتارِ خم زلف بتان ست ہنوز وائے ایں سلسلہ دیوانہ بہان ست ہنوز  
 مردم از کش مکشِ ہجر بہ تحقیق مگر دل بامید وصالِ تو تیان ست ہنوز  
 استخوانم سگ تو خاید و زان خرسندم کہ زمیں برد تو نام و نشان ست ہنوز  
 جاہم سوخت مگر مہر تو درد دل باقی ست خاک شد دیدہ و لیکن نگران ست ہنوز  
 کشتہ عشق شدن سینِ حیاتِ ابدی است قصہ لیلی و مجنوں بہ جہان ست ہنوز  
 پاکش از سرِ نعش من مسکین قاتل کہ بجاناں نگرانِ یدہ جان ست ہنوز  
 ز پے قتل منت حاجتِ تشہیر چہ بود کہ سگ کوے تو ام پے کشان ست ہنوز  
 سالما شد کہ مرا بالِ دپر و لولہ ریخت ایک بر یاد تو دلِ راطیہ ان ست ہنوز  
 یک نگاہت بدلِ مردہ من جاں بخش شد الحمد کہ ام بختِ جوان ست ہنوز  
 کعبہ باگشتہ ام و صومعہ با گردیدم دل من شیفتہ پیر معان ست ہنوز  
 بہر مزل چو فرستاد غزل فرخندہ  
 تا چہا کرد کہ مسکین بہ فغان ست ہنوز

بیا بشنوز من افسانہ دل <sup>(۲۶)</sup> ہمیشہ یک حرہ از خمخانہ دل

پا از اندازہ بیرون نہاد م متوکلا علی فضل اللہ العظیم۔

حضرت واقف لاہوری فرماید

صد غنچہ بشکفت الادل من اے وادل من صد وادل من

مرض مشور

از دست جان رسوا دل من (۳) غارت دل من نیما دل من

چیزے کہ جویم یا بم دریں دل دنیا دل من عقبے دل من

از خوشی تن رست با دوست پیوست زیرک دل من دانا دل من

از تار زلفش ز تار بستہ ہندو دل من ترسا دل من

در بحر عشق و در باغ خنش لولو دل من لاله دل من

بر روی و محبت آں شاہ خواباں دالہ دل من شیدا دل من

یا قوت و گوہر باشد بہر سو معدن دل من دریا دل من

گر آرزوے وصل تو دارد ہرگز نماید سبب دل من

از بہر جور و ظلم تو باشد مجادل من ماوا دل من

اندر شعاع شمس جمالت صد رنگ آرد حباب دل من

وقت نظارہ تا سیر بنیم یارب بماند بر جا دل من

بہر نشانِ پائے محمد لے کاش بودے صد ہا دل من

یا رب دم نزع بر مدح احمد با شوق باشد گوید دل من

یک بانہی دادے یک بہ سنجہ گر کاش بودے جو زادل من

ہست از رحمت عرفاں لباب ساغر دل من مینا دل من

در بزم قال سلطانِ اجمیر بامریغ بسمل مانا دل من

مزمقل آخر تا چند باشد بایاس و حرماں پویا دل من

بجو  
این خط از خط واقف لاہوری ہے

بجو  
بجو

بجو  
بجو

بجو  
بجو

فغاں کہ جان دلم سوخت عشق عشوہ گرش  
بہر و قہر تو کارم فنادہ است دگر  
مرا خلوص بہ پیہر مغان بود ز قدیم  
مراد من لب لعل و دُرِ دندان ست  
عمل بگفتہ ناصح تو اس نمود انا  
بصد ہزار مشقت تو اس رسید بدست  
از اس پیش خرد و خورد و خواب راچہ کنم  
ثواب راچہ کنم یا عذاب راچہ کنم  
جناب شیخ منیخت مآب راچہ کنم  
گو کہ بستد و دُرِ خوشاب راچہ کنم  
تپیدن دل حسانہ غراب راچہ کنم  
نقاب راچہ کنم سہ باب راچہ کنم  
غزل چو حضرت حسرت نمی تو انم گفت

من مصلّا ہو بس انتخاب راچہ کنم  
تین ابرو بر من مسکین شاید آفتن  
آرمیدن می نخواہم من بجنات النعیم  
شد کیتم لنگ سینہ تگ عقل و ہوش نہ گ  
می تو انم ساختن باز مرا رویش خار  
بارقیباں مہر و زو با جیباں مہر جو  
عشق اگر خواہی بر ریاض مذلت غوطہ زن  
بستہ همچون من را خوش بود بنواختن  
بس ہی خواہم کہ اندر کوئے تو سہر باختن  
دور منزل کا رنشل تین نتواں تاختن  
بارقیب زشت خو واللہ نتواں ساختن  
کایہ کہ کس نیست آری آدمی بشناختن  
ورنہ کے زید کہ خود را در بلا انداختن

اے مہر قہل باہنی چوں در حریم کوی دوست  
باید از عقل و ہوش دل پر خفتن

بتاریخ ۲۳ نمبر در راہ ملی گدھ ارست

بتاریخ دہم سی سالہ یوم عروسی خاکا رہقام ڈھولہ نما احمد میدھاں صاحب  
رئیس دادوں کہ ذوق صوفیانہ و عقیدت جہات چشبیہ رحمۃ اللہ علیہم دارند طرح ذیل  
ہیں حقیر دادہ فرمائش کردند کہ اگر چہرے دریں گفتہ شود خوب ست۔ جرات کردم و

غزل کہ بر طرح مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب حسرت گفتم شدہ  
 اے قد تو رشکِ سر و کسمری (۳۳) سنبھل از زلفت بخوید برتری  
 اے جنیت ماہِ برویت ہلال عارض تو رشکِ شمعِ خاوری  
 بدستِ خواہم ز نقشِ پائے تو گر نصیب من نماید یاوری  
 صد ہزاراں عشوہ دارِ شوخ من یک نباشد زان بکیشِ کافری  
 اتحوانِ من ازیں خواہد گذشت شورش عشقش نباشد سرسری  
 زاہد از پیری ندارد تابِ عشق عصمتِ بی بی است از بچہ چادری  
 عشق جاں بخشِ چو آبِ جیہا اے سکندر تا کجا پلے می بری  
 کیشِ دآینے نداند عشقِ دوست نہ موہد باشد و نہ یہجری  
 آں پریشاں می کند ایں جاں بہ شورِ عشقش خوش ز شورِ محشری  
 موسے بہرِ جوئم خاص نیست نزدش کیان ست چون جنوری  
 شعر گفتن گوہرِ جاں سفتن ست ایں نہ بخاری است نہ آہنگری  
 سخت جیرانم من از اشغالِ خود کہ زمینداری کنم یا شاعری  
 من نمی دانم عروص و قانیہ شعری گویم بہ از شکر تری  
 نظم من فہمد نہ ہر شوریدہ سر قدر گوہرِ خوب داند جوہری  
 ایں غزل از مکمل حسرت گفتم ام  
 اے مژمل کو مفر از چاکری

ہجو مولانا دامنِ قحلات

۱۱۱  
 نجف

لے آئے موصوف ہر شعرا میں غزل را من فرمودہ خدا دانہ کہ با عین طبعی چہ معاملہ کرد بظاہر  
 الفضل للمتقدم۔ مرتب

ایں دلِ بیچارہ روزے متحن خواهد شدن (۳۱) از گداز ناله شیخ انجن خواهد شدن  
 لے دلِ بھویدہ لبِ ثابت ز تن خواهد شدن جہمت اندر گو راز مہمن خواهد شدن  
 گر میری در بیا باں رستہ از قید وطن بارک اللہ فارغ از بار کفن خواهد شدن  
 در بیا باں ہا صبا بردوش گیر د خاک تو بے نیاز از غم ہای گبر کن خواهد شدن  
 فخر بھویدہ مکن بر زور بازو سے قوی ایں تن بالیدات روزے کن خواهد شدن  
 مرگ باشد ناگزیر از دستِ غم آزاد شو خاکما بر فرق شیخ و برہن خواهد شدن  
 تائبے باشی بفکرِ اطلس و دیبا و خز فکر روزے کن کہ خاکست پیونج اہد شدن

اے منزلِ نعمت دنیا باشد خرفیہ

ہر تفریح گاہ تو بیتِ احزن خواهد شدن

از ایں رومی کشم آہ رسا آہستہ آہستہ (۳۲) نگار من شود تا آشنا آہستہ آہستہ  
 پیایے دہ لبالب دہ لبین ساقی ز جامے کہ فصل گل بکام ست صبا آہستہ آہستہ  
 جوان ستم کن از شغلِ مہ نعم کہ لے د عط بہ پیری می توان شد پیرا آہستہ آہستہ  
 بکوے یار شود قم می برد پویا بصد عت ادب گوید "الا بکزار پا آہستہ آہستہ"  
 خدا را زود آرید آں مسیحا دم طہیم را کہ جانم می شود از تن جدا آہستہ آہستہ  
 بت سنگین دلم تیر نظر از ترکش مژگان کنہ بر لبیل جانم رہا آہستہ آہستہ  
 ز نفرت شمع من بگزشتِ رغبت را مہتا بفضل اللہ یا ہم مدعا آہستہ آہستہ  
 گئے پیر چو گاہ باز و برق انداز و حوا گئے در گشتاں باد را آہستہ آہستہ

منزلِ وقتِ فرصت گاہ محبتِ شعری گوید  
 ترقی می کند فکر رسا آہستہ آہستہ

۱۔ ایں نال را گاہ محبت نوا بیجا بجم و مصور برار مانع و ہم نشینان باتوقی خواند لعل و کہ آواز خود را  
 آہستہ کن جسم را در یک چشم می نمود و لطیف سخن را بدار می اندود

۱۔ بخش و مرا می ده که بس تشنه لبم  
 ۲۔ من خورند باشی من ز وصلت شاکم  
 ۳۔ سرور باد مست و فارغ از فکر جهان  
 ۴۔ بانے کز کمال لطف و اشتاق ووداد  
 ۵۔ زه تار یخچه چو تقویم محبطه مستند  
 ۶۔ مصر حوین عمر به خواہش رواں چوین طبع  
 ۷۔ مان افالش رفیع و شرح معانی و سبوح  
 ۸۔ ال از غلاق و اہمال ست و سہل منتع  
 ۹۔ دو بیت و چار مصرعش از ان ترتیب کرد  
 ۱۰۔ بود ایما کہ دو عالم نمان و آشکار  
 ۱۱۔ یک خود بعد از خدا و احمد اندر بر دگون  
 ۱۲۔ یا گزین رو کہ ارکان شریعت چار اہام  
 ۱۳۔ یا گزین رو کہ ہر دو یعنی آں دانا و من  
 ۱۴۔ آں بود دانا و عاقل کامل شیریں سخن  
 ۱۵۔ جان من از ہر جنبید و منش کردم گسل  
 ۱۶۔ گرچہ مقبول خرد نبود کہ یک بے مایہ  
 ۱۷۔ یک دارم قصہ در یاد از تار یخ مصر  
 ۱۸۔ او چو یوسف با جمال و با کمال ست و امیں  
 ۱۹۔ گر شود مقبول طبعش این متاع کاہم  
 ۲۰۔ و رشود مرد و دایں غیب نجیب و بس نہیں  
 ۲۱۔ مختصر در ہر دو حالت حالت رو و مقبول

۱۔ تاکہ جان تازه ام بر تن دم ستر با بیا  
 ۲۔ تو بہ شغل بادہ باشی من ز حسنت جان فزا  
 ۳۔ شکر احسان شفیقے مہرباں سازم ادا  
 ۴۔ کرد تار یخچہ بن من ارسال خوب بے بہا  
 ۵۔ علم معنی را دلیل و طالبان را رہنما  
 ۶۔ پاک از حسو و زوائد چوین من بے ریا  
 ۷۔ نظم و ترتیبش جمع و با صواب و بے خطا  
 ۸۔ پر ز اقسام نفائس ہجو خوان غنیا  
 ۹۔ شاعر شیوا بیاں یعنی جناب ارتضا  
 ۱۰۔ یافت از اربع عناصر انتظام و ابتدا  
 ۱۱۔ چار یار مصطفیٰ ہستند مارا پیشوا  
 ۱۲۔ متبع ہستند با پیغمبر دین بہا  
 ۱۳۔ چار وصف و چار ذم داریم فاش و بر ملا  
 ۱۴۔ من عجول و عاصی و بے علم محض و زار و خفا  
 ۱۵۔ از کمال شوق و از راہ خلوص این شعر ہا  
 ۱۶۔ از پیشیز کہنہ آرد بدیہ پیش کیا  
 ۱۷۔ با کلافے زاکہ می کرد یوسف اشترا  
 ۱۸۔ شعر من ہچوں کلاف من چو زال بنوا  
 ۱۹۔ منتش بر جان من روحی با حاش فدا  
 ۲۰۔ شکوہ بجا گویم زانکہ رو باشد سزا  
 ۲۱۔ شیوہ ات باشد دعا و معج پس من مولا

۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲  
 ۵۴۳  
 ۵۴۴  
 ۵۴۵  
 ۵۴۶  
 ۵۴۷  
 ۵۴۸  
 ۵۴۹  
 ۵۵۰  
 ۵۵۱  
 ۵۵۲  
 ۵۵۳  
 ۵۵۴  
 ۵۵۵  
 ۵۵۶  
 ۵۵۷  
 ۵۵۸  
 ۵۵۹  
 ۵۶۰  
 ۵۶۱  
 ۵۶۲  
 ۵۶۳  
 ۵۶۴  
 ۵۶۵  
 ۵۶۶  
 ۵۶۷  
 ۵۶۸  
 ۵۶۹  
 ۵۷۰  
 ۵۷۱  
 ۵۷۲  
 ۵۷۳  
 ۵۷۴  
 ۵۷۵  
 ۵۷۶  
 ۵۷۷  
 ۵۷۸  
 ۵۷۹  
 ۵۸۰  
 ۵۸۱  
 ۵۸۲  
 ۵۸۳  
 ۵۸۴  
 ۵۸۵  
 ۵۸۶  
 ۵۸۷  
 ۵۸۸  
 ۵۸۹  
 ۵۹۰  
 ۵۹۱  
 ۵۹۲  
 ۵۹۳  
 ۵۹۴  
 ۵۹۵  
 ۵۹۶  
 ۵۹۷  
 ۵۹۸  
 ۵۹۹  
 ۶۰۰  
 ۶۰۱  
 ۶۰۲  
 ۶۰۳  
 ۶۰۴  
 ۶۰۵  
 ۶۰۶  
 ۶۰۷  
 ۶۰۸  
 ۶۰۹  
 ۶۱۰  
 ۶۱۱  
 ۶۱۲  
 ۶۱۳  
 ۶۱۴  
 ۶۱۵  
 ۶۱۶  
 ۶۱۷  
 ۶۱۸  
 ۶۱۹  
 ۶۲۰  
 ۶۲۱  
 ۶۲۲  
 ۶۲۳  
 ۶۲۴  
 ۶۲۵  
 ۶۲۶  
 ۶۲۷  
 ۶۲۸  
 ۶۲۹  
 ۶۳۰  
 ۶۳۱  
 ۶۳۲  
 ۶۳۳  
 ۶۳۴  
 ۶۳۵  
 ۶۳۶  
 ۶۳۷  
 ۶۳۸  
 ۶۳۹  
 ۶۴۰  
 ۶۴۱  
 ۶۴۲  
 ۶۴۳  
 ۶۴۴  
 ۶۴۵  
 ۶۴۶  
 ۶۴۷  
 ۶۴۸  
 ۶۴۹  
 ۶۵۰  
 ۶۵۱  
 ۶۵۲  
 ۶۵۳  
 ۶۵۴  
 ۶۵۵  
 ۶۵۶  
 ۶۵۷  
 ۶۵۸  
 ۶۵۹  
 ۶۶۰  
 ۶۶۱  
 ۶۶۲  
 ۶۶۳  
 ۶۶۴  
 ۶۶۵  
 ۶۶۶  
 ۶۶۷  
 ۶۶۸  
 ۶۶۹  
 ۶۷۰  
 ۶۷۱  
 ۶۷۲  
 ۶۷۳  
 ۶۷۴  
 ۶۷۵  
 ۶۷۶  
 ۶۷۷  
 ۶۷۸  
 ۶۷۹  
 ۶۸۰  
 ۶۸۱  
 ۶۸۲  
 ۶۸۳  
 ۶۸۴  
 ۶۸۵  
 ۶۸۶  
 ۶۸۷  
 ۶۸۸  
 ۶۸۹  
 ۶۹۰  
 ۶۹۱  
 ۶۹۲  
 ۶۹۳  
 ۶۹۴  
 ۶۹۵  
 ۶۹۶  
 ۶۹۷  
 ۶۹۸  
 ۶۹۹  
 ۷۰۰  
 ۷۰۱  
 ۷۰۲  
 ۷۰۳  
 ۷۰۴  
 ۷۰۵  
 ۷۰۶  
 ۷۰۷  
 ۷۰۸  
 ۷۰۹  
 ۷۱۰  
 ۷۱۱  
 ۷۱۲  
 ۷۱۳  
 ۷۱۴  
 ۷۱۵  
 ۷۱۶  
 ۷۱۷  
 ۷۱۸  
 ۷۱۹  
 ۷۲۰  
 ۷۲۱  
 ۷۲۲  
 ۷۲۳  
 ۷۲۴  
 ۷۲۵  
 ۷۲۶  
 ۷۲۷  
 ۷۲۸  
 ۷۲۹  
 ۷۳۰  
 ۷۳۱  
 ۷۳۲  
 ۷۳۳  
 ۷۳۴  
 ۷۳۵  
 ۷۳۶  
 ۷۳۷  
 ۷۳۸  
 ۷۳۹  
 ۷۴۰  
 ۷۴۱  
 ۷۴۲  
 ۷۴۳  
 ۷۴۴  
 ۷۴۵  
 ۷۴۶  
 ۷۴۷  
 ۷۴۸  
 ۷۴۹  
 ۷۵۰  
 ۷۵۱  
 ۷۵۲  
 ۷۵۳  
 ۷۵۴  
 ۷۵۵  
 ۷۵۶  
 ۷۵۷  
 ۷۵۸  
 ۷۵۹  
 ۷۶۰  
 ۷۶۱  
 ۷۶۲  
 ۷۶۳  
 ۷۶۴  
 ۷۶۵  
 ۷۶۶  
 ۷۶۷  
 ۷۶۸  
 ۷۶۹  
 ۷۷۰  
 ۷۷۱  
 ۷۷۲  
 ۷۷۳  
 ۷۷۴  
 ۷۷۵  
 ۷۷۶  
 ۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰  
 ۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰  
 ۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱۹  
 ۹۲۰  
 ۹۲۱  
 ۹۲۲  
 ۹۲۳  
 ۹۲۴  
 ۹۲۵  
 ۹۲۶  
 ۹۲۷  
 ۹۲۸  
 ۹۲۹  
 ۹۳۰  
 ۹۳۱  
 ۹۳۲  
 ۹۳۳  
 ۹۳۴  
 ۹۳۵  
 ۹۳۶  
 ۹۳۷  
 ۹۳۸  
 ۹۳۹  
 ۹۴۰  
 ۹۴۱  
 ۹۴۲  
 ۹۴۳  
 ۹۴۴  
 ۹۴۵  
 ۹۴۶  
 ۹۴۷  
 ۹۴۸  
 ۹۴۹  
 ۹۵۰  
 ۹۵۱  
 ۹۵۲  
 ۹۵۳  
 ۹۵۴  
 ۹۵۵  
 ۹۵۶  
 ۹۵۷  
 ۹۵۸  
 ۹۵۹  
 ۹۶۰  
 ۹۶۱  
 ۹۶۲  
 ۹۶۳  
 ۹۶۴  
 ۹۶۵  
 ۹۶۶  
 ۹۶۷  
 ۹۶۸  
 ۹۶۹  
 ۹۷۰  
 ۹۷۱  
 ۹۷۲  
 ۹۷۳  
 ۹۷۴  
 ۹۷۵  
 ۹۷۶  
 ۹۷۷  
 ۹۷۸  
 ۹۷۹  
 ۹۸۰  
 ۹۸۱  
 ۹۸۲  
 ۹۸۳  
 ۹۸۴  
 ۹۸۵  
 ۹۸۶  
 ۹۸۷  
 ۹۸۸  
 ۹۸۹  
 ۹۹۰  
 ۹۹۱  
 ۹۹۲  
 ۹۹۳  
 ۹۹۴  
 ۹۹۵  
 ۹۹۶  
 ۹۹۷  
 ۹۹۸  
 ۹۹۹  
 ۱۰۰۰

# قصیدہ

میں ہرگز نہیں کہتا ہوں کہ یہ قصیدہ

(۱) می سزد امروز گرسر بر فرازم تا سما  
 زبیدار خود را شمارم کا مگار و کامیاب  
 فی المثل خود را اگر گویم کہ من شاعر شدم  
 زانکہ داراے خصائل کردہ تا من مرحمت  
 حضرت عبدالغنی خاں فاضل عالی مقام  
 استاد فیض بخش و فیض بخش مہرباں  
 بر کمال او کمال علم او باشد دلیل  
 ذات پاکش را تا نش کہ سزد از چوینے  
 مختصر امروز آن حضرت کلام خویش را  
 جو شہر احسانش بجان نا توانم در گرفت  
 فی البدیہ شعر ہائے چند را آراستم  
 پیش آستانہ غلط گفتن بے فخر من ست  
 کار ہا بسیار و وقت تنگ و جان بے ہنر  
 بادعاے خواجہ گوش و گوش کن الہام قدس  
 رحمت حق باد بر خواجہ جہاں اند جہاں

من بہ شغل و صف او با شتم ہمیشہ تر زباں  
 او بہ شغل شکر حق باشد ز تسلیم و رضا

(۲) مرجباے ہم نشین بادہ پیا مرجبا  
 شاد باش و خوش نشین و بادہ پیا و مبدم  
 الصلا اے مہ جبین مہر سیما الصلا  
 ساز بر کن نغمہ سر کن بر تر تم لب کش



ہواے دشتِ عنبریں فضاے کوہِ دل نشیں      بساطِ سبزہ بر زمیں خنک چو فردِ شمس  
 بخِ زمیں زمردیں حریرِ پیس بساطِ ایں      نگارِ نقشِ بر حبیبِ زنترنِ زیاسپس  
 خوش از ہزار بارِ غلہ طرفِ مرغزارِ با  
 مے کہ غم بردزدل ز سر بردخمارِ با

بمن ہزار حیف اگر دریں زمانِ خوب تر      بمرحِ یارِ نامور زکانِ طبعِ پر ہنر  
 نثارِ با نیاورم ز شعرِ ہائے چوں گھر      بہائے شعرِ ہائے من خراجِ چین کا شجر  
 ہزار چین و کا شجر نثارِ فرقِ یارِ با

ازیں چہ خوش نصیبِ من کہ یارِ من جیبِ من      عزیزِ من قریبِ من ادیبِ من اربِ من  
 بہ درد و غمِ طبیبِ من پناہم از رقیبِ من      ز دشمنانِ حبیبِ من بدوستانِ لبیبِ من  
 سزا ست بر محبتش مرا صد افتخارِ :

فقط مرا نہ فخرِ ہاست بر نیازِ مندیش      زمانہ فخرِ می کند بہ بختِ دارِ جہندیش  
 سر بلند و بارگاہِ نگوں بہ سر بلندیش      منظم ست عالمِ ز عدلِ حق پسندیش  
 ز ملک بند تا دکن ہزار جاں نثارِ با

خطابِ صبرِ یارِ جنگِ لید و چیرہ چوں پلنگ      بہ جبر و جنگِ چوں ہنگِ کارِ ندہی پتنگ  
 امیرِ ذی شعور و ہنگِ نیس با وقار و ہنگ      ز علم تو زمانہ دنگِ دی بدیلِ کعبہ چنگ  
 زندوہ و ز کافرس ز شکرست بارِ با

منم برادرِ ہمیں معرفتِ تو اولیں      چکہ ز کلمہ انگیں مبعج تو زانِ و ایں  
 تو بہ مہرِ من کنی یقینِ من قفلِ ست نہ آویں      چہ بود مصیبتِ بیش ازین منم از تغافلِ تو عین  
 کہ بہ یارِ با بہ دیارِ ہائے کند ایں ہمہ کارِ با

دست خود بهر دما بعد ثانی فراد و اں <sup>۱</sup> ن از زبان خویش گویش که یارب العا  
 انی عبد ظلمت انت غفار الذنوب ۱ فیک توفیتی الیک الخیر منک الاهدأ  
 کن باحسان و انعام و من بعد فضل ۲ لا تمکن بالقهر من عبدک محمد ارضا  
 امکن فی قلبنا حب النبی الهاشمی ۳ اختتم بالخیر و الرضوان فی حین القضا  
 اشتعل فی قبرنا من نور وجه لمصطفی  
 اجزنا خیراً بیوم انت تقضی بالجزا

(۳)

فیسیم عیش می وز دل پس از صدا انتظار با  
 خروش دوش دماے و هو کند می گسار با  
 الا که دور غم گزشت و وقت انتشار با  
 سرور و جد و خرمی نصیب بهوشیار با  
 غرض که وقف عشرت ست شهر با و دار با  
 نه شهر با که دهر با نه دار با دیار با  
 ز هر طرف که بگری صدای نغمه بشنوی  
 چمن بصورت پری سخن بشان دلبری  
 به هر مکان که بگری نگار خانه بشمری  
 بسر کلاه خادری به بر قباے بختری  
 ساده سر و کسری بطرف جو تبار با  
 چمن بل به یک طرف به دشت و کو سبایم  
 به هر شجر هزار گل به هر گل به هزاریم  
 ز کار باغبان گزر به صنع کرد گاریم  
 هزار راز بخش عشق مست و بیقراریم  
 چگونگی رقص می کند بفرق مشا خسار با

۱ حضرت آغا شاره میگوید که از فرمود "تلك عشرة كاملة" و پاراگانه آخر را  
 بسیار خوب نگاهت "منها اربعة حرم" مرتب

آصفی آنکہ در ولایتِ شعر  
 نام نامیش عبید جبار است  
 آنکہ در این زمان تاریکی  
 آنکہ در این زمان بے بنی  
 آنکہ در این زمان بے خبری  
 آنکہ در این زمان بے علمی  
 آنکہ در این زمان گمراہی  
 آنکہ نظمِش نظام را محبوب  
 در بلادِ علوم و کسبِ فنون  
 شعرِ غراش سکے بر زرِ نظم  
 سخنِ نئے شفا صدور  
 برسد بر لطافتِ سخنش  
 شمره اش از شمال تا جنوب  
 رام پورست مولد و وطنش  
 بہ مزمل کہ از خزینہ علم  
 بفرستاد گنجِ تصنیفات  
 نثر او خوب نظم خوب ترست

حکمران ست و مقتدی باشد  
 منکسر بندہ خدا باشد  
 دیدہ علم را ضیا باشد  
 ادب آموز اذکیا باشد  
 واقفِ رازِ مامسوا باشد  
 عالمِ شرعِ معطف باشد  
 سالکِ مسلکِ رضا باشد  
 نثرِ مقبولِ پادشا باشد  
 رہنما بہت و ناخدا باشد  
 طبع و الاش نکتہ زابا باشد  
 علتِ جہل را دوا باشد  
 ہر کہ زیرِ فن آشنا باشد  
 ہر کجا باشد آں بجا باشد  
 حیدر آباد متکا باشد  
 مفلسِ محض و بے نوا باشد  
 طرفہ گنجی کہ بے بہا باشد  
 خرد افروز و جاں فزا باشد

ت

خواجه سربار کورٹ بلر هست  
 که بفضل خدا گور ز هست  
 عالم و فاضل و ادیب و عقیل  
 بر سر ابل علم افسر هست  
 همه ارکان کالج اند نجوم  
 پیٹرن ہیجو ماہ انور هست  
 صاحب عزم و سطوت اقبال  
 ہر کجا هست او موقر هست  
 خوبصورت خلیق و خوش اطوار  
 دولتش رام و بخت یاد رہست  
 ایر نہ گوید مگر ہماں کہ کند  
 بکند آنکہ خوب و خوشتر هست  
 انچہ گفتم دریں مبالغہ نیست  
 سختم نزد عقل باور هست  
 آمد و لطف کرد بر کالج  
 دل اسدایاں مسخر هست  
 کرد اصغای عرض حال زما  
 گفتہ است انچہ خوب خوشتر هست  
 الغرض گفت گو تمام شدہ هست  
 کیسہ رند قوم خالی بود  
 باں بگویم دعای دولت شاہ  
 تا جہان ست شاد ما ماند  
 لطف شبہ باد بر گور زما  
 از عطاے تو محو بساغہ هست  
 جارج نیم کہ بندہ پرور هست  
 آنکہ بر خبر و بر منظر هست  
 این دعا از مزمل اکثر هست

بیج دانی کہ کیت مزمل  
 پیش سرکار و قوم چاکر هست

لہ آخرین لکھٹ گور زان و اولین گور زان صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کہ دوبارہ گور زی این صوبجات  
 دوبارہ گور زی برہما ناز شد مرتب لہ ایم لہ و کالج علی گڑھ مرتب

بسم الله المعیت والمعید تبارک تعالی شأنه

(۷)

سال نو آمد و این سال مبارک باشد	همه وقت و بهر حال مبارک باشد
به شهنشاه جوان بخت جوان دولت سال	شوکت و شمت و جلال مبارک باشد
فتح مردانه افواج شهنشاه به یار	صلح فرزانه امسال مبارک باشد
عزت و دولت و آسودگی دامن آماں	به رعایا و به عمال مبارک باشد
به بملطن که بود ملطن ثمانی به علوم	فضل و ادا و الافضال مبارک باشد
طالعش رد به ترقی بود و بخت به کام	نعمت صحت احوال مبارک باشد
خوشی و خورمی و شادی و آبادی و شین	بیش زامانی و آماں مبارک باشد
ذوق و شوق سخن پایش میمون باد	بهم به آغای خوش اشغال مبارک باشد

به مرقم بود الطاف بملطن شایان  
خواجہ را دولت و اقبال مبارک باشد

ابتدای د ۲۰ دسمبر ۱۹۱۸ء اختتام ۲۰ دسمبر ۱۹۱۸ء

بسم الله الرحمن الرحيم

قصیده که از غایت خلوص و محبت بمدح دوست یک رنگ و محب با فرد فرہنگ  
چودھری محمد حمید اللہ خاں صاحب ریس سہاور ضلع ایٹہ گفتہ شد از تاریخ

۱۰ مراد از جنگ عظیم ۱۹۱۴ء مرتب ۱۱ مراد از صلح وارسای ۱۹۱۹ء مرتب  
۱۲ در علی گڑھ جبٹ مجسٹریٹ بود بغارس ذوق دافرمی داشت مرتب

لفظ او از معانی روشن      ذهن نقاد را جلا باشد  
 بیت او از شکوه افلاک      طبع وقاد را صلا باشد  
 فقره نثر او فصیح و بلیغ      دفتر فضل و ارتقا باشد  
 این هم از فیض او بود که مرا      سوے این نظم اعتنا باشد  
 شکر واجب بود بذمت من      طبع من گرچه نارسا باشد  
 گفته ام زود زود این اشعار      فرصت فکرم از کجا باشد  
 اے مزمل گرز طول کلام      ختم نظم تو بردعا باشد  
 لطف شاه دکن بفضل اله      بر تو هر صبح و هر صا باشد  
 بر مرادے که هست در دل تو      ناریده به لب روا باشد

حشر تو باد بار رسول کریم  
 بر تو انعام کبریا باشد

بسمه تعالی شانہ

(در تینت سال نو ۱۹۱۵ء)

سال نو آمدہ - بسیار مبارک باشد <sup>(۶)</sup>  
 به شمنشاه فلک باد سلیمان درگاه  
 نصرت ایزد غفار مبارک باشد  
 فتح و رسائی افواج دلیر شاهی  
 صلح ای سال سزاوار مبارک باشد  
 به امیر خرد آگاه جناب میر کس  
 دولت طالع بیدار مبارک باشد  
 پیشش با در انعام خدا مالامال  
 علم و دانائی ایشان مبارک باشد

به مزمل بود از میرس ذی رتبه کرم

خواجہ را رحمت داد مبارک باشد

که بجز اینم  
 باقی تمام  
 از دست  
 آمد  
 در  
 ۱۹۱۵ء

ہنگام گہر بخشی بوقت مسند آرائی  
 بے چوں ستم و گرفت چو گیو و مرد چوں ہمین  
 بہشت زیں چو بشتید فروغ از برق بر چنید  
 بفروخت و شکت بطغول ہر کاب آید  
 اگر گیرد ہنگام ستیزہ تیغ برق افکن  
 بگاہ بزم جمشیدی فروزاں بچو خورشیدی  
 برائے اجتماع قوم گر مندیل گردانہ  
 مبارک منزلش باشد بہر یک بخت و اثر و نی  
 مکان او جہان او جہان او مکان او  
 چو فردوسی سخن پرور چو سعدی زبان اور  
 اگر سقراط و بقراط ست و گر لقمان و بن مفع  
 ز نام در سخا اولی ز نعمان در کرم اعلیٰ  
 تو بے مثلی و یکتائی تو بے مانند و ہمتائی  
 مرا علم ہے ست تا مہر تو مہر جان و دل دارم  
 شدم سی سال دشمنش بالا کہ بزمہرت غم کالا  
 ز ایامے کہ ہر دو طفلہا بودیم تا اینک  
 محبتہا و الفتہا و صحبتہا بفرستہا  
 مرا باتست نسبتہا چہ نسبت نسبت ادنیٰ  
 تو گرا ز پارسی و تازی آخر بہرہ و رگشتی  
 تو وقتے دشتی ذوقے بہ علم حرف انگریزی

چو بحر شستین و آسمانش آستان باشد  
 و لیکن این عیاں آستان پاستان باشد  
 گہہ بچیر چوں بہرام در دشت سناس باشد  
 بچو و دولت و ثروت ببحر ہم عناس باشد  
 بہ شمن نارسیدہ سینہ اش از غم تپان باشد  
 بہ تخت بخت دولت اردشیر با بکان باشد  
 تعالٰی اللہ کہ مندلش درفش کاویاں باشد  
 برائے ہر ستم دیدہ بے دارالامان باشد  
 محب عالی مکان باشد سلیمان زمان باشد  
 چو قاتانی و خسرو ماہر و شیریں بیاں باشد  
 بوقت ذکر ریش حملہ راعقہ اللسان باشد  
 نصیبش از ہمہ بالا کہ اورا میہماں باشد  
 چو از وصف سخن را غم چہ بہمان فلان باشد  
 مرا قرنے ست تا ذکر تو ام و در زبان باشد  
 بریں کلا دلم شید مرا خورسند جاں باشد  
 من یزداں کہ حُبت راحت روح رواں باشد  
 میان ماہمی رفتی کہ ذکرش دلساں باشد  
 کہ ذکر بر خے از انہا طرازد آستان باشد  
 الموش خوان استادان مہم قوت جاں باشد  
 مرا ہم خوب تر شوقے با گریزی زبان باشد

۲۸ مئی ۱۹۲۷ء وقت سے پھر شروع کردہ بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۲۷ء وقت

۲۸ مئی ۱۹۲۷ء

سہ پہر تمام کردہ شد (۸)  
مزمل را بجز حسرت کے گرمیاں شد  
تعالیٰ شانہ الباری چہ نام ست این کہ جانم را  
مرا خست بر دشت کہ فخر و دمان ست او  
چہ گویم از صفات ذات والا لیش کہ البتہ  
مگر فرض ست بر من شکر احسانِ ولایے او  
ز تو صیفش چہا گویم چہ نتوانم چہا گویم  
زمانہ طرز و آئین نوی بست ست و معذوم  
روم بر عقبہ والا بخوانم چاہم غمرا  
ز کوسِ مح او آواز بر خیزد چہ برگردد  
بہ شوقِ مح و تعریفش ز حسن اعتقادِ من  
کنم انشا و تازہ مطلعے در شانِ مدوحے

الامدوح من رباغ خوبی باغبان شد

بہ میدان و غابیل دماں شیر شایاں شد

بہ بزمِ دوستانش نیاں دلی بانی چو یعقوبے  
بہ صبر ایوبے باشد موسیٰ معجز نشان باشد  
بہ پیشِ ذکرِ رایش راے افلاطونِ خجل گردد  
بہ صفا و صفِ تابش جاہِ افریدیں گماں باشد

۱۷ نقل فقرہ تحریرِ مدوح :

’جو کچھ آں جناب نے تحریر فرمایا وہ آنجناب کی شایانِ شان تھا ورنہ میرے صباں تو فی الواقع اس

طرح پر جو کہ ۷۷ دریں عالم مزمل را کے گرمیوں خواں باشد

نگوں بختِ دُروں دولتِ حمید بے نشان باشد“



(۹)

پیام برق ز نواب نامدار آمد  
 بہ رام پور کہ دارالسرور بہت بیا  
 ازین خبر بہ تن خستہ ام تو اں برسید  
 ز جاعے جستم و برخاستم دواں گشتم  
 ہجوم کار کہ زنجیر پائے آزادی ہست  
 گستہ بند علالت ز فرق ساختہ پا  
 ملاذ عالم و محمود خلق حامد علی  
 بے توشاہ جہاں صاحب قران استی  
 سمارتش ہمہ کہنہ بنائے تو ہمہ نو  
 تبارک اللہ ز نظم و ز نسق مملکت  
 بہ راے و علم و عمل حسن صورت و سیرت  
 مز مہلا ادب آموز و قدردن خود شناس  
 دما و وظیفہ کن و عذر عجز خود می خواہ  
 خطائے حضرت مہمان بر تو بے پایاں  
 رسول از تو بود راضی و معین تو باد

کہ قم مزمل و غافل مشین بہار آمد  
 ترا بحضرت ماصدق بے شمار آمد  
 بجان مضطر من زین خبر قرار آمد  
 زباں بہ کلمہ لبتیک در نثار آمد  
 پیہم گرفت و مرا مانع از فرار آمد  
 دواں رسیدم و بردر گمش قرار آمد  
 کہ میرویتد و سردار کا مگار آمد  
 گواہ دعویم ایں حصن استوار آمد  
 شناس قصہ و وصف تو آشکار آمد  
 رعیت ہمہ منقاد و جاں نثار آمد  
 کسے مشیل و نظیرت نہ زینہار آمد  
 کجاست حوصلہ مدح شہر یار آمد  
 اجابت از در حق بہر انتظار آمد  
 چہاں کہ بذل تو بر خلق بے شمار آمد  
 کہ حب آل محمد ترا شعار آمد

ہمیشہ قلب ہوا خواہ تو بود امین  
 گلوے دشمن تو زیر ذوالفقار آمد

ردی شب در حکیم پور و قدرے در اثنائے راہ رام پور و باقی در رام پور جملہ

لے مراد از ہنر ہائی نس نواب حامد علی خاں بہادر والی رام پور مرتب

تو مرد قادر اندازی به بزم صید ممتازی  
 ترا محبوب باشد گریب آں صدر دانشور  
 ترا پیر طریقت بود پیر و مرشد بر حق  
 بحمد الله که ایستی و حنفی نقشبندی را  
 مرا یک نسبت تازه بدست افتاد و خوش آمد  
 ز نسبتها که من گفتم مجازاً با تو پیوستم  
 فقط این قدر می دانم تو دانا بنده نادانم  
 تو گر خوشید سیامی منم چون ذرات شیدا  
 هما، میرا، خرد مندا، جوانا، بخت بیدارا  
 قدم برنج کن و اینجا بیا و لطف بر من کن  
 بقول شیخ شیرازی شود و بقا ازین رضی  
 مزمل تا کجا حسرت غنیمت می شمره نصرت  
 الهی عزت و اقبال دولت را قربانی باشی  
 خدا یا دولت اموال نیا بخش و بخشش  
 خداوند اکر امت کن با و پوری که چون کوفه  
 الا و سایه بال و پر روح الامیں باشی  
 فلاح هر دو عالم با تو و بردوستان تو  
 به دنیا کامراں باشی به عقبی شادماں باشی

بخدمت حضرت

ضمیمه ملت بهیضه دلیل کار و امان باشد

۱۰ مولوی حبیب الرحمن خاں شردانی نواب صدر یار جنگ مرتب  
 ۱۱ حضرت تاج العفوی علیہ الرحمۃ تاج جمال پوری مرتب  
 ۱۲ ایضاً قربت میرزا بود و زانین هر دو از یک پند و ما را بودند مرتب  
 ۱۳ نور الله مدینه سال

بہ ہندو و بہ مسلمان خلوص تو یکساں  
 ز سادگی لباس و بہ سادگی مزاج  
 ترا ز اچکن و پا جامہ و بہ سرتربان  
 بجاست فخر علی گڑھ کہ میزبان تو بہت  
 ہزار شکر کہ اولاد تو بفضل خدا  
 نعوذ باللہ ز کذب و تملق و افراط  
 دعا گویم خستم کلام می خواہم  
 تو زندہ باشی و خرسند شاد ماں باشی  
 بہ نفع خلق بکوشی و مہرباں باشی  
 بشکر نعمت حق کوشی و بخدمت خلق  
 چنان بزی کہ ز جود تو خلق آساید  
 بہ حج کعبہ روی و زیارت طیبہ  
 بہ ہر کہ ام غنایات بیکراں آمد  
 ثنا و وصف تو از سیر و از جواں آمد  
 ہزار گونہ وقار و شکوہ و شاں آمد  
 خوشا نصیب کے کیش تو مہماں آمد  
 سعید آمدہ و مخیر خاندان آمد  
 مرا فقط سخن راست بر زبان آمد  
 دعائے دوست پئے دوست چنان آمد  
 ز حادثات زمانہ ترا امان آمد  
 چنان کہ خالق تو بر تو مہرباں آمد  
 کہے کہ خادم خلق ست کامراں آمد  
 چنان کہ جد تو ز بخش و زرفشاں آمد  
 کہ جلوہ گاہ شہنشاہ انس و جاں آمد

لطف محبوب خالق و مہربان

بورد سورہ منزل اردعا بکنی  
 ز استجب لکم البتہ اقراں آمد

بسمہ تعالی ستانہ

منور فلک تا بہ انجم بود <sup>(۱۱)</sup>  
 بہ فرق ہوا خواہ او تاج فخر  
 نصیب عدو بوریا و پلاس  
 بہ ملکش ہمیشہ سکون و قرار  
 بہ بحر و بہر لشکرش فتح یاب  
 شہنشاہ ماجراج پنجسم بود  
 سر دشمن از دوشش اولم بود  
 برد دست سنجاب و قائم بود  
 بہ اقلیم دشمن تلامطم بود  
 بہ افواج دشمن تصادم بود

بت چهار ساعت جتہ جتہ موزوں کردم - ۱۳ اپریل ۱۹۱۶ء مہمان خانہ  
رام پور پنج شنبہ -

(۱۰)

رسید مژدہ کہ گل سوائے گلستاں آمد  
ہوا لطیف و لطیف مست و غبار فشان  
بہ ہر کجا کہ روی شادی است و فرح و سرور  
ز بس کہ شکر خداورد ہر زبان شدہ است  
دریں میانہ ز ہاتف سبب بر سر سیم  
سمی احمد مرسل سعید روز ازل  
تو را چو تی و از نس شیر مردانی  
تبارک اللہ کہ ہستی تو حافظ قرآن  
چھتاری است بہ نوابی تو فخر کنان  
منشری و پسش ہوم مبری ہر دو  
ز کے سی ایس آئی و کے سی آئی  
گورنری بہ تو بخشیدہ جارج پنجم ما  
و گرننگ گر - تو زنگ ملک ملک ما  
جمال جاہ جلال از جبین تو پیدا

بہار آمد و گلزار گل فشاں آمد  
نوائے بس و قمری ز بوستاں آمد  
نوید خیر قدیم ز ہر مکاں آمد  
صدای نغم عبادی ز آسماں آمد  
نذر رسید کہ احمد سعید خاں آمد  
خطاب خان ز میراث لال خاں آمد  
بفوج شاہ ترار تہہ کیپاں آمد  
محافظ تو خداوند دو جہاں آمد  
کہ چوں تو حضرت عالیش مرزاں آمد  
برائے ما ہمہ صد گونہ امتناں آمد  
ز ایم بی ای خطابات شایگان آمد  
شمشے کہ بر آفاق حکمراں آمد  
ز تو تھا خرد اعزایہ ہندیاں آمد  
ز حسن خلق تو در دہر داستان آمد

بہار آمد و گلزار گل فشاں آمد

لے بہو تہ و در و نواب حافظ احمد سعید خاں صاحب رئیس چھتاری دہلی گڑھ مہن جیٹ گورنر صوبہ

متحدہ آگرہ و اودیم مرتب

میرما بخشیدہ مارا صد ہزاراں افتخار  
ولیراے اندیا۔ آں اور دارا دثار  
زیں ہمہ القاب بالا تر در اعزاز و دقا  
برز میش دست قدرت بر زماںش اختیار  
قاصع ظلم و ضرر زیبا مشیر مستشار  
ہم ہمندستان دار و حکمائش اعتبار  
دیدہ کابل را و زابل را و توران و تبار  
بہر تہ برات ملکی جملہ و قتش و قف کار  
قصہ طولانی شود و انکہ نیاید در شمار  
مثل بدر فی الدجی و الشمس فی نصف النہار  
کالج مارا شرف بخشیدہ آں نصفت شعار  
می کند اینک دل شیران اسلامی سکار  
جملگی گشیتم خورم چوں گلستان رہبار  
بر تو دبر خاندانت رحمت پروردگار  
مطلعی خواغم بہ مدح قیصر عالی تبار

حضرت ایدر و ہفتم بادشاہ تاجدار

مالک تخت و نگین آں شہر یار نامدار

امپراطور معظم قیصر حشمت مدار  
نزد او از نوکرے احقر بود ہفتندیا  
تابع فرمان ایشانند آرے ہر چار  
کیست چوں او کش بود بر رنج مسکون حیات

ہاں مگر نشیندہ کا مرو ز از فیض قدوم  
جارج نٹھل لارڈ کرن برین آف کینڈین  
پی سی جی ایم ایس آئی جی ایم آئی ای  
آسمان مکرمت صدر جہان معدلت  
ماہر علم و ہنر دانا امیر دادگر  
ہم بہ پالیمینٹ لندن پالیسیست مستند  
تجربا تے خوب آوردہ فراہم از سفر  
حالیما بر نظم ملک بند باشند مستند  
وصفمائش را اگر خواہم کہ آرم در بیاب  
مختصر گویم کہ ذات پاک آں عالی گھر  
الغرض از راہ لطف و مہر و شفاق نمود  
آمدہ از سعید گاہ شہزادہ شیراں بامراد  
اے فلک رگاہ۔ از لطف نصیح آں جناب  
اے کہ وقت ماہمہ خوش کردی از لطف بیاب  
گر اجازت باشد اے صدر جواد محترم

داور دارا مناقب خسرو جم مرتبت  
پیش او از چاکرے کتر بود افراسیاب  
یورپ و ہم ایشیا امریکہ و افریقیا  
کیست مثل او بعالم کش بود ایں گونہ ملک

بود قہر بر عسکرِ خصم او      از ایزد بہ فوجش ترحم بود  
 چو جولاں کند اسب شہ در معائن      سرِ خصم پامال ہر شہم بود  
 بود خادم شاہِ ما عز و جاہ      غلامش نشاط و تنعم بود  
 مزمل مدحش بگوید بے  
 زلفش جہاں پُر ترنم بود

بسمہ تعالیٰ ستانہ

(بموقع تشریف آوری ہزار کیلنسی لارڈ کرزن و سیراے و گورنر جنرل ہند  
 در مدرستہ العلوم علی گڑھ)

و جبۃ اے طالع بیدار قوم حق گزار <sup>(۱۲)</sup>      مر جہا اے کوکبِ اسلا میاں با وقار  
 اے خوشا وقت علی گڑھ اے مبارک مدرسہ      اے بے قیمت کما گشتیم زینساں کامگار  
 از چہ بر آسماں اینک در راحت کشود      از چہ مست شادی استیم از صغار و از کبار  
 چیت تا عیش ابد مارا نماید ہر طرف      چیت تا دارد دلِ ما شادمانی بے شمار  
 تا چہ باشد باعثِ ایں بہتِ وجد و سرور      از چہ ہر مردِ مسلمان ست با عشرت و دوچار  
 ماکہ بود ستیم یکسر در غم شہ خستہ حال      ماکہ بود ستیم یکسر سینہ کوب و دلِ فگار  
 ماکہ بے بودیم از دستِ زمانہ در تعب      ماکہ از جورِ فلکِ اریم رنج بے شمار  
 از وفاتِ خسروِ عالی گہر و کٹوریہ      ہر یکے را سینہ بریاں بود و چشماں شکار  
 در خیں وقتے پئے تسکینِ خاطر ہائے ما      از فلک آمد ماکہ گویا بفضلِ کردگار  
 لاجرم بایستیندن تاکہ ما چونان ہمہ      سر بسر شادی شدہ استیم دہمہ فرخندہ کار  
 در ہمہ تخیل بودم گفت ناگہ ہا تھے      پنبہ غفلت ز گوشِ خوشنیتن آخر ہزار

ز فیض صانع قدرت نگر کہ دلکش  
 زمین صحبت پاکان بارگاہِ چمن  
 سر غلام دشمن شاہ تاجدار رسید  
 نسیم غالیہ افشان و مشکبار رسید  
 ز بس هجوم ریاحین و کثرت گلہا  
 نہ قطر ہا بجبین گلست در گلزار  
 صدائے بربط و تنبور و چنگ اگر گونے  
 ببر لباسِ مکلف بسر کلاہِ شرف  
 چو بادہ خوار ز جوش بہار مست بود  
 ہزار مرغ غزل خواں بشاخار رسید  
 ہزار طفل بہاراں بہ لالہ زار رسید  
 ہزار مرغ غزل خواں بشاخار رسید

موزمل این ہمہ را منزلِ شباب شمر  
 بخواب دید خزاں بر سر بہار رسید

(اعلا سر این نظم با نام سنت مرتب) (از ہم الکوبر بہ بھیکم پور شروع کردہ شد)

مبارک باد بر سر ولیم میرس خطاب سر  
 بہ میدان ترقی سپ اقبالش کند جولاں  
 ز کے سی آئی ای بادشہ عالم رونق دگر  
 بہ شان و شوکت و جلال و جہاد و قشام و فر  
 اگرچہ ذاتِ ادا ز خواہشِ القاب مستغنی است  
 اگرچہ ذاتِ ادا نہ نیست پر دایۂ شنائے کس  
 ولیکن واجب آمد بر ہوا خولانِ دیرینہ  
 بہ موزمل سر و شغیب گفتہ از سر صحبت  
 سہ ہجرتش بر خواں "میرس فی جاہ و نام و"  
 ۱۳۲۵  
 ۲  
 ۱۳۳۷ھ

شہرہ فوجِ ظفرِ محوش بہ افریقا و چین  
شاعریِ ایشیا ہر خند بدنام ست لیک  
مدحتِ ممدوحِ من از این ہمہ بالا تر  
بہتر آن باشد من قبل از شادوم در کشی  
یا الہی یا کریمی یا مجیب السائلین  
نیر اقبالِ شاہنشاہِ ماتا بسندہ باد  
نصرت و فتح و ظفر شدیزہ اورا ہمہ کاب  
توتِ بحرِ شس باشد بر جہانے آشکار  
حاش شد! من نمی گویم سخن ہماستوار  
انچہ من گفتم کم از کم باشد و یک از ہزار  
ختم سازی چاہد ات را بردعائے شہر یا  
استجب دعواتنا لا تلقنا فی الاخطا  
دشمنش مخدول و منکوب و دلس و خوار  
صحت و شادی و دولت باد با او مکننا  
شاہِ ما اید و روڈ ماند کر ز نش باشد وزیر  
و درعے ہر دو نطق من بود گو ہر شار

(۱۳)

بنا ز بیلِ شیدا کہ نو بہار رسید  
ز بسکہ سبزہ دمیدہ است در شیبِ فراز  
قبائے سبز بر کردہ شاہدانِ حین  
لسانِ شاہد سرگرمِ قص و محفل  
ز کثرتِ گلِ نسرس گماں بر م کہ مگر  
زدانہائے فراموش کردہ و ہتھکا  
عبابہ تہنیت گل ز کو بہار رسید  
گمانِ کان ز مرد بہ سبزہ زار رسید  
ز علمہ ہائے بہشتی کہ بے شمار رسید  
غزالِ مست خرمش بر غزار رسید  
فلکِ بے صبحِ گستاخ تارہ بار رسید  
بہیں بزمِ بلہا تا چہ کشت زار رسید

”Congratulations on your successful poem, you are the poet of the day“



نظمہاے خوب گفتم کش بہایک بحر و کاں  
چوں مہارت دست داد از فیض نیردانی مرا  
بادل خود گفتم لے دل اے کہ جان من توئی  
مشورہ کن بانجمیر گیر فتوے از حسد  
قصہ از عشق گویم یا نگاہ از بخت بد  
یا نویسم نوحہ بر حال زار قوم خویش  
عقل دور اندیش من گفت لے ادیب کجہ سنج  
ہاں مگر نشیندہ ضرب المثل از پاستان  
شکر احسان ہماں آخر غذاے روح است  
کوش اندر مدحت صدرے کہ اندر روزگار

شعر ہاے نغز گفتم کش صلہ شیراز و جام  
فکر کردم تا چہ باشد خوشتر اسلوب کلام  
باتوام صد غم حلال دے تو یک شادی حرام  
کاشتب طبع رسا راتا کجا را انم بگام  
شکوہ از گردوں کشم یا از زمانہ انتقام  
یا کہ از تحصیل علم معرفت را انم کلام  
حیف باشد از تو بایں گونہ استغاثے خام  
عاقلاں فرمودہ اند اول طعام آخر کلام  
ایں فہم سعد را بنماے اول انصرام  
نوشداروے شنائش جوش آرد درسام

مطلعے ترتیب کن شائستہ اندر مدحتش

داد اگر صدر عظیم نامو فخر نام

انیونی پیڑک نیلکہ اہل ذی اقتسام  
راد لعلب گور زرقمان کامیاب  
فخر اسلاف گامی غزت اخلاف قوم  
داد و رحم مرتبت ماہ سپہر مکرمت  
علم را سازد علم چوں حکم را باشد حکم  
ہمچو تدبیرش بود تھدیر منقاد و مطیع  
ملک متوسط بہ یاد اوست فرسند و شکو  
در زمان لارڈ ایگن کونسل نازاں از و  
در شمال مغربی و در او دھریں بیشتر

جی سی ایس آئی عالی قدر میرنیک نام  
حضرت چیف کمشنر مہربان خاص عام  
شمع بزم کامیابی شمس چہر بخ نظام  
آفتاب داد و دولت آسمان فتح نام  
عقل را بند و عقل خرم را بخشہ حرام  
در حضور شہت و اقبال کمتر از غلام  
اہل بنگالہ ثنا گویش با یقاظ و منام  
بستری جنگ آفریدی ز منیٹ او بوم  
جز بہ او کے حاکم و محکوم بود این گنہ رام

درستایش و نیایش حضرت امیر ذی جاہ و شیر شرزہ بارگاہ نواب جلالہ آباد و  
معلیٰ القاب سرایتونی پیکر میکڈائل جی سی ایس آئی، سی آئی ای بی اے  
سی ایس یفٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و حیف کنٹر ملک اودھ  
دام مجددہ و اقبالہ العالی

گزرا نیدہ کترین نیاز مندان ارادت کیش حضرت موصون محمد فضل اللہ خاں  
رئیس تعلیم پور صلی علی گڑھ  
(از جون ۱۹۷۱ء شروع کردہ - اوّل ہفتہ جولائی سن مذکور تمام شد)

بنام نیرداں بخشائیدہ مہاں

عجب اے شاعرِ فرزاند شیریں کلام (۱۵) مرحبا اے آسمانِ شعر را ماہِ تمام  
بارک اللہ بر خیالاتِ درست و نظمِ چست سعی تو مشکور شد اندر بہ پیشِ خاص و عام  
خاص ازیں بہتر چہ خواہی نابِ ثباتِ ستودہ عام ازیں اکثر چہ جوی شہرہ ات در سخنِ بام  
جارج نیتھنل لارڈ گزن برین آف کیدسٹن ق و لیرے اند یا فرخندہ بخت و شاد کام  
در علی گڑھ چون مبدعِ داویرِ عالی گھر چامہ خواندی تا چپاں بستود و کردتِ احترام  
”کانگریس لیٹ یو فار یور سکیئر فل پوٹم“ ”پوٹ آف دی ڈسے ترافر موداں فخر گرام  
جوشِ فخر افگندہ در جامِ قبولِ آں جناب در دلِ منِ وق و شوقِ شاعری را شد مقام

لہ در او از مہدی سیمی گزشتہ یفٹ گورنر ممالک شمال و مغرب (مالِ صوبجات متحدہ آگرہ داودہ) بود۔ فتنہ آرد و  
بندی زمیندار و کاشتکار در عہدہ او خاست و بغاوت در دلِ رعایا نشست و کلمہ فساد جا گرفت مرتب

مثل من لائل سیلزن حیف باشد گر کند  
 لیک استدعای من امیت لے بحر کرم  
 بہرہ خود ہندواں بردند و تودادی بد  
 داوار میرا خیرا خوب می دانی کہ خود  
 حیف باشد گر بہرہ پارسی در ملک ہند  
 یک رز و لیویشن کنی در صیغہ تعلیم پاپ  
 چون بہ ملک خیش باشی بہرہ دراز وقت خوش  
 تاکہ مثل من ہزاراں بذلہ سنج از خاک ہند  
 منکہ افغانے سپاہی زادہ آزاد دم  
 منت ایزد را کہ عہد دولت برطانیہ  
 آرزو دارم بناری تیغ و بابِ قلم  
 پشت در پشت سپاہی پیشگاہ بس بودند  
 جد اعلام بہ ہترہ صد و سہ سال از مسیح  
 شہرہ آفاق جدم حضرت داؤد خاں  
 در زمانِ غدر و غوغائے بغات نابکار  
 شاہش اسناد اسلاف ست خود باشد گوا  
 چونکہ جدم من سپاہی بود مخلص بس غیور  
 کس نہ داش پیچ او از یکچہ چیزے خواست  
 شکار پرداں را کہ در عہد تو بودم با فراغ  
 من نہ از کس شاک و نہ کس بود ملاں زمن  
 دما لطف و کرم می یابم از حکام ضلع

سرکشی از حکم عالم گرم باغوغائے عام  
 پارسی در کالج و اسکول ماند بالہ و ام  
 خوش بود بخشی بہا گر نیز سہم از سہام  
 پارسی قندست و بخشہ قند شیرینی بکام  
 یادگار حضرت ختام آن شیریں کلام  
 فارسی ماند بہ یونیورسٹی با احترام  
 پارسی در ہند ماند از تو باشکر تمام  
 بر ثنائے ذات تو در زندہ گیتی قیام  
 در پارسی لگام ست و میںم با حسام  
 داد انگشت مرا زینت ز کلک مشک فام  
 دشمنت را غرق سازم خصم را سوزم عظام  
 در بعد لودی و مغل ز میران فحاشام  
 یافت از حکام انگریزی زمینداری خام  
 لارڈ بنٹنکس ہی فرمود عز و احترام  
 از دل و جاں کردہ خدمتہاں سرکار نصرام  
 ایں زمینداری کہ من دارم مصوں ارضی ظلام  
 خواہش انعام نہ کرد او از حکام عظام  
 آری شیر نوشاند کجا بے گریہ مام  
 جاہداد افرو دین و بر من پیشینے نیست دام  
 دوست رشتی دشمن امین چاکر نام خوش دام  
 ہم ریشاں معاصر را عنایت مستدام

کیست کو خائف نبودست از بیو با یک پیک  
 کیست کو رادل نباشد ریش از آفات قحط  
 کیست کو بے علم باشد ز آنچه کردی از دیگر  
 تا توجہ سوے پیاک سر و ست شد بے دریغ  
 ایچو کشین ار گیشین لبحین سیٹلنت  
 صیغہ مینو نسیل را آں چاں آری  
 از براس یادگار خسرو غفراں پناه  
 با وجود ایں ہمہ اشغال و افکار کثیر  
 دور با کردی پئے فیمین کشین ہر طرف  
 مختصر در عہد دولت مہم کردی کار با  
 ملک آری لیندرا بر سلطنت احساناست  
 تو از اں ریائے فیض آما گرامی گوہری  
 تو بہ ملک خویش داری فخر و ملک مابو  
 بر رعایائے مسلمان فیض تو پوشیدہ نیست  
 مستحقان را با ستحق دادی بلکہ بیش  
 ہر کر انصاف دیر جانست گوید مثل من  
 لطف بر ہندو رعایا کردہ از عدل و داد  
 آشتی و صلح و شفقت شیوہ دآئین تست  
 اے ہنر پرورد خرد آگہ امیر نکتہ سنج  
 حکم فرمودی کہ آموزند ہندی اہلکار  
 غم کردم ہندی آموزم ہسان یارسی

کیست کو آگہ نباشد ناچہ کردی انتظام  
 کیست کز فیمین رلیف تو ندارد التیام  
 بر بہ پویس تا شود مخلوق فائز بالمرام  
 آن چنان نظم و نسق دادی کہ شد پاک از ہوام  
 در نظام جملہ ذات کرد نیکیو استہام  
 کا ندر و از جہر و رشیت نیست تا ہیج نام  
 جہم با کردی کہ ماند یادگار او مدام  
 ان ایڈیشن بو اڈرڈیوٹی نہادی چند گام  
 شش جہت تسخیر کردی بہر خرق و التیام  
 بہر تالیف خواص و بہر تسکین عوام  
 از بے سیٹمنین و جہلان نیک نام  
 اے کہ دست بحر عمال را بود قائم مقام  
 فخر دار و ناز دار در شکر دار و السلام  
 کالج قومی مامربو ان احسانت مدام  
 کو نعمت باشد آن کس کو نماید اہتمام  
 خانہ اسلام در عہد تو شد دار السلام  
 جاں بہندی در و میدی اے مسیحایت امام  
 با مسلمانان سلام و با ہنوداں رام رام  
 اے کہ چون خویشید تا ب فیض تو بہر ہر کام  
 نقش حکمت جہت اندر سینہ من ارتسام  
 تا شود جوں شیوہ انگریزی و تازم رام

از خدا خواہد بقایت را من مقل کز ادب  
بر خدا و بر خداوند ست اورا اعتصام  
بار الہا ذاتِ ممدوح مرا خوش وقت دار  
تا بد نیا کامیاب و کام بخش و کامگار  
از دم عیسیٰ بگامش چاشنی ارتضا  
لیڈی میکڈ اہل بود با مریم عالی مقام  
قد تقرأ الکلام

این قصیدہ از اردو ترجمہ شد  
و در ہندوستان  
چون شاعر ہندوستان  
نہایت شاعرانہ

اے صنم سیم ساقِ سیاقی گل پیر ہن (۱۶) خیر و بیا در شراب یک دوسہ جام کہن  
باد بہاراں وزیدہ فزودہ بیاراں رسید  
موسم عیش و نشاط مایہ صد اہنسا ط  
شغل شراب کباب لغزہ چنگ و رباب  
خاصہ بوقت بہار با صنم گلخدا ر  
عیش فراواں بود در حمت یزداں بود  
بادہ خورم نا صبور نیمہ بعفو غفور  
ترک کنم شغل مے رہن کنم چنگ و مے  
ہدیہ قرآن کنم جدتِ ایساں کنم  
مولوی عبد الحمید مرد جوان سید

ن خیر و بیا در شراب یک دوسہ جام کہن  
بادہ خورید آشکارا تا کہ تو انست و تن  
جاء لتشویقنا سود و جھہ الحزن  
خوش بود اندر شباب دیرہ بطرف چمن  
خاصہ پس از انتظار دیرہ بیا د وطن  
قائل کفران بود ہر کہ کند لا و لن  
کامدہ گاؤں سرور توبہ کنم در خرمن  
تا کہ فراہم شود بہر کتابے ثمن  
روئے بمکتب نہم درس دہد تا ہمن  
ابن وحید زماں پور فرید ز من

۱۶ روز نہین بہین حضرت مولانا عبد الغنی خان مرحوم و برادر کہین و دل نشین جناب فقید الدین صاحبہ حال پروفیسر نرسی  
عمانیدہ یونیورسٹی حیدرآباد (دکن) ہمچہ انشا و این اشعار بہر بہار ممدوح آسودہ وطن لبایہ پدرو مادر خویشین بود  
اگر ہمہ زماں متوطن دکن بودے فامکر کاغذ "دکن" ہم براہِ ممدوح مرحوم تلک بود نہاید کہ چیزے ازین قبل گفتے  
واقف صد علم و فن - پاک بستر وطن  
طالع اوج پر ن - جوہر کان دکن  
مرتب

قوم من جملہ مسلمان خیر خواہ سلطنت  
 غم نہ داند و در کالج شدم سکرٹری  
 آنزیری مجسٹری دارم از الطاف تو  
 بر زمینداران ملک خویش خدمت کردہ ام  
 ہندوان و ہم مسلماناں ز تو درخواستند  
 آری آری من نبودم قابل این دروگیر  
 من بہ خاموشی تو انم خدمت سرکار ملک  
 ہیج پروایم نباشہ ز اہتمام این دآں  
 یک خطا باز عم مردم آری از من فتنہ است  
 گرازیں رنجہ کسے افسوس بر حرمان من  
 من ز تو انصاف خواہم تاکہ از انصاف تو  
 چون بعد معدلت مہدت فیض لم یزل  
 حسرت مدحت سرائی تو در دل دآتم  
 بس ہی حسرت بجایم شوریش و جئے فلکند  
 اے جہاں اور جہاں پرور جہاں اور وجود  
 آنچہ من کردستم از آیین تو نظم سخن  
 از تمامتا چو تو بیزار و ز اغراق دور  
 چامہ خود را بہ نقوش تازہ پیراستم  
 گلشن ایران را با گلفرنگ آراستم  
 اے جہان مرحمت دے آسمان معدلت  
 قافیہ در چاہم چوں عیش نصحت گشت تنگ

آن چنان قوی کہ تخت و بخت شال بود غلام  
 من بخدمت شال بگو شمع گاہ و بے گاہ صبح و شام  
 نیز دلس چہر منم از جانب خلق و عوام  
 در حضورت عرضہا کردم بایشاں افہام  
 ممبری کونسلم بخشی با عزازت تمام  
 و او را انصاف شد آزاد کردی یک غلام  
 گرچہ برخاموشیم کردند مردم اہتمام  
 زانکہ می دانی کہ چوناں کردہ ام با تو کلام  
 اینکہ در شورش ملاست کردہ ام با خان غلام  
 قسمت من نارسا بود آہ از این اقسام  
 کس نفیہ از زمیندار و رعیت در بدام  
 یافتہ تعلیم نظم و نشر و تنسیق کلام  
 زانکہ بے مدحت بہ نظم من نمی آید نظام  
 تاکہ جہرات کردم دآورد دست این نظم خام  
 بسکہ جاں کاوی نمودستم دریں طول کلام  
 کم کے را بود و باشد پیش ازیں اہتمام  
 ضیعف فکر مرا از راستی باشد گنام  
 مغل کا شان انگلش گولہ کردم ارتام  
 بیل شیراز را آموختہ انگلش کلام  
 گر قبول افتد ز رحمت گیتی گرد و بکام  
 بہتر آن باشد کہ آرم برد عایت اختتام

نہایت  
خوشنویس

زمن بگو کہ چو پروانه ام ترا منتوں  
منم چو بلبل شیدائت والہ و مجنوں  
مرا بہ آئینہ افسانہاست پرفسوں  
ز جوش آتش ہجر اس بسینہ باکانوں  
ہمہ بغیر تو بے صبر و بے قرار و سکوں  
ز بے تو لطف ریاست ذوق علم و فنوں  
نہ مشورت نہ صلاح و نہ شرح راز دروں  
نہ حل عقدہ لایحل از بن ناخوں  
نہ بزم ذکر ارسطو و شیخ و افلاطوں  
کہ ام کس کہ کنم از تلافیش ممنوں  
الا کہ بے تو دل من غمیں و حال زبول  
بہ نیم رشود ملامت فسادہ چون حیوں  
بغیر دوست وطن بدترست از ہاموں  
ہزار موعظ بے حاصل ست و صد مضموں  
چہ حاصل ست کہ گوئی تو عذر گوناگوں  
سر وصال نہ دانہ قواعد و قانون  
بیاد زود بیا بے چرا و چون چگوں  
تقصہ ست بحال تو از شمار نازدوں  
بحال شاہ بود فضل از قیاس برون

بہ اس کہ در دکن اوشیح بزم اقبال ست  
توئی بہ گلشن علم و ادب گل خنداں  
بہ بوستان سخن طوطی شکر خای  
بہ رعم انف عزیزاں خدے را پسند  
سوار و پیادہ و درہقان اہل کار قدیم  
مرا کہ شغل مہمات بیش از بیش ست  
نہ شوق صید و شکار و نہ سیر باغ و بہا  
نہ اہتمام امور و نہ انصرام مہام  
نہ اعتدال مزاج و نہ رغبت بہ مزاج  
کہ ام کس کہ کند شکوہ از شکر رنجی  
عزیز و قوت باز و کیس برادر من  
ز سبب اشک من اندر فراق روتے خوش  
بروے تو ہمہ خورم فضاے بھیکم پور  
عنان صبر ز دستم رہا شدہ است و دیگر  
چہ حاصل ست کہ گویم ہزار شعر بلیغ  
غم فراق نہ دانہ مصالح ملکی  
دواے درد دل ما اگر بخاطر ست  
ز بار گاہ فلک پانگاہ شاہ دکن  
ز پیشگاہ شمشادہ ذوالجلال و منن

لے رودے کہ موسوم بہ نیم می است۔ بھیکم پور میں برکنار اس رود واقع ست

مرتب

حضرت عبدالغنی فاضل عالی مقام  
علم و خرد مایہ اش پیش ازین پایہ اش  
شاعر شیوا بیان مہر مند و ستاں  
خط تو مرغوب تر خلق تو محبوب تر  
جو بر ذاتی تو بہ ز صفاتی تست  
وقت سبے تو با پاک دل و پار سا  
شخص تو مہر ز میں خط تو ارشاد ہیں  
وصف تو کم گفتم ام بحری دم گفتم ام  
لے کہ پیر بر پیر با منہ و نامور  
سیف بود باب تو کان گھر کلاب تو  
وصف تو لا انتہا فکر ت من ناسا  
بر تو عطاے خدا شافع تو مصطفیٰ

شاعر شیوا بیان بیل شیریں سخن  
فیض ازل دایہ اش صاحب علم و فطن  
لے کہ صفایت عیاں لے کہ ثنایت علن  
زیں ہمہ بس خوب تر نظم طراز سخن  
کامل بے کتاب شایق ہر علم و فن  
لے بجوانی چو پیراے رزیت لہن  
امر حقیقی است ایں ہانگمان ست و فطن  
مرد قلم گفتم ام خیز مرا تیغ زن  
داور دشمن فکن صفدر شکر شکن  
نظم سخن سکات تو غیرت عقدہ پرین  
ختم کند برد عابدہ موصول سخن  
یاور تو چار یار حامی تو پختن

وقت تو مسعود باد بخت تو محمود باد  
ذات تو محمود : داز کریم ذو المنن

بسمہ تعالیٰ سبحانہ

صبا رساں جہیم تحت مسنون<sup>(۱۴)</sup> بہ آں طایق کہ باشد مناسب موزوں  
بہ بارعام مجال سخن اگر زبانی بعرض رساں اشتیاقی این محزون

لہ مراد از مولانا ایچ محمد سیب الرحمن صاحب شریفی رئیس حبیب کتب الخیالہ : نواب صدر یار جنگ  
صدر الصدور امور مذہبی سرکار عالی حضور نظام خلد اللہ علیہ مرتب



بسمہ تعالیٰ سبحانہ

(۱۹)

متیں میراے عطاے حسین      تزلزاش مرد شجاعت قرین  
خردمند و خوش فکر و نازک خیال      سخن ان شیریں بیاں باہقین  
ادیب اریب و لبیب و حبیب      گزین وہین و متین و ذہین  
سخن ملک و باشد از چار پشت      کند گسپ معنی ز روح الامین  
بہ تبریک خلعت تواریخ چہند      بہ من کردہ ارسال خوب گزین  
مزمل نہ عیوشیں بگفت      تواریخ راجع عطاے متیں

۱۹ ۱۹ ۶

نہ ہجریش نیز گفتہ دلم  
جلیل المراتب عطاے متیں

۳۶ ۳۷ ۳۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تفسیر: ایت کہ کمال اخلاص بشان جناب مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب رئیس حبیب گنج  
و حضرت قبلہ مولانا محمد عبدالغنی خاں صاحب ظلم حقیر فقیر را یہ تفسیر تباریخ ۱۹ مئی ۱۹۰۷ء گفتہ و

عمر بن کردہ

باں رآمد و بہشت ماہ سیماے (۲۰) ز عشق او بہر دم صد ہزار سوداے  
لو بہارِ مروت چو کبک طفازی      ہر غرارِ محبت غزالِ رعناے  
شاخسارِ حیا یا سمنِ نازک بوے      بآبشارِ وفا گوہرِ مصفاے

۱۹ مئی ۱۹۰۷ء  
عمر بن کردہ

محی ملت و دیں ماحی ضلالت و ظلم  
 بہ جان مالِ عزیزاں خصل و سلطنتش  
 ہمیشہ حامیِ اوبادِ قادرِ بیچوں  
 بود عنایتِ پروردگار روز افزوں  
 بہ التماسِ تو شد حکمِ احرامِ صیام  
 وقارِ شہِ بفرایید بہ امرِ کنِ فیکوں  
 دعلے شاہِ بگفتم ثنائے ذاتِ تو ہم  
 نہ ماندہ است بگرایں کہ گومیت اکنون  
 شوی ز قدرِ مزمل بہ آں زماں آگاہ  
 کہ شادماں برود زیں سرے بوقلموں  
 آمین

(نظم سال گزہ)

شاہِ مایہ در ڈھنمِ مالکِ تاج و نگین (۱۸) آنکہ گزشت اوجِ اقباش ز چرخِ ہفتیں  
 صاحبِ تدبیرِ رای و باعثِ اکرامِ خلقت  
 حامیِ انصاف و جود و قاطعِ جور و جفا  
 علم و حکمت در ضمیرش همچو خودِ آفتاب  
 شہرِ یارِ نامدار و تاجدارِ کامگار  
 ہیبتِ نوحِ ظفرِ موجش بہ قلبِ بحر و بر  
 لے مزمل بر دعلے شاہِ کن ختمِ سخن  
 آنکہ گزشت اوجِ اقباش ز چرخِ ہفتیں  
 قبلِ تعظیم و تکریم و ہزاراں آفریں  
 نامشرا من و امان و ماحیِ بنیادِ کیس  
 جود و رافت در نمادش بچہ بودریا سہیں  
 بادشاہِ ملکِ پروردارِ نصفِ قرین  
 صولتِ حکمِ جہانگیرش بہ مسر و بند و چین  
 شکرِ نعمت واجب آمد بر گردہِ مسلمیں  
 ملکِ شہِ آباد باشد خاندانش شادماں  
 ذاتِ او تادیر ماند یا الٰہِ العلیس

چو شعلہ از بعلم جست و گفت گاہے صبر  
 نثار او شد مدام گفتش کہ بسم اللہ  
 بسان غنچہ بختیہ و گفت شاعر کم  
 دوم و زیرک و دانا و فرد و کامل فن  
 بیابہ بدحت شاں کوش چاہمہ بنگار  
 بوجد آدم دست گشتم از شادی  
 مرا ستودہ باشعار دوش یکتائے  
 کہ بہت در سخن او طوطی شکر خائے

کہ در ہفت سخن  
 کہ در ہفت سخن

کہ در ہفت سخن  
 کہ در ہفت سخن

زبان کسودہ بتاید او خرد مندے  
 کیے جوان بفتات چو پیر دانشمند  
 کیے بہ شعر بود در مذاق جان شکر  
 کیے چو کان بدشاں لبان او پر لعل  
 کیے میسر بہ فن معانی و منطق  
 کیے بہ بزم سخن کامگار جمشیدے  
 کیے بلند نشینے بہ اوج فضل و کمال  
 کیے بہ بزم زبان آوری چو فردوسی  
 کیے بہ مرتبہ چوں بوقیس و اعلیٰ تر  
 کیے شکامضا میں کند ز طائر قدس  
 کیے بہ شعر بود رشک انوری و ظہیر  
 کیے ہی کند مقدر در سخن سنجی  
 کیے حبیب لبیبست و مایہ فخرم

بعلم و فضل مرا مخبری و مولاے  
 دگر چو پیر طریقت بعقل بر نائے  
 دگر بہ نطق حدیثش بود چو حلوائے  
 دگر ز گوہر مغیش طبع دریائے  
 دگر بہ ملک فصاحت بود چو پائشائے  
 دگر بہ بزم بیاں کام بخش دارائے  
 دگر علو گزینے سپہر فرسائے  
 دگر بہ بزم نظامی معنی آرائے  
 دگر بہ رتبہ بود ہچو طور سینائے  
 دگر اسیر سخن آور و ز غنائے  
 دگر بہ عقل ندارد نظیر دہمتائے  
 دگر ز لطف بیان ست قدر افزائے  
 دگر غنی ست کہ باشد فصیح گویائے

بہ قد کشیدہ الف یا چو بدستعلیق  
 دو چشم نگرسد بر فراز عارض او  
 دو قعر بینی و یک کمرک نشان دهن  
 جو حیم بعد مجتد، چو حار رخ سادہ  
 زمانہ چوں کمر دال خم بہ تعظیمش  
 ہلال ناخن اور اسے خطِ خوب نگار  
 دهن پر از در و مذاں چو سینِ مذاں ا  
 بود ز صا و بوصف جمال او صد صا  
 ز مہر او بر سر سینه ام خط ز ازل  
 بر اسے دفع نظر خال سرمہ بر عارض  
 چشمین سفاف و علاء نور العین  
 سرش بسان سر فاماسب و موزوں  
 فلک خمیدہ بکمش چنان کہ مرکز کاف  
 زمیم مہر و محبت مرا کرم بخشی  
 شکم چو نون مدور ز زانف نقطہ برد  
 بسان واو نکو گوشوارہ اش در گوش  
 منش مطیع کہ تا ہر چہ او بفرماید  
 بچشمش گزیر من مگر بصفتِ نعال  
 ز مہر او بودم فتح و قہر او کسرم  
 گئے ز غصہ چو تشدید سینہ بشکافد  
 چو دیدمش کہ قدم رنج کرد و لطف نمود

چو باد و ابروے او خوب چہرہ آرائے  
 چو نقطہ ہاک گزارند بر سر تائے  
 فراز آں لب نوشین نقاط بر تائے  
 بہ سر کلاہ مکمل چو نقطہ بر خائے  
 چو ذال نقطہ بسر از عصا بہ خضرائے  
 بدست ناتم و خنصر چو نقطہ بر زائے  
 چو شیش کشادہ بہ بازو و سینہ پنائے  
 چو صا و مختلف القوت نغمہ پیرائے  
 چنان الف کہ نگارند بر سر طائے  
 بسان نقطہ موزوں فراز یک طائے  
 ز عنین گسیوے او مادِ رخ بہ بالائے  
 بقاف شہرہ حسش پریش شیدائے  
 چو لام زلف مغبر مگر چلیپائے  
 بہ لاغی کمرش میچو نمک نوپائے  
 مگر چو نکتہ پیمان مرد دانا سائے  
 چو باد و گوش مذتب بہما ہوتن اسے  
 رکوع کردہ اطاعت کنم چو عمر اسے  
 چو پاکہ درج شود در پس الف بائے  
 ببارہ پیش رضائش ز نیازائے  
 گئے بہ الف سکون بخشم با یائے  
 بر کشیدمش خم شد م بہمنشائے

خداوند تعالیٰ کی حمد و ثناء

بودِ سلیم و حلیم و متین و دو راندیش  
سخن رس عربی فارسی و انگریزی  
چو من کہ عاریم از خیر او ز شر عاری است  
اگر منم بجاں زندہ و نفس نہ ہلم  
دریں دیار کہ کس از کسے خبر نہ بود  
مگر نہ بحرِ تفتیش کشم بہ جانبِ خویش  
زمینِ مقدم او من چو فکرِ شعہ کنم

خلیق و بر و لقی و فرشتہ سیماے  
برائے کسبِ علوم و فنون شیداے  
چو من کہ بدکنم اونیک کار فرماے  
فقط جزایں کہ ز حبش کنم مداوای  
برائے من بود او عکسار مولاے  
بکام تشنہ لبم لطف او دہد مای  
ز مطلع دگر آرام بدست یغماے

طلوعِ مطلع من مدحِ مند آراے  
حجۃ حضرت عبدالغنی داناے

عروج و اوج کمالش برونِ اندازہ  
بکام علم و فراست بود چو آبِ حیات  
بہ تشنگانِ بہر فیض او رساند آب  
سحابِ فضل و عطا آفتابِ حلم و حیا  
بہ علم و فضل بود فخرِ آزی و طوسی  
کمال او بہ عروج و عروج او بکمال  
شگفت نیست گرازینِ صحبتش چو منے  
خوشا کہ بہر نشاءِ سرِ مبارک او  
غرضکہ انچہ تو انم بہ مدح او کو شتم  
مؤقلا مگر از حد و ادبِ بناس  
و عاکن ز جلیسانِ خویش آئینِ خواہ  
دعاء شاں چو ثنا شاں گزاری بجائی

بوصف او نہ رسد خود گمانِ راپاے  
بجانِ شعر و سخن تازہ کن چو صباے  
کند تو اضع معنی بمن و سلواے  
بابِ صدق و صفا خوش بیانِ ثبواے  
بہ صرفِ ہیچ و خلیل و بہ خوفِ آراے  
خداش دادہ کمالے فروںِ احصاے  
دریں قصیدہ کند فخرِ شعرِ غراے  
متاع کاسدِ خود آوری و کالائے  
اگرچہ ہیچ نخیزد ز من گل انداے  
کہ آخرتش کند آرامِ راہِ پملاے  
کہ ہر طلیس بود محو صد تماشاے  
کہ رب یکے ست علیم و خبیر داناے

لیکے کہ جان من از لطف او بود مخموم  
صفات ہر دوز توصیف من بود ارفع  
کجا زبان من کو بیان شان حبیب  
کجا صدائے گداؤ کجا شنائے غنی  
کجا بیان صفات جناب لم یزلی  
بہ میح شاں چو من بے ہنر سخن گر گفت  
ہم از محبت شان ست کہ بہذل فقیر  
مرا مجال کہ دم از سخنوری را غم  
مثال نظم من و شبہ چاہئے مدوح  
بہ پیش سحر بیان نام از فنوں سازی  
فقط اطاعت ہم عیب بہت کہ من  
بہ شکر لطف خرف پارہ چند آوردم  
و یا کہ غرہ شدم ز التفات حضرت شاں  
بحسن علم و عمل ہر دو اہم و یوسف  
سزد چو ناز گنم بر نیاز مندی خود  
ازیں تفاخر جائز بجاں مرا ہوسست  
خوشست کز بے تعلیم سرگنم تخصیص

دگر بہ قلب من از ہر دست طغرائے  
کہ یافتند زیزداں مقام اعلائے  
کجا ست کعبۂ اہل کجا کلیکائے  
کجا صنم کہہ دو کو مقام بطائے  
کجا زبان یے گنگائے ہرزہ پیمائے  
جناب حضرت شاں را بود نہ پروائے  
ز لطف وجود نماید سمع اصغائے  
عجب کہ دعوائے لیت ز سنگ خارائے  
چناں کہ در طبق گل نہی تو خرفائے  
مرا بجل نرسد ایں چنیں مقامائے  
ز ساکب نظم شدم در نشان چو دریائے  
ازاں کہ وزن شود سیم وزرہ خارائے  
کہ ہر یکے ست مرا جاں فرامیہائے  
خلوص من کند عذرائے وز نیہائے  
کہ ہجو من بدیشان ہزار مولائے  
کہ مطلع دگر آرم بدرج یکتائے  
جدائیگانہ نہم نکستہ ہر جائے

حبیب من نہ غلط۔ بل حبیب مولائے

کہ حُب و رَحْم بود اسم را مستما

مماثل ست بنام و سخن بہ قسانی  
امیر و عالم و صالح و فہیم و دانشمند  
مقابل ست بہ لقمان مرد و انائے  
کریم ابن کریم و جوان رعنائے

فکر کردم تا چگونه خیر مقدم گوئمش  
قلعہ ملک تنم را خواب چوں تسخیر کرد  
دست تسکین بر دلم نہا د از روئے کرم  
گفت ایں اشعار اندر خاطر فاطر گزید  
دل غماں چوں خفته بودم شاد دل بر خاتم  
شعر ہمارا دیج کردم با کمال عقل و ہوش  
باز گویم آفریں استاد کارے کردہ  
خانہ من خانہ خود دانہ فارغ دل نشین  
ہمچو تو استاد کیا مثل من شاگرد فرد  
گر بہ شاگردی پزیری منت بر جان

درمیں حیرت کہ خواب خوش گوار آید ہی  
صیحہ ہالت بگویش اعتبار آید ہی  
وز زبانش چند شعر آبدار آید ہی  
خیر مقدم خوشتر از ایں نہینا آید ہی  
برزبانم شکری ذات کردگار آید ہی  
تا بخوانم پیش آں کو ہوشیار آید ہی  
کز خیالش مر مر اصد شرم و عار آید ہی  
خانہ یا ایں ہمیشہ وقف یا آید ہی  
می توانم گفت کے در روزگار آید ہی  
ورنہ خود از صحبت تو آفتخار آید ہی

نہینا آید ہی

مختصر مزمحل ماصی نزلے مہرست  
کم چو او در ایں زمانہ مرد کار آید ہی  
بسم اللہ خیر الاسماء

لے صنادر قوم شروانی (۲۲) وے مفخر نسل افغانی  
لے بزرگان حناوادہ ما وے جوانان ایلہ خانی  
از قدوم شریف تہاں امروز فخر دارم ز فضل یزدانی  
وز قدم رنجہ کردن اجاب شد دلم شاد و چشم نورانی  
تکر و واجب بود بندہ من کہ چنین ست حکم قرآنی  
بعد اظہار منت و احسان عرض مطلب کنم باکسانی

لے بوقع جلسہ شروانی اکول چہرہ منیع علی گڑہ کہ باہر گشت ۱۸۹۹ء انتہا پزیرفت مرتب

غنی ز خلق بود بے نیاز و مستغنی  
 حبیبِ یارِ نازش عزیز دِلِ لہائے  
 برائے قاصی و دانی جنابِ شاںِ ملجا  
 برائے حلِ معانی بوندِ ما و اے  
 مرا معاینہ حبِ حبیبِ ایماں باد  
 نہ دیگرے بسرِ بادِ شور و سودائے

### بسمہ تعالیٰ سبحانہ

مژدہ اے دلِ سنجِ عالی تبارِ آیدِ ہی  
 قاصدِ فرخندہ خولِ یعنی بشارتِ را بشیر  
 مژدہ آرد کہ از تاثیرِ پرِ تنویرِ آب  
 یعنی آں صدِ فصیحاں بازبانِ ندبِ سنج  
 دوش در بزمِ حریفان بادِ خورِ دُشِ گزشت  
 مضطربِ گشتم ز جا بزمِ خاتمِ آئینہ سہر  
 منکہ بودم در فراقش از زمانے سینہ ریش  
 آمد و جادو گر بکشود او بارِ سفر  
 بر جگرِ دُداں فشر دمِ قاصدے کردم سل  
 گشتمش از من بگو بعد از سلام و صدِ نیا  
 تا چہ اروتا فتی مارا پریشاں ساختی  
 صورتِ درِ منزلِ دلِ انتظارت می کشد  
 قاصدِ رفت و گشتش اینچہ بودش گفتنی  
 چارہ باقی ہست شش ساعت کجا صبر و شکیب

(۲۱) آنکہ قلمِ سخن را شہرِ یارِ آیدِ ہی  
 برد درِ من بے غبار و پرِ غبارِ آیدِ ہی  
 دلِ رونِ سینہ من نو بارِ آیدِ ہی  
 باز در بزمِ احبابِ دُنیا رِ آیدِ ہی  
 تاجِ کردِ کسِ نیم کرِ نادلِ فگارِ آیدِ ہی  
 دلِ رونِ سینہ من بے قرارِ آیدِ ہی  
 تاجِ شدہ کاینکِ دلِ منِ اعدا رِ آیدِ ہی  
 ایں چہ رسمِ تازہ از آن مارِ آیدِ ہی  
 تا بداند از چہ رونیش شعا رِ آیدِ ہی  
 کارِ باجاں و فتاد و جاں بکارِ آیدِ ہی  
 شکوہ از تو بر لبم بے احتیا رِ آیدِ ہی  
 نامہ ات اندر فراقِ تشکب رِ آیدِ ہی  
 باز آمد دادِ پاسخِ وقتِ چارِ آیدِ ہی  
 سخت تر از موت گویند انتظارِ آیدِ ہی



جہانگیر

۷۳

بود چوں شیر شَرزہ در میلاں  
 یافت عزّت ز نشین گلشن  
 کرد جنابِ عظیم در داد و دوس  
 زخمِ باخورد در صفتِ ہیجا  
 یاد داد و دھاں نیک اختر  
 یاد اوج و عروج و اقبالش  
 یاد حج و زکوٰۃ و صومِ صلوة  
 ہر یکے در محبتش کوشاں  
 گرد بر گردِ خوانِ انعامش  
 خوش باین خوش مذاق خوش مزیز  
 در سخاوت چو حاتمِ طائی  
 صاف گورِ بہت باز صدقِ بیا  
 ربط ضبطش بجا کمانِ زباں  
 خیر خواہیش در زمانہٴ غدر  
 کوششش از برائے امنِ اہل  
 ربِّ اغفرلہ وارحمہ  
 تا کجا قصہٴ سلفِ خوانم  
 آں سلفِ صالح و خدا آگاہ  
 آہ از جہل و از تجاہلِ ما  
 آہ از کینہٴ دُلفاق و دُسد  
 آہ از معصیتِ پُناہیِ ما  
 جانِ ایمان در سلمانی  
 گشت اقبالِ قومِ راہانی  
 بہ تفنگِ پیسہِ ترکانی  
 آخرش یافت فتحِ تابانی  
 صدرِ اعلاے بزمِ انسانی  
 ہموخورِ شیدہ در درختانی  
 یادِ حب و دادِ امیسانی  
 ہند و کوہمِ یہود و نصراہی  
 عربی، کابلی و ایرانی  
 ماہرِ فنِ طبِ یونانی  
 در محبت چو پیرِ کُنگانی  
 متوکلِ بفضلِ رحمانی  
 عزّتش در عیان و پنهانی  
 واں خلوصش بہ تاجِ برطانی  
 ہمہ با صرفِ مالی و جہانی  
 انت باقی و کلتاً فانی  
 از خلفِ بایدم سخنِ راہی  
 ایں خلفِ غرقِ بحرِ عصیانِ  
 آہ از خود سری و خود دانی  
 آہ از اہتساری و دیرانی  
 آہ از جذبہاے شیطانِ

خواہم این شعر ہائے نغزو لطیف  
 چہ حکایت کنم ز قضیہ خویش  
 دل من پر زور دمندی قوم  
 جگر من کباب سیخ الم  
 ہمہ روزم بہ فکر می گزرد  
 در خیال عروج وستی قوم  
 یاد ایام شہر یاری خود  
 یاد آں جد پاک شاہ حسین  
 یاد ابنائے عم لودی یا  
 یاد اقبال و شوکت سوری  
 یاد اوج زمان شاہجہاں  
 یاد آں ثروت شجاعت خاں  
 یاد شان و شکوہ راجہ مو  
 یاد ہنگامہاں مرہٹہ ہائے  
 یاد جنگ و جدال با جاں  
 یاد انعام از گشتائیں با  
 بر بہ اجہاد و ماکرامت کرد  
 یاد تیرہ صد و سہ سال سیع  
 یاد تسخیر قلعہ کوئل  
 یاد آں افسران انگریزی  
 یاد آں بازخان با اقبال

گر توجہ کنید از زانی  
 اے بسا درد ہائے پنهانی  
 جاں بود مبتلاے حیرانی  
 تن من پیکرِ پشیمانی  
 ہمہ شب ایر من و پریشانی  
 منم و صد ہزار حیرانی  
 یاد آں صولت خراسانی  
 کہ بعر غشت کرد مہمانی  
 یاد آں طمطراق سلطانی  
 یاد فرو و شکوہ شایانی  
 مرحمت ہائے ظل سبحانی  
 و اں سپہداری عمر خانی  
 یاد آں مرد یوسف ثانی  
 حملہ شیر مرد در آنی  
 یاد زخم سنان و پیکانی  
 کاں و بنگر میسر لاثانی  
 آنچہ بودش بحد امکانی  
 یاد فتح عظیم برطانی  
 یاد تخلیص از پریشانی  
 یاد بخشش وسیلہ نانی  
 بروانش درود یزدانی

مگر از آسماں نبار و علم  
 علم خواہد کہ جاں بہ من بازید  
 علم گوید کہ صرف زربکینید  
 پس عزیزان ز نو شدار و علم  
 بس منزل زباں بکام گزار  
 تا کجا و عظم ہائے نغز و شگرفت  
 تا کجا رزم گو چو فردوسی  
 تا کجا فیض خواہ از سنجر  
 ہاں بہ شغلِ عالمے قوم بکوش  
 رب ارحم علیٰ جماعتنا  
 بہ طفیلِ نبی و آلِ نبی  
 شوقِ علمی بخش و ذوقِ عمل  
 دولتِ حُبِ دین و دنیا بخش  
 دوستانِ شاد دشمنانِ پامال  
 سعی ہائے حبیبِ رحمنِ خاں  
 درس گاہِ علومِ مدرسہ را  
 من سوداے خیر خواہی قوم

ایں نہ آید ز مشق و بمقانی  
 تا وہم اجرِ عسلِ رسانی  
 تا کنم بر شما در افشانی  
 در دِ خود را کنید درمانی  
 تا کجا ایں ہمہ غزل خوانی  
 تا کجا پند ہائے لقمانی  
 تا کجا بزمِ خواں چو خاقانی  
 تا کجا راز جو ز قافِ آنی  
 در گزراں ز فلان و بہمانی  
 حالِ ایزدِ اتمی دانی  
 رحمتِ خویش دار از زانی  
 حلِ مشکل نما با سانی  
 دور دار از خوابِ دیرانی  
 جانِ حُساد در پریشانی  
 جملہ مشکور کن کہ منّانی  
 ذاتِ او باد سیدِ ثانی  
 قوم و دریاے جو درِ ربانی

بجا خط سیدہ است  
 سنجہ خانہ

شکر گوینِ فضل تو باشم  
 تا باں دم کہ جان بستانی

آہ از غفلت و تغافل  
 آہ از کرد و ماڈاز ناکرد  
 آہ از این زبانِ شهر آشوب  
 شرم از مخسّر ہائے بیہودہ  
 آوخ از کرد ہائے ناہمو  
 حیف بر ماؤ بر شرافتِ ما  
 قوم من مستِ خوابِ ناز و غرور  
 تا کجا کاہلی و سستی و جہل  
 از براے خداؤ بہر رسول  
 ہمہ بالاتفاق برخیزید  
 ہر یکے با کمالِ صدق و صفا  
 جملہ کو شہید در ترقی قوم  
 اُطْلِبِ الْعِلْمَ بِرِزْبَانِ آریہ  
 دینِ دنیا تلاشِ افغانست  
 نیزہ شاں شد قلمِ زبانِ شمشیر  
 گر زمانے بریں روش باشند  
 گوئمت خاتمِ سلیمانِ حسیّت  
 علم باشد عصا، ہر موسی  
 علم ہاں بخشِ چوینِ دمِ عیسیست  
 علم در بر زبان کہ بود نیکوست  
 مختصر در زمانہ امروز

آہ از بے سربستی و سامانی  
 سہل انگاری و شغفِ رانی  
 آہ از این زمانِ طوفانی  
 شرم بر غم ہائے شترانی  
 آوخ از سلبِ ننگِ افغانی  
 حیف بر غلبہائے شہوانی  
 وقتِ خواہانِ سعیِ مردانی  
 تا کجا دستِ غم بہ پیشانی  
 واگزارید راؤ نادانی  
 ہمہ بایک دلی و یک جانی  
 ہر یکے در رضاے یزدانی  
 اسے بزرگاں افاضی و دانی  
 ہمہ از دولتِ سلیمانی  
 علم و دولتِ معاشِ شہروانی  
 کاغذِ آماجگاہِ چوگانی  
 حق دہد خاتمِ سلیمانی  
 علم دنیا و علمِ عرفانی  
 علم شہ را کند نگہبانی  
 ہم جہاں بخشِ ہم جہاں بانی  
 عربی یا زبانِ سریانی  
 علم حاجت بود بجز رانی

لکھنؤ پرنٹنگ پریس، لاہور، پاکستان  
 "انا اللہ اعلم بالصواب"  
 ۱۳۸۵ھ

# حکایت و شکایت

حبیب ماکہ مہیاست صیدِ دلہارا (۱) بک ارادہ کند خونِ صدقہ تمنا را  
 گئے بھر کند رام مرغِ وحشی را گئے بقرہ براندازِ بیکتا را  
 گئے بہ غمرہ برد ہوش از سہراہ گئے بعشوہ فریبہ ہزار دانارا  
 گئے حلال کند خونِ عاشقِ مکیں گئے حرام کند بادہٴ مصفا را  
 گئے بمصطبہٴ شعر در سِ عشق دہد گئے فروغ دہد منبر و مصلارا  
 گئے بمنزلِ من آمدن کند وعدہ وفا بغیر کند گاہِ عہدِ فردا را  
 غرض کہ دوشِ مرا منظر گزاشت گزشت بہانہ کرد تماشا کے کوہ و صحرا را  
 براے سیرِ حریفِ دگر بہرہ برد خبر نہ کرد عزیزانِ ناشکیبا را  
 سفر مبارکِ عمرش دراز و بختِ بکام خدا کند نہ پسندد دگر جدا مارا  
 قیام گاہ چو معلوم نیست نامہ گیل چسپاں کنم کہ نہ نام مقامِ عنقا را  
 صبا پیامِ من ایں شعر بل شیراز ق ر ساں حلّیس و ایں نگارِ عنقا را  
 ”چو با حبیب نشینی و بادہٴ پیماں بیاد آہِ حریفانِ بادہٴ پیما را“  
 ”من غریبِ تمنائے وصلِ تو بہیات بہرِ حلّی نہ بخشہ من و سلوئی را  
 غلامِ سیرتِ خویم و جاں ہی بازیم براہِ دوست اگر خو کند تو لا را

من و خدا کہ موزمل نیاز مندِ شماس

سواے مہرِ نخواندہ است پیچِ الف بارا

# مثنوی

رسمت کہ ماکانِ تحسیر  
آزاد کند بندہ پیر

شعر لا اعلم ۛ

عرض کردہ ام ۛ

مزمّل خستہ دل کہ پیرست (۱) در مجلس قوم ہنوز اسیرست  
نے پائے فرار و رستگاری نے جائے قرار و استواری  
نے تابِ فغان و شیون و آہ نے طاقتِ صبرِ قصہ کوتاہ  
نے کیسہ زر بقدرِ ہمت نے کار بمقتضائے فرصت  
نے سنگِ دلم نہ آہنی دل از دستِ دلم بہ سخت مشکل  
دل گرچہ فراخ جیب تنگست انکارِ سوال عار و تنگست  
در خدمتِ خلق استوارم ہر چند ضعیف و خاکسارم  
مقسوم نمی توان خریدن برباد نمی توان پریدن

گشتِ اُمید رفت برباد

فریادِ خداے پاک فریاد

(بوقت صبح بجام کوٹھی نہ ری موزوں کردہ و بموقع جواب ایڈریس)

مارسہ اسلامیہ اسکول خواندہ شد - ۲۴ فروری ۱۹۶۲ء

## اللہ الصمد

(۴۱)

سرگرم کلام آید ام مدح رسارا    کلکم ہمہ آمادہ نصرت مدح و دعارا  
حکم آیدہ در محملہ ہر کلمہ دیر آیم    سد آیدہ در راہ سر مدح سر آرا  
مدح مرا علم و عمل حاصل طالع    داد آیدہ کریم دادہ کرام الامرا  
من مقل علامہ دعا کردہ اعادہ  
در درگاہ اللہ سحر گاہ و سارا

(حسب فرمائش مشرعلین صاحب ہا در جنبہ خیر یاری گزرا  
بتاریخ ۵ جنوری ۱۹۱۹ء)

## ہوالقدیر

طوفان

طرفہ تر جانست بھیکم پور ما<sup>۵</sup>    نیست کس تا پہ کف ناسور ما  
از بلائے تیرگی اختلاف    شد سر ما یہ سیہ کافور ما

(شب مابین ۳ و ۴ ستمبر ۱۳۳۷ء بھیکم پور)

## ہوالمستعان

رحم کن یارب بھیکم پور ما<sup>۶</sup>    فضل کن بر تیریہ رنجور ما  
دور کن از منافق و اختلاف    صدقہ جد و اب مغفور ما

(۴ ستمبر ۱۳۳۷ء قبل دوپہر - بھیکم پور)

لے مورد مستقر ریاست نواب صاحب محوم مرتب

# قطعات

## قطعة تاریخ

تینغ فولاد و قبضہ زریں (۱) کم و فرقہ و قب و وبا  
سند نامت و رنما مندی بمن از وایسرای شد چو عطا  
سند پیرش دس فروغ دوم  
بہر قتل سردش کرد ندا

(۲۴ دسمبر ۱۹۱۰ء)

لیس للانسان الا ما سعى

سعی کن در کار اے مرد خدا (۲) کار در دنیا و در عقبی جزا  
کار دنیا ہم بغیر از جہنمیت "لیس للانسان الا ما سعى"

(بوقت سہ پہر ۳ ستمبر ۱۹۳۳ء بمبیکم پور)

هو الغفور الرحيم

عمرم بہشت و ہفت رسید اے خدا (۳) از عہد نبرا طاعت تو یک نشد ادا  
قد جئت عند بابک یا غافر الذنوب املتی بعفوک یا من لا یبقا  
شب مابین ۱۰ و ۸ ستمبر ۱۹۳۳ء

سے اجزائے خلقت بسلسلہ و عملہ سادات جنگ عظیم مرتب



سال نو بادا مبارک با طرب <sup>(۱۱)</sup> بر عبید اللہ خاں از فضل رب  
 این رباعی را موقل عرض کرد فی البہیم با خلوص و با ادب  
 (جواب مبارک باد سال نو این رباعی گنہ بخت کنور محمد عبید اللہ  
 خاں صاحب رئیس دھرم پور ضلع مانڈتہ ارسال کردہ شد۔ ۵ جنوری  
 ۱۹۰۱ء یوم یک شنبہ بمقام ہیکم پور وقت ۹:۳۰ دنیم ساعت صبح نوشتہ)

موقل رحمت حق بے حساب ست <sup>(۱۲)</sup> کسے را کے مجالِ احتساب ست  
 بجائے چار بارش پنج مہ شد ہمہ روے زمین دریاے آب ست  
 (۲۰ مئی ۱۹۳۳ء اشائے راؤ داؤد)

خیام بگوید کہ جہاں جملہ شراب ست <sup>(۱۳)</sup> سرمایہ گیتی ہمہ عیش ست در شراب ست  
 من نیز جہاں راگزراں دُغم دلاشتے در مشرب من حاصل آن کا صواب ست  
 (شب مابین ۲۰ و ۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء)

بزرگوارانِ یوپی عرصہ تنگ افنا دہست <sup>(۱۴)</sup> ناخدا بیچارہ در کام نہنگ افنا دہست  
 نیست چوں سرکارِ اصلا سروکارے نا کاشتکار اغوا شدہ از باجنگ افنا دہست  
 (۲۷ اشائے سفر الہ آباد۔ دیریل ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

۱۵ مراد از چار مصرعہ مرتب ۱۵ اشارہ بمحادثت فی مابین حکومت کالمگلیس و ملکہ زمینداران سرب

بسم اللہ سبحانہ  
 در رسید ز رسیدہ نظم تابان شما (۷) شادمان گشتم ز شعر شگرافشان شما  
 زر کہ در ملک من ست البتہ انعام خدا ہدیہ نظمست بر مژمئل احسان شما  
 (۲۰ ستمبر ۱۹۱۷ء)

## لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

حول و قوت نیست کس را غیر ذاتِ کبریا (۸) با علو و عظمتِ او کار ہا گمرد و روا  
 این عقیدہ پیش گیر و در عمل مردانہ کوش ہمت از مردان بود ابد باشد از خدا  
 (شب ۱۸ و ۱۹ اگست ۱۹۱۷ء)

ب شعر گفتن چیست؟ گویم با تو اے عالی جناب (۹) گنج پناہ را عیاں کردن بر اے قہسار  
 خون دل خوردن جگر کا ویدن جاں سوختن چیدن گھماے معنی در اُمیدِ انتخاب  
 (شب ۷ جولائی ۱۹۱۷ء)

شبِ بہتابست غافلِ خواب (۱۰) نداند بہاے شبِ ماہتاب  
 شبِ بہتاب اے کہ جانِ پیر نباید کہ ضائع کنم جاں خواب  
 (شب مابین یکم و ۲ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

## ہوالقاهر فوق عبادہ

ہر مکنے رامکانے دیگرست (۱۹) ہر زبانے رایانے دیگرست  
 حکمراں درہند بسیارند لیک مالکم پہلی بٹانے دیگرست  
 (۱۱ ستمبر ۱۹۳۲ء در پنج دقیقہ موزوں کردم)

ہرگز گماں مارکہ شیطان قوی ترست (۲۰) متابع خیرہست وزانساں قوی ترست  
 درجہ کار خیرہماں - دوسوہ گزار ” دشمن اگر قوی ست نگہباں قوی ترست“  
 (نمن)

شعاعی در موسم باراں خوشست (۲۱) سیرجوبے نیم بایاں خوشست  
 موسم سرما شد دھون سرد گشت مشق باچوگان و اسواراں خوشست  
 (شب ۰ مین ۲۱ و ۲۲ نومبر ۱۹۳۲)

بست حبش سرسیماں آنکہ فخر قومست (۲۲) بندہ را ممنون کرد و حاضری من بخواست  
 حاضر چوں مورد پیش سیماں بنی خواہ کش یا دانہ دہ قربان تو۔ فرمان ترا  
 (بٹانے سفرالآباد درریل ۴ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(حال لارڈ ویلی) سابق

لے سرسیکام سیل

گورنر سو بہذا مرتب

لے نیم ندی کہ بھیکم پور قدیم عین برب آں واقع ست مرتب

لے آزیل ڈاکٹر سرستہ محمد سلیمان ناٹ ایم اے، ایل ایل ڈی بیرٹراٹ لا۔ سابق چیف جسٹس آف

ہائی کورٹ، حال جج فیڈرل کورٹ انڈیا و دالس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی مرتب

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِیِّ شَانِه

در میان مذہب سائیں جنگ افتادہ است (۱۵) برگروہ حق پرستان عرصہ تنگ افتادہ است  
دور تیر و نیزہ و شمشیر و خنجر در گزشت  
حالیانہ نگامہ باتوپ و تفنگ افتادہ است  
(شب ماہین ۱۱ و ۱۲ جولائی ۱۹۳۳ء)

طرفہ شغل شاعریم اختیار افتادہ است (۱۶) کار با بسیار و دل در انتشار افتادہ است  
شب تخیلہائے مضمون روز ہاموزوں کھنم  
جانِ مزمّل رہینِ خلفشا ر افتادہ است  
(شب ماہین ۱۱ و ۱۲ اگست ۱۹۳۳ء)

ضیاء الدین احمد ڈاکٹر در علم اعداد است (۱۷) ضیاء الدین دانش از ہرے او خدا داد است  
بہر کس آدمی بخشد ز ہر یک آدمی گیرد  
فقط بر بندہ مزمّل نبے مہر شہید است  
(شب ماہین ۸ و ۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

مادیانے کزلندن بھار آمدہ است (۱۸) دور دم ہست کہ از راہ دراز آمدہ است  
رنگ مشکلی است چو گیسوے بتانِ طنناز  
ورنگا پو ہمہ رہ شعبہ باز آمدہ است  
(شب ماہین ۲۰ و ۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء)

---

لے تلمیع لطف و لطف قبول من مژدہ بل "لما قضی الامر ان اللہ وعدکم وعد الحق  
و وعدتکم فاخلفتکم وما کان لی علیکم من سلطان" امن ادہا الی اخرها  
مرتب

در سال نوزده صد و بالارش بست و بست<sup>(۲۸)</sup> این خانه خدا که به تمام نقش بست  
یار قبول کن زمین این بدیه حقیقه  
(شب مابین ۲۴ و ۲۵ ستمبر ۱۹۳۳ء)

بعلم و فضل خود بازش دمیم است<sup>(۲۹)</sup> تقاضا بر همه دانی سقیم است  
مگر آگه نه از نص و تراں که فوق کُلّ ذی علم علیم است  
(۶ ستمبر ۱۹۳۳ء)

مفتی شمر که با جماعه شکوه و شان است<sup>(۳۰)</sup> اے خوشا وقت که در خانه من مهمان است  
شکو با از طرف ما به خودش بست به بنده از غفلت یاران و وطن حیران است  
(۱۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

حاصل دنیا فقط کار نکوست<sup>(۳۱)</sup> کار نکو مغز و باقی جمله پوست  
مرد صالح باش از طالح گریز از همه تجمل سوائ ذات دوست  
(شب مابین ۲۹ و ۳۰ اگست ۱۹۳۳ء)

هو العلی العلیم  
کشتن قوم در تلامطم هست<sup>(۳۲)</sup> اتفاق از میان ما گم هست  
بر نفاق است انحصار عمل اے خدا جلّ صدر رحم هست  
(۱۱ جون ۱۹۳۳ء شب)

## حب الوطن من الایمان

اگر وطن چینست از سیاست مدنست <sup>(۲۳)</sup> و اگر نہ فرہما جائے زانغ دہم زغنست  
باتفاق کوش از براے خوبی ملک کہ اتفاق سبیل ترقی وطنست  
(شب ماہین ۳۰، ستمبر و یکم اکتوبر ۱۳۳۲ء)

فضائے عالم خاکی ہمہ برباد و بربانست <sup>(۲۴)</sup> ہزاراں فقہا درد من این ال نہیاست  
مشو نو مید چوں شرے درین عالم پیدا یڈ  
”عسی ان تکرھوا سیدنا لکھیں بقراں  
(شب ماہین ۳ و ۴، اکتوبر ۱۳۳۲ء)

محمد رحمۃ اللعالمینست <sup>(۲۵)</sup> سزاوار ہزاراں آفرینست  
حدیث اوست شرح ستر عقال ہدایت نامہ دنیا و دینست  
(شب ماہین ۱۴ و ۱۵، اگست ۱۳۳۲ء، دو قسم بہ نواب بیداری نوشتہ شد)

هو الله السميع العليم  
زباں یک مضغ بے استخوانست <sup>(۲۶)</sup> ولیکن زیر فرمانش جہانست  
بہلا گفتن بلا بابر سر آرد بلی گفتن برات عاشقانست  
(شب ماہین ۲۰ و ۲۱، اگست ۱۳۳۲ء)

الله مافی من کلّ فانی  
ریاض الحسن آں امین ریاست <sup>(۲۷)</sup> کہ بہ صاحب عقل و ہوش و فراست  
”نفر منزل آیں قلندر نام کردہ روانہ شدہ زیر جہاں سحے جنت  
(شب ماہین ۲۳ و ۲۴، ستمبر ۱۳۳۲ء)

۱۔ ریاست خود ۲۔ مادہ تاریخ ۱۳۳۲ء ہم دارد۔ مراد از قلندر کہ ہستم غنی گرامی ہم موسومست مرتب

فَمَنْ مَلَأَ زَخِيرَةً فَرَدَّ تَوْنًا مَنِيَّتْ<sup>(۳۷)</sup> اندیشہ ات ز فرقِ حلال و حرام نیست  
 لَا تَقْطَعُوا بِيَادِمٍ وَبَخْشَايِدِمَ خَدَا "در غفلتِ لذتِ ست کہ در مقامِ نیست"  
 (۷ جون سنہ ۱۹۱۷ء در اثناے راہ علی گڑھ)

هو الله الولی  
 دوستاند کہ باتو ہمہ شاش خندہ لبیست<sup>(۳۸)</sup> دشمنان را ہمہ آزدگی بے سببیست  
 تو بخلِ عملِ خویش بمان خوش باش ایں ہمہ دوستی و دشمنی حرام طلبیست  
 (شب مابین ۹ و ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء بقیہ بوقت صبح ۱۰ ستمبر)

اے آنکہ بجز ذاتِ تو فریادِ نیست<sup>(۳۹)</sup> غیر از تو مرا درد و جہاںِ داو سے نیست  
 بکشاے درِ رحمتِ خود بر من مسکیں خنوجِ و زیارتِ بدلِ من بھوسے نیست  
 (شب مابین ۷ و ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء)

مولوی گر بد کند ہم مولوی است<sup>(۴۰)</sup> من اگر نیکی کنم عینِ بدی است  
 درسِ قرآنِ خوانم و درسِ حدیث مدعی گوید کہ ایں ہم جاہلی است  
 (شب یکم اگست سنہ ۱۹۳۳ء)

الغياث از بارِ عصیاں الغياث<sup>(۴۱)</sup> الغياث از جہل و نسیاں الغياث  
 المدد اے مالکِ الملک المدد الغياث اللہ رحمٰن الغياث  
 (شب مابین ۸ و ۹ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء)

مسلم اسراف ہر دو لازم و ملزوم ہست (۳۳)  
 ہر کہ مسلمیت اندر ایں زمانہ شوم ہست  
 برکت اسراف ہیں در خانہ اعیان قوم  
 خانہ ویران ست بر تنفس صدے بوم ہست  
 (۸ جولائی ۱۹۳۳ء)

### قطعہ تاریخ باغ دادول

جناب اقدس احمد سعید خاں مرحوم (۳۴) چورے پاک ز چشمہ جہانیاں بہ نہفت  
 دل عزیز ابو بکر حساں بہ ماتم اد ہمیشہ رنجہ بماند و بہ بیج گدیز شکفت  
 بہ یاد گار پیر از سعادت ازلی "سعید باغ" نصب کرد و دینار سفت  
 منزلت از سرِ جودت برائے تاریخش  
 "بنام والد ماجد سعید باغ" لکفت

۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء

۱۳ ۲۹  
 ۳۳  
 ۴۶

اے عز مقل پیچ میدانِ دل در بندیت (۳۵) جلوہ بے حالِ معشوقہ دیناں صیت  
 حیلہ و مکر و فریب و بے وفائی و نفاق بر چنین محنتِ دل بستن کمالِ لہجی ست  
 (شب، بین ۱۲ و ۲۳ نومبر ۱۹۱۰ء)

عجب ارچو شعرم ز عشق و بادہ تہی است (۳۶) نہ ذکرِ مطرب و ساقی نہ گل نہ سرو سہی ست  
 سخن درست بگویم اگر کنی باور گئے نہ بادہ کشیدم نہ عشق دہو لہو سہی ست  
 (شب، بین ۲۹ و ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۰ء)



## بسمہ تعالیٰ شانہ

چہ نسبت ست بہ اقبال بندہ ناستاد<sup>(۴۷)</sup> بغیر این کہ بود داغ ہر دور استاد  
دگر ہیں کہ زور دو غم تب ہی قوم یک از لہور و یک از گول می کند فریاد  
(رتب مابین ۳ و ۴ ستمبر ۱۹۳۳ء)

دلہم ہر خطہ بر جانم زہر سونتشار آرد<sup>(۴۸)</sup> بکار دیگران مصروفش صد خلفشار آرد  
ہزاراں بار گفتم صد ہزاراں بار می گویم کہ لے شوریدہ سراں قصہ رنج بشمار آرد  
(شب مابین ۲۵ و ۲۶ نومبر ۱۹۳۳ء)

## ہو العلیم

شاعرک طرفہ ماجر ادا آرد<sup>(۴۹)</sup> گہ بیک لخط شعر ہا آرد  
گہ پئے مصرعے وقافیئے مدتے سرز فکری خاورد  
(شب مابین ۲۴ و ۲۵ ستمبر ۱۹۳۳ء)

یارِ ما طرفہ خصلتے دار د<sup>(۵۰)</sup> مخلص خویش را بیا زارد  
ہر کہ پرداے او ندارد ہیج پیشِ اولاہی آرد  
(۲۳ جولائی ۱۹۳۳ء)

سنجر آہنگِ الاماں دارد<sup>(۵۱)</sup> گلہ از جوہِ آسماں دارد  
لے مر قمل بہ دادِ آدمی رس قولِ مردانِ دہر جاں دارد  
(۴ جون ۱۹۳۷ء ساعت ۱۰ دہ دینم شب)

ج

رواج بہت کہ ہر ہرے کہ باشد تاج<sup>(۴۱)</sup> بہ ہندوئی در خیالما باشد  
 بہر طریق کہ آساں بود بگرد باج  
 نہ تاج باشد و نہ باج در کف سواج  
 (شب ماہین ۲۲ و ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

بسال نوزدہ صد سی و ہم پنج<sup>۱۹۳۵ء</sup> شدم فارغ ز افکار و غم و رنج  
 مشرف گشتم از حج و زیارت ربودم از سعادت گنج و رنج

ح

ز خواب گاہ چو خورشید بر دم بہ صبح<sup>(۴۲)</sup> صلا دہد کہ بود خونِ بے گناہ مباح  
 چو سربہ تکیہ خواب آورد بوقتِ غروب بہ شتر غاسق شب می دہد بظلم صلاح  
 (شب ماہین ۲۵ و ۲۶ نومبر ۱۹۳۳ء)

خطبہ صدر عبیدی کہ بیانے ست فصیح<sup>(۴۳)</sup> بہ عبارات و بان و بہ اشارات ملیح  
 پند ہائے کہ درو بہر مسلمانان ست جانِ تعلیم و عمل راست چو اعجازِ مسیح  
 (شام و شب ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

د

درالہ آباد کہ آباد باد<sup>(۴۴)</sup> حضرت سپر و کمال و داد  
 گفت کہ آیم بحضورش ضرور چاہے خورم غمِ خورم از فساد

(بانائے سفرالآباد در ریل ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

لے اشاعر فصیح و بلیغ و تلمیح و تکریم مرتب لے مولانا عبد اللہ ندوی عالم مشہور مذہب کہ رازک گفتہ و آغوش سلام  
 آمدہ بخونہ حکومت انگلیسی در سالہ ۱۹۳۸ء باجائز حکومت کانگریسی و لہر آمد و در کلکتہ  
 عمر جمعیت علمائے ہند شد و خطبہ یاسی داد مرتب لے ڈاکٹر سر سید ہادی پرومقن داد و یاسی شہیر و نمشن

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰

## هُوَ الْبَقَّة

ہستی دہر پہنڈا رکھیکس آمد<sup>(۵۷)</sup> شادی و غم ضرر دفع بہر آں آمد  
صبح ہر روز بہ سامانِ دگر جلوہ کند "کل یوم ہونی شان" بہ قرآن آمد  
(۵ ستمبر ۱۹۳۳ء)

## قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

خدائے واحدست و خداے ماست صمد<sup>(۵۸)</sup> نہ ہیچ کس بودش و الدونہ ہیچ ولد  
نرشتہ اش بہ کس و نہ کفو دوست کے نہ از کس بودش احتیاجِ نصرت و مدد  
(متعلق مضمون رسالہ معارفِ لغتہ شد)  
(۱۴ و ۱۵ اگست ۱۹۳۳ء)

عظماں بریشِ پیر نمایند ریشِ خند<sup>(۵۹)</sup> غافل ازیں کہ ایں ہمہ طفلی ست تا بچند  
گردانِ گنتی برگردانِ سال خورد از شوخی آورند بہ اُمیدِ قید و بند  
(خطابِ بوجا بیانا نزد مولیٰ اکبر خان صاحبین پوری)  
(۲۴ جون ۱۹۳۳ء بوقتِ ایچہ دن (درستہ دقیقہ)  
(انگلش بہ رینا سیرا)

خداوندانِ یونیورسٹی آخر ماں دادند<sup>(۶۰)</sup> بنزدیچ و چلِ سالم نویدِ شاہِ گان دادند  
چو کردم خویش را از کارِ دُش چاہی سزای دمس بمن از دگر ایل ایل دی نام و نشان دادند  
(شب ماہین ۲۳ و ۲۴ نومبر ۱۹۳۳ء)

مرا بغیرِ طبیبِ ہوم مہمبہری دادند<sup>(۶۱)</sup> بکترین جہاں اوجِ برتری دادند  
ز قدر دانی سرما لکم جزاے عمل نوابِ بودم و حالا بہا داری دادند  
(بوقتِ صبح گورنٹ ہاؤس الہ آباد ۱۰ نومبر ۱۹۳۳ء)

— عمدہ گورنری سر نواب صاحبِ چھتاری

(۵۲) سخی ہا ہست در عالم کہ بر خاطر گراں باشد  
ہزاراں فتنہ در دنیا ست کز آن خوفِ جاں باشد  
مشتو دل تنگ از شر و شرارت ہائے دنیا  
خدا شترے بر انگیزد کہ خیمہ در اں باشد  
(شب مابین ۲ و ۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(۵۳) دل من ہیچ نہ اند کہ چہ آساں باشد  
گاہ حیراں بود و گاہ پریشاں باشد  
ہیچ از من نہ پزیرد نہ کند گوشِ مہوش  
پس ہر مہمل صلح از من غچ خواں باشد  
(شب مابین ۲ و ۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(۵۴) نوازش ہائے سپرد بہر مرخرد و کلابِ شاہ  
بسانِ ابر فیاض بکشتِ بوستاں باشد  
دوسہ روز ست تا شد و سیرے ہند مہاش  
ہیں امروز ہر قمل غیبیہ میماں باشد  
(بہ اشائے سفر الہ آباد ۱۴ ریل ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(۵۵) میجرِ ماکہ ڈاکٹر باشد  
نامِ رنجیت با طفر باشد  
حکم فرمود تا شوم حاضر  
آر دُرست و کے مفر باشد  
(الہ آباد - شب مابین ۱۴ و ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(۵۶) دریں دنیا بغیر از غم نہ باشد  
مگر بسیار باشد کم نہ باشد  
ز خاک افتادگاں گرفتے نشویند  
بخوں غلطیدگاں ماتم نہ باشد  
(۱۶ نومبر ۱۹۳۳ء مقام ہسک پور بہ چند دقیقہ وقت  
- پر دست کردہ شد)

(۶۶) حسد عذاب الیم ست و غصہ بے سود  
 حسود رنج کند شکر می کند محمود  
 مکن ستیزہ ز تقدیر و حکم ربِ قدیر  
 بدست تو نہ دہند اختیارِ بود و نبود  
 (۲ اگست ۱۹۳۳ء)

۱۹۲۵ء  
 بسالِ بختِ پنج و نوزدہ صد (۶۸) شدہ اتمامِ این قصرِ مشید  
 مزلِ ملِ منزلتِ موسومِ کرم  
 بیک گوشہ شدہ تعمیرِ بسجہ  
 (کوٹھی علی گڑھ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۳ء)

(۶۹) زما شورید گاں شیون نیاید  
 کہ جوے آب از گلخن نیاید  
 اگر سوزانیم خاموش سوزیم  
 کہ دود و شعلہ از آہن نیاید  
 (۸ نومبر ۱۹۲۷ء تمام بحکم پور بعد مغرب در جلسہٴ اجاب بہ دودِ دقیقہ فی البدیہۃ  
 و قلم بہ دستہ نوشتہ شد)

دوش از دوست بمن شکوہ و پیغام رسید (۷۰) کز تو ام عہد وفا ناقص و ناکام رسید  
 گفتم از شکوہ چہ حاصل چو بہ قربان تو ام  
 گفتم از لا بہ چہ سود ست چو انجام رسید  
 (از یکم تا پنجم مئی ۱۹۲۲ء بر آغا محمد اصفہانی تاجریں کلکتہ بجواب شکایت افزائے شان گفتہ)

قطعہ تاریخی ۱۹۲۲ء  
 خطابِ تازہ کے سی آئی ای ام چون گیار آمد (۷۱) بہ سال یک نہار و نہ صد و بست چہار آمد  
 عطاے جارج پنجم امپراطورِ معظم را  
 متارِع جانِ مَرَمَل بہ صدقِ دلِ تار آمد  
 (بتاریخ ۵ جون ۱۹۲۲ء)

## هو العلیٰ العلیم

دوستان کینہ وزیند خرد باخته اند (۶۲) بہر آزدنِ من انجمنے ساختہ اند  
دوستی بہت بہ پیداؤ بہ نہاں خفگی تیغ بیداد و جفا بر سرِ من آختہ اند  
(۳ و ۴ اگست ۱۹۳۳ء)

بہ سال یک ہزار و نہ صد و دہ (۱۹۱۰ء) (۶۳) بہ نوابی مرا ممت از کردند  
مزمل گفت تحسینِ اس کار در انصاف بر ما باز کردند  
(بر بہتر خواب شب مابین یازدہ و دوازدہ بمقام بیگم پور -  
تاریخ ۱۲ جون ۱۹۲۲ء لکھتہ شد)

اگر تو مست و ضعیفی دلت فگار کنند (۶۴) و اگر تو حقیقت قومی از تو اعترار کنند  
ز گاؤ شیر بدوزند و رم ز شیر کنند گویہ ز بیج کنند و حذر ز خار کنند  
(شب مابین یکم و ۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

صحت و دولت گرت حاصل بود (۶۵) عقل استعمالِ اس کامل بود  
بہر ہایابی ز آرام و خوشی بہر یاراں فیض تو شامل بود  
(شب مابین ۲۰ و ۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء)

بادیہ پیماے غربت بادہ پیمائی چہ سود (۶۶) مُردہ کے مردی کند کر کے شنید آوازِ عود  
بے عمل برگزنیاد دولت دنیا و دیں در عمل می کوش مزمل پے مقصود بود  
(۹ جولائی ۱۹۳۳ء)

بدشتِ نارتہ تعمیرِ جفتِ گلدار <sup>(۶۶)</sup> بیکِ ساعتِ شدہ از مرگِ دوچار  
 ہمارا نی سنگھائی بالطفِ ضیافتِ کرد با تکریمِ بسیار

(۶ ستمبر ۱۹۳۳ء)

رفتم براے صید بہ پائینِ کوہسار <sup>(۶۷)</sup> یک شیرِ زہ لالِ کنواں کردہ شد شکار  
 گلدار نیز سہ چو ہلاکِ تنگ شد واپس شدم بخانہ ثنا خوانِ کردگار

(۶ ستمبر ۱۹۳۳ء)

باسمہ تعالیٰ شانہ

آدم از بہر تبدیلِ ہوا در کوہسار <sup>(۶۸)</sup> یک جہاںِ یم پر از صنعتِ پروردگار  
 پشتہ ہا بر پشتہ ہا استادہ از سنگِ سیطر سبزہ ہا بر سبزہ ہا روئیدہ بر اندامِ کوہ  
 سنگ ہائے رنگِ نگ افادہ در دامانِ کوہ تختہ ہا بر تختہ ہا روئیدہ گلہاے عجیب  
 در بیانِ لطفِ تالایش ز باغمِ قاصرست کز صفائش تختہ بلور باشد شرمسار  
 سطحِ آبِ نیلگونش ہچو سقفِ آسمان زورقِ سیمن درو ہچوں ہلالِ آبدار  
 لعبتِ افرنج در کشتی بر آبِ نیل گوں مشتری گویا بہ کشتی ہلالِ آبدار  
 حالِ اشجارِ سرِ کسار چوں گوید کہ سر بلند و بے نظیر و بے مثال و بے شمار  
 آب آں آبِ حیاتِ ست ہویش جاں فزا منظرِ اوتارگی بخشِ نگاہ و جان زار

(۴۲) خطاب تازہ "نواب بہادر" چو رسید  
 بہ سن نوزدہ صدی و سہ سال مسیح  
 زدوستان من آمد پایہاے نوید  
 ز پیشگاہ حکومت رسید لطف مزید

### قطعہ تاریخ باغ دادوں

پیر شجاع و خرمند و عابد و ذابہ (۳) پسر خلیق و لائق و سخی و نیک و رشید  
 پیر محمد احمد سعید خاں مرحوم پسر محمد ابو بکر خاں جوان نسرید  
 پیر بہ رحمت پروردگار شد و اصل پسر زفضل خدا رونق قریب و بعید  
 پسر بنام پیر از سعادت ازل "سعید باغ" نصب کرد خوب و نغز و جدید

مزمحل از سرحدت برائے تارخیش

بگفت در سندہجری وقوع باغ سعید

۱۳ ۲۹  
 ج ۳۰

(۳۰ جولائی ۱۹۱۰ء)

۵۱۳ ۳۲

### هَوَالَعَزِزِ

۱۹۰۲ء (۴۲) خطاب "خان بہادر" عطا شد از سرکار  
 ماہ جون سن یک ہزار و نہ صد و چار  
 کہ تا بحال زمایاں کسے نہ کرد ایں کار  
 کہ بود مبارک و میوں بہ قوم شروانی  
 (۳۰ اگست ۱۹۳۳ء)

(۴۵) گفتنی ہا گفتن و ترش و تند و جاں نگار  
 رویش و اعطاف بر منبرشان افتاد  
 چہیت مزمحل بگو زیں پس را تدبیر کار  
 منع من فرمود از دعوائے عشق مصطفیٰ  
 (۹ جولائی ۱۹۳۳ء)

لے زیر ملاحظہ باشد شمارہ (۹۰) مرتب



لے کہ شانِ غروریت از کمالت آشکار  
 آنچہ نوشتی بر من در بارہ القاب خود  
 لیک حیرانم چه گویم تا بودشایان تو  
 نام تو خوانیم یا فرخنده ات گویم اگر  
 "حضرت" ار خوانیم آری تو سزاواری مگر  
 الغرض ستم بفرا نیکی تا پسید اکنسم  
 و آنچہ نوشتی بر من در باب اکل و شرب خود  
 در دوسہ روز دیگر بنویست تفصیل حال  
 خشک شکل گر شماری ترا زان آسان تر  
 نثر تو مرغوب و نطقت خوب قولت با وقار  
 بنده را ہرگز نباشد در قبولش اعتذار  
 نیز و ہتھانان اینجا را نباشد زو فرار  
 این نباشد خالی از تصغیر محض و احتقار  
 بر رواج و بر قبول او نہ دارم اختیار  
 یک خطاب نغز و خوب دل پسند و خوش گوار  
 انتظامش ہیچ مشکل نیست بر من زینہار  
 تا چگونہ بودہ باشی فارغ از این اضطراب  
 می توانم کرد در این باب ہم قول و قرار

کہ جواب نامہ خوابی ہیچ تعجیلے ممکن  
 وقت من محدود و کار من ہر ساعت ہزار

ہوالمعز

۱۸۹۰ء

ز سال ہیزدہ صد ہم نو دو ہفت شمار (۹۰) مجسٹریٹ بہ اعزاز گشتم از سرکار  
 بہ ہفت سال دیگر رجبہ دوم دادند  
 (شب ۱۳، اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۳۳ء)

ہو الغفور الرحیم

ہر چند گنہ گارم و ناشکر و خطا دار (۹۱) رزاق دہم رزق و کند رحمت بسیار  
 بادوست و فادارم و فرمان پذیرم  
 یک رہ بغلط ہم کند شفقت و ایشار

ایک بہ منزل کند شفقت و ایشار

میوہ ہائے اولطف و چاشنی دار حمیں  
 از زمین اوچہ گویم آسمانِ رفعت ست  
 خاکِ تخم سوختہ گر افگنی بالائے آں  
 آفریں بساکنش صد ہزاراں آفریں  
 فی اشل گر کوہِ نبی تاں ملکِ جنت ست  
 سوختہ جان و پریشان دُرا نیجا آدم  
 آنریل برن لیدی برن خاتونِ گزیں  
 از عنایت ہائے بے پایاں مرا بنواختند  
 لارڈ مسٹن حاکمِ ذمی ہوش و را و نامو  
 اندرین حالت فقط آسودہ بودم پنج روز  
 از پانگ جستم و ناگہ ز جابر خاستم  
 آدم چون در علی گڑھ خستہ و تفتہ چوپا

نازک و خوش بو و خوش صورت لذیذ و خوش گوار  
 خاکِ آں رانا میہ شد چاکر و خدمت گزار  
 اندکے آید کہ تا بالہ درختِ شان دار  
 ہر یکے مہاں نواز دینک خود نامدار  
 بیگماں حور و ملائک ساکنانِ شمار  
 از هجوم کارِ خویش و فکرِ کالج زیر بار  
 مہر پرور مہر گستر مہربان و مہر بار  
 بندہ ام ممنون ایشان و محبت و جاں نشاء  
 لطفہا فرمود بر من بیکران و بے شمار  
 ناگماں آمد خیالِ کار و افکار ہزار  
 و از فراز کوہ بس دیوانہ و ش کردم فرار  
 سر بزانوئے تفکر بود جاں در خفت ر

کالج و منزقل و منزقل و افکارِ تویم

طول لیلی مغتے طول التجلی المہا

(۱۶ اکتوبر ۱۹۱۰ء)

جائے میں مصرعہ حالی بود۔ میں ہجید سائر کردہ ام  
مرتب

لے زمان میں سیر موسم گرم کرد سالے مابین ۱۹۱۰-۱۱ء باشد کہ سرجمیں مسٹن (حال لارڈ مسٹن) ہم درآ  
 زماں حاکم (لفٹ گورنر) میں صوبجات بود مرتب

لے نواب صاحب مرحوم از لارڈ بار و دستقر خود دور ماندن پنج گاہ پسندنی فرمود و تمامی راحت و  
 آسائش خود در معروفی و کار ہائے خودی داشت۔ نیز آب ہوائے سرد با مزاج او نمی ساخت مرتب

هو الوالی

چو زیر کی ز غرض مند دوستی کم گیر (۹۵) ز بے غرض اگر ت ممکن ست - محکم گیر  
ز سفلہ ہیچ نیابی فلاح و بهبودی ز قطرہ ہیچ نہ خیزد - ترابہ ازیم گیر  
(شب ماہین ۱۹ و ۲۰ ستمبر ۱۹۳۳ء)

نگاہ دار خدا یا مرا تو از غمت ساز (۹۶) بہر کجا کہ رود فتنہ ہا کند آغاز  
نمود با اللہ ازین دشمنان دوست نما ز مگر می برند از دوستان دشمن ساز  
(شب ماہین ۲۴ و ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

دل ہمیشہ بہ اصلاح حال خود پرداز (۹۷) ستیزہ باستم دشمنان مکن آغاز  
بخلق و رفیق و مدارات زری بشمن دوست "زمانہ با تو سازد تو بازمانہ بساز"  
(شب ماہین ۱۱ و ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

سخن گویت بصیغہ راز (۹۸) مکن از حد خود بروں پرواز  
ور نہ گویم بطور استہزاء "دست کوتاہ و آستین دراز"  
(شب ماہین ۲۲ و ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

پیرستی مگر ت حرص جوان ست ہنوز (۹۹) دل تو در پے آمال و ان ست ہنوز  
یکہ وساعت چو من اندیشہ فردا میکن فرصت باد کہ در جسم تو جان ست ہنوز  
(شب ماہین ۱۱ و ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

بعہد حضرت جی ایچ ہرین (۹۲) کہ بود اندر علی گڑھ او کلکٹر  
 رئیسین ضلع (ہندو و مسلم) بنا کردند این فرخندہ ٹاور  
 ”ہرین ٹاورش“ موسوم کردند زراہ شکار از اخلاص بے مروت  
 پس از مرگش برائے یادگارش نصب کردند این لوح منور  
 بروح ہرین بخشہ خداوند  
 تعالیٰ شانہ اللہ اکبر

بر شاہ راہ دادوں چ حافظ منظر (۹۳) کردہ بناء چاہ دباغ لطیف منظر  
 تاریخ فی البدیہہ من مقل نسخہ گفتہ بسال ہجری باغیچہ منور  
 (منور نام برادر حافظ منظر - بقام بھیکم پور قلعہ جدید ۱۵ اپریل  
 ۱۹۰۸ء ساعت چہار بعد نیم روز)

زدوستان ہمہ دورم زد دشمنان محصور (۹۴) دلم ز آتش فرقت کباب و تن رنجور  
 یکے تسلی خاطر بود کہ خالق من سمیع ہست بصیر نیست از من دور  
 (شب ۱۰ بین ۲۴ و ۲۵ ستمبر ۱۹۲۳ء)

۱۵ منارۃ الساعۃ (کلاک ٹاور) کہ در ۱۸۹۳ء پیش عدالت ججی با تہام خاص محمد عبدالحسین خاں صاحب حرم  
 رئیس بھیکم پور با تمام رسید با اسم ”ہرین ٹاور“ موسوم گشت۔ صاحب زادہ آفتاب احمد خاں صاحب مرحوم  
 می فرمودند کہ ادشاں ٹاورے بایں خوبی و موزونی بیچ جا (حتیٰ دشمن ہاں برطانیہ) ندید بودند۔ و  
 من نہ ہم در بلدے از بلاد ہند این چنین ندیدہ ام مرتب ۱۵ مردے خوب مرغوب از متوسلان ریا بھیکم پور  
 مرہب

صفای قلب گزین گرز زخوت خویش<sup>(۱۰۳)</sup> ز نیش کبر و تجتر مسازد لہارِش  
 بعلم و فضل تفاخر کن کہ روز جزا بہ یک پیشیر نیز ز دغور نہ سب کیش  
 (۳ اگست ۱۹۳۳ء)

نازاں نشو بہ کثرتِ احباب جمع خویش<sup>(۱۰۴)</sup> دل باے زارِختہ دلاں رام سازِش  
 بگزار افتخار و مباہاتِ علم و فضل پیشِ خداے بیج نیس ز دغور کیش

ز دوستانت مرا آرزو ردِ اخلاص<sup>(۱۰۵)</sup> کہ دشمنان بہ دغل می کنند قصدِ قصاص  
 دریں زمانہ ز انصاف نیست کس آگاہ نہ از گروہ عوام و نہ از گروہ خواص  
 تب مابین ۲۰ و ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء (۶)

اگر ز شکل ایام قصدتِ خلاص<sup>(۱۰۶)</sup> بنائے کار کن استوار از اخلاص  
 خلوص چیزِ دیگر بہت و حیلہ چیزِ دیگر کہ اشرفی نتوان ساخت از حدِ رصاص  
 (شب مابین ۱۱ و ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

دلِ رسیاہ چو قیرست دمے راست بیاض<sup>(۱۰۷)</sup> چہ حاصل ست بہ دیوانگاہ ز سیرِ ریاض  
 گن گزار و دل از یادِ وحی منور کن کہ بہت درد و جہاں قدرِ عابد و مرتاض  
 (شب مابین ۲۵ و ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

و

بہشت بن کر دینا دوسرے

بہشت بن کر دینا دوسرے  
بہشت بن کر دینا دوسرے

بہشت بن کر دینا دوسرے  
بہشت بن کر دینا دوسرے

هوالمعظم

سرگزشت عاشق مسکین پیرس  
دست سوئے او کنم - نیشتم زند

اسب ماہین ۲۳ د ۲۳ رگت ۱۹۲۳

اے عزیز از دل بروں کن بایہ حرم و بوس  
از قناعت عزت دنیاؤ دیں حاصل کین  
قوت کز محنت فرہم کردہ بہ تو بس  
پندہ مزمل شنو - سوا مشو بچوں مگس  
۱۸ رگت ۱۹۲۳

سیماں آنکہ دردنیاست شورِ کلابِ پرورش  
تکلیف لطف یکسان ست بزینہ فوہر کورش  
تعب با کمن گر با مزمل لطفنا دارد  
سیماں با ہمہ شمت نظر با بود با مورش  
بوت علی اصباح ۱۵ رگت ۱۹۲۳ تمام آباد

۱۵ تیز ملاحظہ باشد شمارہ ۹ مرتبہ  
ایل ایل ڈی، بیر سٹرایٹ لا، سابق چیف جسٹس الہ آباد ہای کورٹ، حال جج فیڈرل کورٹ انڈیا،  
انس پائلر سلم یونیورسٹی علی گڑھ مرتبہ

دیر باش و ز جورِ عدو مشو غمناک <sup>(۱۱۳)</sup> ز تند بادِ حوادثِ پر دُخ و خاشاک  
 ہزار حیلہ کند دشمن از سیہ بختی "ترا حساب چو پاک ست ز احتسابِ پاک"  
 (دہ ستمبر ۱۹۱۷ء، اٹک، دہلی، آباد - ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

تلمع بتقریبِ عیدِ انجمنی بجا بیدکار (دوسرے نوابیہ کا فاطمہ محمد سعید صاحب چٹاری)  
 جشنِ عیدِ البقر مبارک <sup>(۱۱۴)</sup> قربانی شیرِ مبارک  
 مزملِ افنادہ رنجور گوید - سفر و حضر مبارک  
 (۵ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ارذی الحج ۱۳۵۶ھ)

چو دوست باتو مخاطب شود بگوئیگ <sup>(۱۱۵)</sup> ز خصم نیز کمن نخل از سلامِ علیک  
 لقد خلق تو در خلق قد رتو باشد مزمل از تو کند عرض اختیارِ لدیک  
 (اشاعہ راہِ ہمیکم پور بوقت دہلی، آباد - ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

ز تند بادِ حوادثِ دلا مشو دل تنگ <sup>(۱۱۶)</sup> زمانہ گم بہ سرِ صلحِ ہست و گاہِ جنگ  
 بجائے خویش باں استوار و با تکیں ز بادِ تند زیاں کے رسد بہ شیشہ سنگ  
 (شب ماہین ۱۷ د ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

مباش در طلبِ جاہ و در خیالِ محال <sup>(۱۱۷)</sup> خیالِ بے ہرہ بختنِ بجانِ تست و بال  
 ز فکرِ ماضی و مستقبلِ ست دل پر خوں بجال خویش قناعت کن ز غصہ منال  
 (در شب ماہین ۲۰ د ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۷ء در پنج دقیقہ موزوں کردہ شد)

غ زبان خود کن آلودہ از کلام دروغ <sup>۱۰۸</sup> دروغ گوئے نیابد بہ پہنچ گاہ فروغ  
 ز مکر تیرگی کذب گر سفید کنی بجائے شیر کے کے خرد پیالہ فروغ  
 (سہ پہر ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

ف زمانہ طرز نوی بست شد براہِ حسان <sup>۱۰۹</sup> نہ مذہب نہ ادب شرم دئے وفا و عنان  
 لباس نیم برہنہ بہوت و ریشہ صاف نماز و روزہ کج و زکوٰۃ جملہ معان  
 (دوپہر ۲ دسمبر ۱۹۳۳ء)

ق فراق یار چو زہرست نیستش تریاق <sup>۱۱۰</sup> نہائش مرضِ دق و ابتدائش مراق  
 ز کارِ آخر او ہست تفتِ ساقِ سباق بحکمِ آیہ قرآن ست بھئے رب ساق  
 (بہائشے راہِ بیگم پور بوقت دلپی الہ آباد در موٹر دہری  
 بوقت شب مابین ۱۶ و ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

لعلہ اشادہ بابۃ "الکریم" و "العفتان"  
 للشافی الی زینک بو مندہ المساق

(۱۱۱) اکثرے اعمال ما از نہی و امر  
 خالصانہ کم کارے کینیم  
 ہست بر حسبِ اُج و شرم خلق  
 از رہِ مکر و دغا پوشیم ولق  
 (بوقت افطار ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء)

نڈ اے منظرِ شانِ خالقِ پاک <sup>۱۱۲</sup> چنداں کہ منراست "ماعر فنّاک"  
 در شانِ تو آمدہ حدیثِ قدسی "لولاک لما خلقت الافلاک"  
 (۱۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء)



اسپ آمیز نام بک گام و خوش خرام (۱۲۲)  
 در زیران بنده بمیدان ترک و تاز  
 در عرصہ مسابقہ کالبرق فی الظلام  
 سبقت بہر درہمہ اسپان تیز گام  
 (شب ماہین ۱۶ و ۱۷ ستمبر ۱۹۳۳ء)

امشب بخواب در حرم کعبہ بودہ ام (۱۲۳)  
 جانم فدای لذتِ این خوابِ خوش گوا  
 بر آستانہ ناصیہ عجز سودہ ام  
 مزملِ این چو گوئے سعادت بودہ ام  
 (۵ و ۶ اگست ۱۹۳۳ء)

(دیگر)

در خواب حج کردہ ام و کعبہ دیدہ ام (۱۲۴)  
 یارب جنسِ کن بطفیلِ حبیبِ خویش  
 در دامنِ مراد گلِ شوق چیدہ ام  
 بیدار بنمِ آنچه کہ در خواب دیدہ ام  
 (شب ماہین ۵ و ۶ اگست ۱۹۳۳ء)

آہوئے شاخِ دار کہ چیتل بود بنام (۱۲۵)  
 در کوہِ راکا کا ڈونگی شکار شد  
 بسیار خوب صورت و خوش وضع و خوش خرام  
 واپس شدہ بہ لکھنؤ فرخانِ دشا د کام

تا جواں بودم ہوائے عشقِ جاناں داشتم (۱۲۶)  
 حالیا پیرم۔ ز پیراں بوالہوس بودن بہت  
 جانِ مضطر۔ دل چو اگلر۔ سینہ بریاں د شتم  
 دل ز عشق و عاشقی برداشتم۔ برداشتم۔ برداشتم  
 (شب ماہین ۲۱ و ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(۱۱۸)

ہر روز و شب عمر تو سازند ماہ و سال  
ہر روز و شب غم بود و شب شب ملال  
گا ہے اگر بے عیش رسی شاد ماں مشو  
ہر لحظہ چوں ز عادت دنیا ست اختلال  
(شب ماہین ۲۴ و ۲۵ روز نمبر ۳۳ء ۱۹۳۳ء)

(۱۱۹)

کتاب خجہ مرغوب را بہت آید ترالے دل  
برائے خواندنش فرصت آسائش بود حاصل  
غنیمتِ ان چو ایں نعمت ترا یزد عطا کردہ  
منزل خوش نشین و علم را داں حل ہر مشکل  
(شب ماہین ۲۱ و ۲۲ ستمبر ۱۹۳۳ء)

(۱۲۰)

نصیحہ کنت گر رسد بہ سمع قبول  
نذر کن از سخن و ابیات و نامعقول  
زباں کلیدِ دین گنج صدق و اخلاص  
ہزار حیف کہ مسرف بود کلام فصول  
(شب ماہین ۲۱ و ۲۲ ستمبر ۱۹۳۳ء)

ہو العلیم الخبیر

وفائے عہد کن و بگزرا ز کلام فصول  
مکن بہانہ بے کار و حیلہ مجہول  
بترس از غضب کبریا و خیرہ مشو  
وفائے عہد بہ پیش خدا بود مسئل  
(شب ماہین ۳۰ و ۳۱ اگست ۱۹۳۳ء)

(۱۲۱)

اگرچہ من پر و نحیف و ناتوان و خستہ ام  
دل نشین باشد و لے ہر مصرعہ برجستہ ام  
فیض یایم از دبستان کمالِ سنجری  
ہست افسوں رکلام شستہ و شایستہ ام  
(شب ماہین ۲۱ و ۲۲ ستمبر ۱۹۳۳ء)

یارِ طفیلِ نذلِ سختِ مال دار یارب بحق صبرِ قیصرِ بے درم  
 عمرِ حبیبِ من شود از صد ہزار بیش  
 ابرِ دلِ رقیب رسد ناوکِ ستم

(۱۲۹)  
 ما بنا چارہ اسیرِ غمِ ہستی شدہ ایم از نشینِ گمِ افلاکِ بستی شدہ ایم  
 رفته از خاطرِ ماکلِ من علیہا فان غافل از فکرِ فانیم و بہ ہستی شدہ ایم  
 (از دوسہ شب بخیاں بود و بہ اثنائے راہ علی گڑھ در موٹر موزوں سدم)

(۱۳۰)  
 بگوئی و بہ دانی و بہ خوانیم لے دست من نیک تر اگویم و ہم نیک بد انم  
 لے کاش ز بگفتن تو نیک تو من من مخلوق تر اینر بد اند چو بد انم  
 (شب ۲۶ جولائی ۱۹۳۳ء)

(۱۳۱)  
 کسے نیت تا بشنود داستانم بہ ملکِ عزیزاں چو بیگانگانم  
 ز چیزے کہ می دانم ایشان ندانند ز چیزے کہ دانند خبرے ندانم  
 مصارعِ تلک آخرہ بوقتِ صبح و مصرعہ اولی بوقتِ سہ پہر ستم جنوری در بیکم پور موزوں کردہ شد  
 (۲۰ جنوری ۱۹۱۹ء)

(۱۳۲)  
 نہ کس راز جوئے نہ کس راز دغم نہ کس ہم صفیرونہ کس ہم نہ بانم  
 درینا مزمل گم نیست ہمدم میانِ عزیزاں چو بیگانگانم  
 (بوقتِ سہ پہر تاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۱۹ء بمقامِ بیکم پور موزوں کردہ شد)

شازادہ قاجار و سہ از سہ کس نام  
 حاشا

(۱۲۶) شبے بخواب کے طرفہ ماجرا دیدم  
سفید ریش بزرگے چوپا رسا دیدم  
بمن بگفت کہ ختام اے منزلِ محو  
دعارساں بہ شکیماں کزد و خادیدم  
(شب مابین ۱۹ و ۲۰ دسمبر ۱۹۳۳ء)

(۱۲۸) دی شبِ مین ز با تَغ غیبی نذر اسید  
تا چند نالہ می کشی و جامہ می دری  
تا چند سببِ بکببِ تفکر فروبری  
تا کے غریقِ تجھ دریاے درد و رنج  
اے بے خبر مگر نشیندی حبیبِ تو  
دی روز شد بہ شاہِ مقصود ہمکنار  
عقدِ نکاحِ حضرتِ حسرت بہ بستہ نقش  
بردار دست از خرد و توش و سنگِ فکر  
ساقیت گو کہ ہوش رہا بد ز جامِ مے  
ہاں خیرہ باش و جامہ تقویٰ بہ تن بد  
تا از شرارتِ تو شود قلبِ عیش شاد  
چند اں ہوش بادہ کہ خم باشو دہتی  
مزملا بس ست ز عشرت کینا رگہ

کامے بندہ تا کجا بودت درد و رنج و غم  
تا چند سینہ را کئی از ناخنِ الم  
تا چند دیدہ را کئی از اشکِ ہجویم  
آخر چراست ایں ہمہ طغیانِ غم و ہم  
وے بے خبر مگر نشیندی کہ ابنِ عم  
اشب بنو عروس طرب گشتہ است ختم  
می خواں تو ان یککاد و بر خارا و دم  
بر خیز و بادہ طرب انگن بہ جامِ جم  
مطرب کجا سب کر کندت تا بہ زیر و ہم  
ہاں چیرہ باش بوسہ بزن بر رخِ خنم  
تا از ظرافتِ تو شود پشتِ زبد خنم  
اے قدر بذل کن شود کیسہ بے درم  
بہر دعاے یارِ جواں بر کشاے فم

۱۔ مولوی حاجی سید سلیمان ندوی صاحبِ مدیر رسالہ "معارف" و ناظمِ ندوۃ العلماء مرتب  
۲۔ نواب صدر یار جنگ مولوی محمد حبیب الرحمن خاں شہزادانی مرتب

من کہ تیم چه کاره ام و تا چه بودم  
 نے پیشواے عظمیٰ دے مقتداے قوم  
 نے رند میگا بس نف و کجف  
 نے زابدم کہ سجد و سجاده آورم  
 نے شیر گرسنه که زار از خلق سیر  
 نے چوں مرید نعره لایب می شتم  
 نے همچنان جناب شیخت ماب تند  
 نے پرچو طین زابدم از خوان غنیا  
 نے مدعی جا بدم دے مدعی خلق  
 نے شکوه از جمالت مانم بود  
 بیچاره سر به جیب مذمت فلندہ ام  
 از سخت دل کبابم و افشردہ جگر  
 مارا سرے به مال حرام و بغضبیت  
 یک بندہ غلام جناب محمدم

یہ ہیں میری حالتیں

یہ ہیں میری حالتیں

حیرانم از خرابی و آشفته حالیم  
 نے خیر را زیم نہ امام غزالی  
 نے محسب کہ نست کند گوشمالیم  
 نے صوفیم کہ سر بود از حال و قالم  
 آمادہ فریب نہ چوں شیر قالم  
 نے ہمچو فلسفی خشن و احتمالم  
 نے بے وقار و مبتذل لا ابالم  
 نے گوش خلق کر کنم و کوس خالم  
 نے تنگ ستم و نہ چو سرکار عالم  
 نے فخر بر شعروہ و خوش مقامیم  
 بارہ گناہ بر سر و جان انعام  
 باشد شراب ناب بہ جام سفالم  
 یک لقمہ بس ست زاکل حلالم  
 آزاد از دوعالم و عبد بلالم

مزمعاً بہ لاف و گرافار سخن کنم  
 استادِ سبقت بد بہ گوشمالیم  
 لا خفہ نشہ  
 نحوہ

(۱۳۴) سخن از این و آن نمی گویم  
 وحی از آسماں نمی گویم  
 زرگس و ضمیراں نمی گویم

قصہ و داستان نمی گویم  
 گلہ از قوم و شکوہ احباب  
 چشم فغان و عارض گلگون



قدِ من گر کنند اہل سخن پس گویم کہ ہاں منی گویم  
 دگر از عرض بندہ بزارند فاش گویم کہ ہاں منی گویم  
 پس موزمل بخاشی بنشین  
 ایں سخن را نیگاں منی گویم

(۱۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

گریچہ خود مبتلا سے حتی ایم (۱۳۸) خبر خیرت از خدا خواہیم  
 تار و خط را اگر جواب نیت باز فرما چہ راہ پیما یم

ما خیر خواہ ملک و سرکار بودہ ایم (۱۳۹) وقت تعب معاون ہر کار بودہ ایم  
 در حاجتیم و پیج کیے اعتنا نہ کرد گویا کہ مد فاضل بے کار بودہ ایم  
 (باشاے سفر الہ آباد و ریل ۴ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

ادیب شاعر و سیاح فیلسوف و حکیم (۱۴۰) بہ علم ڈاکٹر و نائٹ از پئے تعظیم  
 بہ شعر مجتہد و ماہر سیاست ہم بگو کہے است چو اقبال واجب التکریم  
 (۶ ستمبر ۱۹۳۳ء)

مدعی درس ہدیرہ زحالات قدیم (۱۴۱) بجبارات ملمع بہ بیانات سقیم  
 بندہ اش درس دہم جملہ بحالات جدید کہ نگر سوے خود و شرم کن از ربّ عظیم  
 (رب ماہین ۱۴، ۱۸ اگست ۱۹۳۳ء)

لے تاءے مخاطب مرتب لے ڈاکٹر سر محمد اقبال مرتب

مہر و قہرِ تباہِ شمس را  
 ناصح و زاہد و طبیبان را  
 سخن از مدح و ذم نمی آرم  
 مختصر قصہ سے دور از کار  
 عرض حال ست پیش استادان  
 من نادان جوان و آزاد م  
 دودہ افغان و ایلہ شروانی  
 مورثانم سپاہیان و امیر  
 اللہ الحمد و للہ الممت  
 عالم و فاضل و خود آگاہ  
 سخن از تازی و زانگریزی  
 فارسی انچہ می توان گفتن  
 این کہ گفتم ضرورتاً گفتم  
 مرد کارم کثیر الاشغال م  
 مستزاد ست کاں دریں یام  
 چند ماہ است شاعر م گفتند  
 اولین نظم نو حہ گفتم  
 بعد از ان انچہ گفتم ام پیش ست

جاں دہ و جانستای نمی گویم  
 خرو نادان یحساں نمی گویم  
 وصف بہاں فلاں نمی گویم  
 از شہسان و یلاں نمی گویم  
 تقصیر بر زبان نمی گویم  
 قد چو سرو رواں نمی گویم  
 گرچہ پشتو رواں نمی گویم  
 رستم و ارسلاں نمی گویم  
 سیم و زر را گراں نمی گویم  
 خویش را بے گماں نمی گویم  
 نتوان گفت کاں نمی گویم  
 حاضر ست بیش از ان نمی گویم  
 از چنین و چنان نمی گویم  
 یک یکے را بیان نمی گویم  
 شعر گویم نہاں نمی گویم  
 فخر بہند و ستاں نمی گویم  
 خوب یا بد چساں نمی گویم  
 کہ عیاں را نہاں نمی گویم

۱۰ در مستودہ و مبیضہ جائے این لفظ خالی ست۔ من بندہ یکر کردہ ام مرتب

مرتب

۱۱ سکتہ این مصرعہ را شاید باین طور رفع می توان کرد ۵ کم و یا پیش ان مرتب



در پنج آیدم از نقتہ سید کاراں  
 کہ خون ناحق عمال را کند رواں  
 نغوز باشد اگر گریخت عاتق  
 (شب مابین یکم و ۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(۱۴۶)  
 اے خوشاروزے کہ لطیف وطن خواہد شدن  
 دل ز یاد ماسوا آزاد و از گیتی نفور  
 پا برهنہ سر برهنہ با خضوع و با خشوع  
 گاہ چوں پروانہ باشم گرد پیش در طواف  
 گاہ زیر سایہ دیوار کعبہ سایہ کش  
 گاہ دستاخم بسوے آسمان باشد دراز  
 گاہ سیل اشک ز چشم رود چوں آبِ حے  
 نعرہ توبہ بر آرد از گنہ بانم و مار  
 اے زبے قیمت اگر گوشتم آوازے رسد  
 یک تعلق باز ماند در دلم از ملکِ بہند  
 بعد حج خانہ کعبہ کنم قصد سفر  
 جاں ببالہ ز اشتیاق دیدن بیت الرسول  
 طرقتوا گوید عرب از جان من خیزد طرب  
 اندراں وادی شود خارِ مغیلا نم حریر  
 فارغ از فکر معاصی جان من خواہد شدن  
 پاک از خاشاکِ دُخس صحنِ چمن خواہد شدن  
 بر زباں لبیک یا مولاے من خواہد شدن  
 جہہ ام کہ سودہ سنگِ کمن خواہد شدن  
 کہ بجایم تشنہ ام ز فرم لبِ من خواہد شدن  
 گاہ بردامان کعبہ چنگ زن خواہد شدن  
 قطرہ ہر اشکِ حچں درِ عدن خواہد شدن  
 جان من امین ز مکر ابر من خواہد شدن  
 کہ مخور غم شملت الطاف من خواہد شدن  
 کہ بدل ذکرِ حبیب خوش سخن خواہد شدن  
 این سفر بر جانبِ جدِّ احسن خواہد شدن  
 برگلویم از دلاے اور سن خواہد شدن  
 ناقہ من رشکِ آہوے خن خواہد شدن  
 غیرتِ جناتم اطلال دمن خواہد شدن  
 لے باشد کہ اشارہ بسوے فوضیون ہم باز رفتہ باشد مرتب

بِسْمِ تَعَالٰی شَانَهُ

حاجی حافظ علی اکبر خاں (۱۹۲۲) ایم اے و شاعر فصیح بیاں  
سال عقد شش ہونہ خاتون نوزدہ صد و سی و سی دہائی

(شب ما بین یکم و ۲، نو مبر ۱۳۳۲ء)

پدر بلند مراتب حبیبِ رحماں خاں  
 پسر چرخان بہادر عبیدِ رحماں خاں  
 پدر بردار دیورش عزیزِ جانِ مست  
 مہرِ قلمِ ستِ دُعا گویِ ہر دہادِ جاں

(در خواب شب مابین ۲۰ و ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۲ء بمقام اسکیم پور)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (۱۴۴)  
 کہ اعتبار بود بر و لائے بے مہراں  
 مباحش بے ہدہ در بند مکر حیا گراں  
 (تب ماہین کیم ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

وَالْعَصْرِ

قسم بجز کہ انسان بہت درخشاں (۴۵) مگر کے کہ عمل نیک کر دیا ایمان  
بحق و صبر تمکین و بدل شان مزل این ہمہ ارشاد بہت در قرآن

اكتب ١٨ و ١٩ اكتب ٢٣

۱۔ حافظ مولوی حاجی علی اکبر خان شروانی ایم اے (خف اکبر حافظ حاجی زکریا خان صاحب) از نواب صاحب سلسلہ قزاق قریبہ داند۔ ادیب ہے خوب شاعر ہے است مرغوب ملے والے کہ تعلق دکن خمول را محبوب دارد -  
'انہ کان ظلو ما جھولا' مرتب ۲۰ نواب صدر یار جنگ بہادر ۳۰ خان بہادر مولوی حاجی عبید الرحمن خان شروانی ایم ایل اے ٹرینر رزرو قائم مقام وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی مرتب

۱۵۱  
 بکینہ ذات حق اندیشہ را ادراک ناممکن  
 کلام او صناعتش را بہ عنوان بود معلن  
 تعالیٰ شانہ الباری کہ خود فرمود و قرآن  
 هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن

۱۔ اشعار راہی کرٹھ در نور شام ۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء

۱۵۲  
 شاعری جذبات نفسانی ست از نیک زبوں  
 آنچه در آمد خیالش گفت بے چون و چگون  
 تانہ پنداری کہ ہر شاعر بگوید آنچه کرد  
 ہست رُقرآن یقولون ما لا یفعلون  
 (شب مابین ۱۴ و ۱۵ ستمبر ۱۹۳۳ء)

صدق الله العلی العظیم  
 کذب را بگزارد راہ صدق میں  
 ۱۵۳  
 ایں فقط دنیا ست در دیں ہم نگر  
 کذب را بگزارد راہ صدق میں  
 لعنت اللہ آمدہ بر کاذبین  
 (شب مابین ۱۳ اگست و یکم ستمبر ۱۹۳۳ء)

هو الله الصمد  
 دل از رنگِ کدورت پاک ساز و آشتی گزید  
 ۱۵۴  
 بلاے دشمنی بر باد دی دنیا بود ہم دیں  
 اگر آسایش برد و جہاں خواہی تحمل کن  
 ہر مقل نکتہ بادار دیبا و بشنو و بشنیں  
 رہائش سفر آگرہ در موڑ موزوں کردم  
 (۱۴ اگست ۱۹۳۳ء)

۱۵۵  
 حمد خداے عز و بل رب عالمیں  
 رحمٰن و ہم رحیم و ملاکِ یوم دیں  
 خالص تر اپرستش ہم تعانت ست  
 بنمائے راہِ راست نہ منضوب ضنائیں  
 (۱۴ اگست ۱۹۳۳ء)

چشم من بر قبه اخضر چو افتد غش کنم  
جان من بامرگ شادی مقرر نخواهد شدن  
چوں بهوش آیم دوباره بازار سرپا کنم  
تا گزارم بر درشاه زم نخواهد شدن  
الصلوة والسلام آں قدر آرم بر زبان  
کہ جہاں از آں پراز مشک خنج نخواهد شدن  
یا رسول اللہ گویاں جاں بر آید از تم  
اے اگر خواهد شدن کاتے زمین نخواهد شدن  
لے مزمل غم مخور بفضل یزداں تیکن  
در حجازت دور سر پنج و محن نخواهد شدن

### هو العليم الخبير

سنتِ حسان ثابت شاعر شیر سخن  
گفتن اشعار عشقِ مصطفیٰ خوب و حسن  
ترکِ ایں سنت خدا را از من عاصی نخواہ  
زاد اللہ مگر زانہ گفت و سوزن  
(۸ جولائی ۱۹۳۳ء)

زمیندار خدا را چشم واکن  
بہ حالِ خستہ خو، اعتنا کن  
نبودی آں خپاں کمزور ہستی  
نہ گرمردی چو زن آہ و بکا کن  
۱۱ آوارہ شب مابین ۱۲ و ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء

زاد اللہ پندارِ سربروں کن  
حذر از کبر و ریاد و غل و افسوں کن  
رب غفور است رسول اللہ ردفِ ستیم  
تو برو خاطرِ ما خستہ دلاں مخدوں کن  
(شب یکم و دوم دسمبر ۱۹۳۳ء)

لے آہ و بکا بر نامردی و زن کاری زمینداراں بمقابلہ فتنہ کانگریس مرتب

اللہ اکبر

اے کہ تلاشِ خداست در دل تو آرزو<sup>(۱۶۱)</sup> جذبہ دیر و گشت ہرزہ کنی جستجو

در خودی خود مگر نکتہ از من شنو معرفت ذات خود معرفتِ رب تو

”مَنْ عَرَفَ لَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ“ شب نہ سالہ مضمون متعلق حدیث شریف مذکورہ دیدم۔

رباعی مذکور موزوں کردم ماقبت بخیر باد (شب مابین ۲۳ و ۲۴ اگست ۱۹۳۱ء)

معناے ارشاد نبی فقہادّ و اوتحابوا<sup>(۱۶۲)</sup> دانہ فقط مرد سخن یعنی حبیب نیک خو

بہر اجتہاد بہا آرد کثیر و بے بہا از جابجا از ہر کجا از سو بہ سواز کو بکو

(۲۹ نومبر ۱۹۱۸ء)

اے کہ سیم وزر بدست آوردہ از جستجو<sup>(۱۶۳)</sup> بیچ می دانی کہ مصرف چیست اے فرخندہ

رو بہ بازارِ عمل چوں مشتری ہوشیار صرف زر کن در خریداری اعمال نکو

(بہ اثنائے سفر آگرہ در موٹر موزوں کردم - ۱۱ اگست ۱۹۳۳ء)

مرد مرو بہ رہ کبر زینہا ر مرو<sup>(۱۶۴)</sup> برو برو بہ رہ عجز و انکسار برو

بکن بکن عمل نیک رہت گومی باش مکن مکن دلِ مخلوق ریش و غرہ مشو

(شب مابین ۲۴ و ۲۵ اگست ۱۹۳۳ء)

۱۶ تلخ از تحفہ دہدایہ کہ بیولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی از حیدر آباد (دکن) بعد فا زشدن بر حسب

صدرِ مصدوری امور مذہبی سرکار عالی آوردند و پیش کردند

مرتب

در زار اثر اذل آنا لکن بی

تاکہ نمی دقت بہت کست ہند ددین

از محل قایم مدار امید ہوئے یا میں

در نہ ہر مکار دعوت محبت می کند

شب ۱۹ و ۲۰ یوم شب ۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء

ہوا جمیل

رفت دور کا کل پچان چشم سر گیس (۱۵۶) جعد مشکیں قطع شد نابود زلفِ عنبریں

دسمہ دیان و خاؤ غارہ راقدرے ماند فیشن لورب شد مرغوب طبع بہ جبین

(شب ۲۶ و ۲۷ اگست ۱۹۳۳ء)

بسم اللہ الموفق والمستعان

چل سال ز رستم بہ امیدصال تو (۱۵۸) دیدم بخواب لیلی لطفا جمال تو

امروز از عطائے خداوند فراموشی درست من ست دمن غزل جمال تو

(بعد نماز صبح برائشیں سوئی پت در ریل بہ اشائے سفر واپسی کو معظمہ تاریخ ۱۹ اگست ۱۹۳۳ء)

۱۹۳۵ء وقت صبح موزوں کر دم

شہا شاہنشاہے جانِ مزل فدائے تو (۱۵۹) و مائے حاضری کردم پہل سال از خدائے تو

بجہ اللہ کہ اینک حاضر م بر عقبہ عالی کف جو دو سخائے تست دامن گدائے تو

(ایضاً)

مخلوقِ دو جهان بود مبتلائے تو (۱۶۰) ہر کس بطرِ خاص بجوید رضاے تو

مذہب ہزار باش ولیکن خدا کیست اے واجب الوجود مزل فدائے تو

(شب ۲۸ و ۲۹ ستمبر ۱۹۳۳ء)

لے تعریفِ ربیعِ رتہ جیادایمان کہ دریں زبان علی الاعلان بشت ہمدی آید مرتب

(۱۴۰) زہنا رکن شکوہ ز رفتارِ زمانہ  
 تپنہ ز کوتاہی خود مذر وہاں  
 تو نیک باں جملہ جہاں نیک نماید  
 گر خود تو بدی چند ز بیداد فسانہ  
 (باشناہ نہ آگرہ در موٹر موزوں کردم ۱۰ اگست ۱۹۳۳ء)

(۱۴۱) گفتن اشعار عشق احمدی  
 منع شد بر من جبکہ مولوی  
 نعت گفتن بر گنہگار حرام  
 غزم نیکی شد بر اے من بدی  
 (۸ جولائی ۱۹۳۳ء)

(۱۴۲) اے کہ از وضع زمانہ گلہا می داری  
 شکوہ از جو ریزاں بزباں می آری  
 باں مگر غافل از حاصل کردہ خویش  
 کہ ہاں می دروئی آنچہ تو خود می کاری  
 (۱۳ اگست ۱۹۳۳ء)

(۱۴۳) رنجورم و مجورم احوال چہ می پرسی؟  
 حیراں و پریشانم و بد حال چہ می پرسی؟  
 شب با ہمہ شب نزل و سر درد و بخار است  
 چون حال چنین ست ز اعمال چہ می پرسی؟  
 (بجواب مزاج پرسی حافظ حاجی علی اکبر خان فی البدیہہ در پنج دقیقہ بوقت  
 دوپہر بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء موزوں کردہ شد)

(۱۴۴) چیدہ است از ہر گلتانے گلے  
 سعدی وقت ست سیاح قنہ  
 بر من مقل لطفنا فرمودہ است  
 اے خدا محفوظ دارش از گمے  
 (۱ ستمبر ۱۹۲۹ء)

## هو الجمل

(۱۶۵) سیمیں بدن بعل لب چم چو آہو  
معتوقہ طنائری پیکر و خوش رو  
خوبست اگر بوی وفا داد و خوش فرو  
گلگونہ خدو سرد قد و کتب خرامے  
(شب مابین ۳۱ اگست و یکم ستمبر ۱۹۳۳ء)

۵ یک چند بودم از راہ گسراہ (۱۶۶)  
ہر سو دویدم از راہ و بے راہ  
الحمد لله الحمد لله  
حالا من و شوق بطحا و یثرب  
(شب مابین ۲۹، ۳۰ و ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(۱۶۷) یک آنکہ از شکم ماور آورد ہمراہ  
بزرگی است بہ سہ نوع گر کنی تو نگاہ  
سوم چو من کہ بزرگش کند خواہ مخواہ  
دگر کے کہ کند حاشیہ بعلم و عمل  
(صبح ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

## هو القوی الغزیز

(۱۶۸) بہ سال یک ہزار و نہ صد و نہ  
مرا نواب کردہ نائب شبہ  
پے تبرک ایں انعام شاہی  
مبارک باد آمد از کہ وہ  
(۳۰ اگست ۱۹۳۳ء)

(۱۶۹) دی شب محرم بودم و امرو ز بجانہ  
لذت کش بسیار از اشعار شبانہ  
تعبیر بہین گفت ابو بکر خروشد  
مقصود فقط حج بود حملہ فسانہ

(شب پنجاب حج و طواف خانہ کعبہ کردم۔ بیدار شدم و سردی موزوں محسوس شد۔ ہاں دنت ایں ہر دو رباعی  
موزوں کرد و افتاد۔ بہ اعتراف توجہ و قدر دانی عزیز از جاں خاں بہادر نواب محمد ابو بکر خاں در وقت  
خواب بیداری موزوں کردم و بخت شان فرستادم) (شب مابین ششم و ہفتم اگست ۱۹۳۳ء)



قطعه تاریخ و قصیده که بشکر یه یاد آوری خانباشی محمد افضی علی صاحبش در  
 ماکوردی که بار سال تاریخ عقد فقیرنت بجان من گزاشته اند گفته شد  
 استعلت به فی یوم الجمعة فی الرابع وعشرون خلون من شهر رانی  
 سنه ۱۹۰۰ و شغلت عنه فی یوم الاثنين من تاریخ ستة وعشرون  
 فی شهر المذكور قطعه التری

” به بیت جدید آمده نوع و کس  
 شری خواستم سال تاریخ بجری  
 به آقا هایوں بودش دامانی  
 بگفتا مبارک شود عقد ثانی“

۱۳۰۸

قطعه که بشکر این بیا بر پا کرده گفته شد

شهر سال تاریخ عقد نوشته ۱۴۹ که نبود چو ادکس ادیب اریه  
 مزمحل سن بجریش از سر بدل به من گفت با تف عجیبه غریبه  
 سنه ۱۳۱۹

سرمد (ب) ۲

سنه ۱۳۱۹

(دیگر)

جناب شرر و موز بیا ن ۱۸۰ چو تاریخ عقدم بگفته لطیفه  
 مزمحل سن بجریش از سر بزم به من گفت با تف عجیبه غریبه

۱۳۱۴

۲

۱۳۱۹

بازده تاریخ مملکت درجی انیضی درست - لازم بود که اشراف کبر  
 فصلی ۱۳۰۸ مثلاً بود: سرخراسم سال تاریخ فصلی - از دیروز فصل  
 شایسته نباشد

(۱۴۵)

مزمّل راست استحقاقِ دعوائِ مسلمانی  
صدارت را کند بنامِ در بزمِ سخن دانی  
(شب مابین ۲۴ و ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

پس از چل سال این معنی محقق شد بنادانی  
به پیری حکم شد تا جا بے فرسوده چون من

(۱۴۶)

که با شتم صدر در بزمِ محاکاتِ سخن دانی  
مرا شرم آید از بے مایگی خویش و عیانی  
(شب مابین ۲۴ و ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

بمن حکم آمد از ارکانِ تسلیمِ مسلمانی  
به پیشِ حله پو شانِ علوم عقلی و نقلی

(۱۴۷)

جبینِ ذرّه شد از پر تو خورشید نورانی  
به یک شرمندہ تقصیرِ اِلطافِ سلطانی  
(۲۴ دسمبر ۱۹۱۸ء)

بمن خلعت از حکمِ ناب شگفت از زانی  
تا شاکنِ عطارِ جود و بذلِ دولتِ برین

(۱۴۸)

(۱۹۲۲ء)

شده نوابِ موردی مومل بنده فانی  
خدائے ماتِ خیر الوائش از نفسِ ستّانی  
(۳۰ اگست ۱۹۳۳ء)

به سالِ نوزده صد بست و دو از حکمِ سلطانی  
مجازی هست ذکرِ ارث و فکرِ حقِ موردی

۱۵ صدات آں انڈیا مسلم ایجوکیشن کانفرنس مقام میرٹھ مرتب

۱۶ آں انڈیا مسلم ایجوکیشن کانفرنس مرتب

۱۷ بصلہ خدماتِ جلیلہ و ثنّیہ کہ بدورانِ حربِ عظیم انجام دادند - آخر الامر خلعت و خطاب

ادبی ای یافتند مرتب

# رباعیات

(۱) اے آنکہ زعیش انتساب ست ترا دنیا ہمہ بہر خورد و خواب ست ترا  
در فکرِ فضول خود پرستی شبِ روز این زندگی خویش عذاب ست ترا

(۲) از عمر کہ شصت و ہفت سال ست ترا ہر خطہ ز حال قیل و قال ست ترا  
گاہ غم دی و گاہ بفر فردا القصد کہ زندگی د بال ست ترا  
(شب مابین ۲۶ و ۲۷ ستمبر ۱۹۳۳ء)

(۳) اے آنکہ مدام مے بجام ست ترا از عیش و طرب جہاں بجام ست ترا  
امروز حرام را چو کردی تو حلال فردا کہ حلال او حرام ست ترا  
(شب مابین ۲۶ و ۲۷ ستمبر ۱۹۳۳ء)

(۴) مزمل ماچہ حال بودہ است ترا بادوست چہ قیل و قال بودہ است ترا  
کہ مہ کنی کہ بیج پدینش نیست گہ شکوہ از و کمال بودہ است ترا  
(شب مابین ۲۵ و ۲۶ ستمبر ۱۹۳۳ء)

(۵) اے آنکہ غمِ عمر روان ست ترا اندیشہ عمر جاودان ست ترا  
تا زندہ با خلق خدا نیکی کن نیکی تو عمر جاودان ست ترا  
(۶ ستمبر ۱۹۳۳ء)

تا چند کنی بحث ز لفظ و معنی ۱۸۱  
 این حجت و تکرار بود لایعنی  
 زر زر چو ہزار بار گوی بزبان  
 ز نیست اگر بدست بے زبانی

(شب ماہین ۱۲ و ۱۳ ستمبر ۱۹۳۳ء)

نیکی بہ خلق گر بہ اُمید و فکری ۱۸۲  
 بے کاری کنی دے خود جفا کنی  
 اجرش اگر ز کس طلبی ز جرمی کند  
 اجرت دہد خدائے چو بہر خدا کنی

(باشائے سفر آگرہ در موٹر موردوں کر دم - ۱۰ اگست ۱۹۳۳ء)

۱۹۰۰  
 بہ سالِ نوزدہ صد قصر و قلعہ ۱۸۳  
 بنا کر دم بت سائید الہی  
 نمانم من نماند پیچ بر جا  
 فقط نام خدا ماند کما ہی

(شب ماہین ۲۱ و ۲۲ ستمبر ۱۹۳۳ء)

(۱۱) نیاں گویہ کہ جہان ست سراب  
 سرایہ اویش نشاطت شراب  
 من نیز گویم کہ جہان ست خراب  
 در مذنب من حاصل کار ثواب  
 (شام ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(۱۲) گویند کہ سرایہ عیش ست شراب  
 بے کاریات تست بے بادہ ناب  
 مے خوردن تو برائے مستی باشد  
 بے بادہ منم مست و لائے اجاب  
 (شب ماہین ۶ و ۷ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(۱۳) دنیا طلبا نگویمت کاں مطلب  
 یا بہر معاش ساز و ساماں مطلب  
 فرق ست میان طلب باطل و حق  
 از مال حرام قوت جاں ماں مطلب  
 (شب ماہین ۲۸ و ۲۹ ستمبر ۱۹۳۳ء)

(۱۴) در سلم بند خصلتے ہست عجیب  
 گر پیر و جوان ست امیر ست و غریب  
 جملہ در غفلت اند و جملہ کاہل  
 الزام بہ تقدیر کنند و بہ نصیب  
 (شب ماہین ۲۳ و ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(۱۵) روز ست پے معاش و تا شام مخپ  
 در شغل عمل بباش و نا کام مخپ  
 از خدمت خلق نام نیکو می جو  
 نام تو مزمل ست و گنام مخپ  
 (۱۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

۶۱  
 اے آنکہ بہت نیتِ اقدارست ترا <sup>(۶)</sup> ہر کردہ و نا کردہ در شمارست ترا  
 درستی و نیستی آمانم می ده ہر کردہ و نا کردہ ام اختیارست ترا  
 (شب مابین ۲۴ و ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

### ہو الغنی

اے کز تو ہزار شکوہ بودہ است مرا <sup>(۷)</sup> یک عشوہ تو ز جا رہودہ است مرا  
 دادی تو کتابِ دل ز دستم بردی خوش باش ز تو امید سودست مرا  
 (شب مابین ۲۵ و ۲۶ ستمبر ۱۹۳۳ء)

۶۲  
 اے آنکہ ز ہر بلا پناہی تو مرا <sup>(۸)</sup> من بندہ خوار و پادشاہی تو مرا  
 می ده تو پناہم از بلائے عصیاں بنمائے سبیل بے گناہی تو مرا  
 (شب مابین یکم و ۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

۶۳  
 بعدِ میجرِ نجاتِ سنگِ افسرِ ما <sup>(۹)</sup> منظمست بہر طور کار و دفترِ ما  
 غنیمت از شمارِ ہمِ عہدِ میمونش ہزارِ حیف بر احوالِ ما و خستِ ما

۶۴  
 ہموارہ دلم درد و سرم در سودا <sup>(۱۰)</sup> روحم رسوا و در رہِ حرص و ہوا  
 دادارِ کرم دہ کہ روم آسودہ دادم دہ کہ دردِ دل دارد رسوا  
 (شب مابین یکم و ۲ نومبر ۱۹۳۳ء)

---

۱۔ از رومائے غلامِ منیعِ منظرِ فکر (صوبہ آگرہ) و سکرٹری زمیندار ایوسی کشین صوبہ مذکورہ کہ از ذوقِ ادب و ملی و  
 فارسی شامِ رات ازہ می دارد و کامِ رالذت بے اندازہ می دہد مرثب

دکتر گرامی نواب صاحب دہوم نامہ محمد تقی خاں شہرانی

میکم ۱۸ ذی ہجرت ۱۲۹۲ھ

اقتدار باب فضیلت انتساب، مجمع اللغات و مستجمع الاشارات والمطاببات و  
 مجمع اللغات و الکلمات مدت مکالمہ و من قاریکم و بار بار اللہ فی مشعلہ و منی شکر و حسبکم و احتسابکم آمین  
 اللہم علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نامہ دین و طویل و برب جریں ترف و در و نور و بالشت  
 ت و نور و ت - کا - شرم گیری زیر طالع و دو شعرا زہد کزشت کہ تصور یہ تبتیہ و من می شود  
 و سزا

شیخ دانی کہ شیعہ و دی صریح

شیخ و د زہد ان کی گیت

آن کہ با شمس و زہدیت

آن کہ با دوت و توانا زہدیت

شیخ کہ بر ستم و پادشاهان تہذیب خاتم کزشت کہ بدین تہذیب و صبحی تہذیب کزشت کہ قبول افتد و

بسم اللہ العزیز الرحیم

زہر و تو بیخ شما بر سر این بندہ چہر است

خیر منزل بیچارہ خطا کار سے بہت

این است جواب نامہ تہذیب شما رہ جاب شما - حال حاضر حال شہدات شہد این فقیر فقیر سر یا تقیہ خط فرما

یعنی با ہمہ آشوب چشم و دل پر است و فتن چشم براہ قدم رنج فرمودن حضرت تمامی با شتم - غریبی صابر علی خاں

با وجود کسل طبیعت و گوشت حرارت عارضی سہ اند و قرار کردہ اند کہ بمباح یک تنبہ بستم نومبر اگر رونق افروز

نہ منزل مرکوز خاطر ارشاد ما تر باشد و شکر اللہ خاں صاحب ہم اگر اس جا بہتند ہم کاب باشند این جا بندہ عاجز

صابر علی خاں و نور العابدین خاں با ہم با تیم و اگر نہ بیرے بر اس صل کار ہائے ملائیل و دہم خوب ست آئندہ

ہرچہ رضا رہشما - دستام -

ناکسار اقتدا شعار سر پا گناہ خیر خواہ

منزل اللہ عنقریب اللہ و عافاہ

۵ مراسلت اس چہنس مکاتبت بزبانے اتفاق افتاد کہ ہر یکے از ایماں خوئی گریست و سوسے یا یہ عرش متہم حقیقی و  
 بوں می نگریست مرتب

(۱۶) سمع و بصرت هست به آهنگ گریخت  
 پیری سرت سفید و ذنانت ریخت  
 در آخر عمر باش در فکر معاد  
 زان پیش که گل به گل نخواهد آید  
 (شب ۱۰، ۲۸ و ۲۹ ستمبر ۱۹۳۳ء)

الله باقی من کل فانی  
 در عرصه عمر کار با کردم سخت (۱۷)  
 ای باگزشت و کاش وقت مردن  
 از ورطه عصیان سلامت بهم رخت  
 (شب ۱۰، ۲۸ و ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

الله اکبر  
 علام غیب واقف اسرار است (۱۸)  
 گر با تو خطا کنم سزایش یابم  
 در ازمین تو ماک و مختار است  
 بر من توجها کنی خدا عفا رست

بسم الله العفو الرحیم  
 ز جبر و تو بیخ شمار بر سر این بنده چر است (۱۹)  
 خیر! من مثل بیچاره خطاکار هست  
 رایگان خدمت الزام خطا از چه رود است  
 فاعفوا و اصفحوا آخره سزاوار است  
 (۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

له مخاطب این رباعی بنده بیخ. ان محمد متقی خان است دریں سلسله مراتب کفر با این پیش رفت (و نقل آن  
 غالباً خال از لطف نباشد) در مانعش گرت موزیکیم و سبب شد، ہم اسامت پذیر شدہ بود البتہ بنی فی  
 اعلام - و ہو ہذا (ما خط باشد سفقو آئندہ)

مرتب



ہر صبح دلم بگر کارِ دگرست <sup>(۲۰)</sup> ہر شام غم بگر دوارِ دگرست  
ہر شب در خواب خوابِ دیگر بنم القندہ سفینہ ایم و بارِ دگرست

(شب مابین ۲۴ و ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

دشمن خواہ کہ بر کند از تن پوست <sup>(۲۱)</sup> از دشمن بد سگالِ دوری نیکو ست  
مردانہ بباش و از خدا نصرت خواہ ”دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست“

(شب مابین ۲۸ و ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

بسم اللہ العلی العظیم  
چوں من بوفائے تو کسے نیست کہ بہت <sup>(۲۲)</sup> جو یارِ رعنائے تو کسے نیست کہ بہت  
فی الجملہ نہ نیسنگی دنیا چوں من مجروحِ جفائے تو کسے نیست کہ بہت

بودم در فکرایں رباعیہا چیت <sup>(۲۳)</sup> ہر شب پے تعلیم من آں آخر کیست  
ناگاہ بگو شتم ز ادب گفت سر و شش تلمیذِ رحمن بایں بے خبری ست

(برقی در روز ۱۳ ستمبر و جزوے در شب مابین

۱۲ و ۱۳ ستمبر ۱۹۳۳ء)

مے حرام ست با سلام و عجب مسئلہ است <sup>(۲۴)</sup> نظم ہر زاہد و رند از پے مے مشغلہ است  
آں کہ یک قطرہ مے کہ نہ چشیدہ است بخواب شعور و صفِ شراب ست عجب حلوہ است

(۲۳ ستمبر ۱۹۳۳ء)

اَلَا لَيْسَ شَيْءٌ مِثْلُهَا بِسَالَتْ  
سایام و رحمت حق بر تو بادا  
سبحی حضرت نعم رسالت  
ترا در دہر بحر سہا بادا  
فرستادی من نیشیل کتابے  
یہاں کرد با مورے خطابے  
نہاے بود جسمانی و روحی  
بہشت بخت نہ ات صبحی  
وے مامور گشتم بر جوابے  
کون شایست عقروں با جوابے  
باموری جو معذوری ہت لایہ  
سرخو را فلندم در حبیب  
سماں دم حاتمہ خود را گرفتہ  
گرا آمد بریں جرات شکستہ  
من بندہ کجا د تو کجائی  
گدا را می نہ زید بابا شامی  
کجا ماند زیں باطل افلاک  
پہ نسبت خاک را با عالم پاک  
چگویم اندرین عالم ہمائی  
زبس این خداں را کیمیائی  
کے مثل تو گویاے قائمیت  
بودی کتابت ہم قدم نیست  
کجا تا شعر نفس بندہ را یاد  
ز افکار و الم بے کیف بہوت  
پسند خاطر این افتادہ گریست  
جواب مختصر من می کنم عرض  
منی باید مرا جز اخذ ایجاز  
تو دانی کار نور العابدین را  
بدست گردن صابر علی خاں  
ہیں آید شکر اللہ من ہم  
من آیم از سہ خود سو پائیت  
کہ ایجازت میں قمتان فرض  
کہ ایجازت ہم یک صنف اعجاز  
نہاوا رہنرا آں دایں را  
شناسا رہوز و گنہ جی ہاں  
مراورا کردہ ام تاکید بہیم  
بریں بس ختم کردم این حکایت

مستلم بڑت تنکی توانی  
سیاہی خاک شد اندہ کانی

۱۱ مقتلاً و ارتجالاً نوشتہ شد

بندہ جانی محمد معتمدی خاں شروانی

۱۱ بر عایت زنگ اندہ و سیاہی

کتاب محمد معتمدی خاں شروانی  
نومبر ۱۸ شب

۱۱ بر عایت زنگ اندہ و سیاہی

برستی من هست رضایت باعث<sup>(۳۰)</sup> بر نیستیم بود قضایت باعث  
 القصد رضاست بر قضا ایامم بر لوح و قلم معضات مانعایت باعث  
 شب مابین ۹ و ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء

از نور احد بفرق احمد شادانج<sup>(۳۱)</sup> یک پایہ از عروج او شد معراج  
 من مقل ام و غلام احمد پر دم میراث من ست نعت بر این منہاج  
 شب مابین ۸ و ۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء

اے آنکہ بہ محنت ہم آوردی گنج<sup>(۳۲)</sup> دانی کہ بود قانیہ گنج تو رنج  
 تا چند کشتی رنج حفاظت چوں مار در منفعت خلق کمن صرف و مرج  
 (شب مابین ۲۲ و ۲۳ نومبر ۱۹۳۳ء)

ز بحر قضاست بر گلویت صد پیچ<sup>(۳۳)</sup> بیہودہ مخواہ رستگاری از پیچ  
 راضی بقضائش و خوش دل می باشی دردت ہمہ پیچ و ہمہ دایت ہمہ پیچ  
 (۲۴ نومبر ۱۹۳۳ء به سواری موٹر دہلی از علی گڑھ)

پیچ ست ز آمال و آمانی ہمہ پیچ<sup>(۳۴)</sup> چوں مرگ رسد جہان فانی ہمہ پیچ  
 چوں این ہمہ پیچ ست غم پیچ مخور شادی و غمی و زندگانی ہمہ پیچ  
 (۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

دل دارم و ہیچ شخص ندارم نیست (۲۵) سر دارم و ہیچ شخص سر ندارم نیست  
 شادی بجاں پس است و من ناشادم جز کردن کار در جہاں کارم نیست  
 (شب مابین ۵ و ۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

گویند کہ اعتبار تقدیر گزشت (۲۶) گویم کہ بسا کار ز تدبیر گزشت  
 بس عقد کشادیم ز تدبیر دلے تقدیر پیش آمد و تدبیر گزشت  
 (۱۲ جولائی ۱۹۳۳ء)

هو العلی الکبیر

انعام و فاکے چمن کمتر یافت (۲۷) یعنی صلہ اش جو رجحان اکثر یافت  
 دل گیر مشو صبر کن اے منزقل مظلوم ہمیشہ داد و از داد دریافت  
 (۱۳ جولائی ۱۹۳۳ء)

در خدمت خلق عمر برباد نہ رفت (۲۸) از خدمت قوم ہیچ ناشاد نہ رفت  
 صد بار گرت ز قوم بیداد رس ہاں شاد بزی، بگو کہ بیداد نہ رفت  
 (۵ جولائی ۱۹۳۳ء)

از دشمنی خصم ملال ست عبث (۲۹) بے مہری دوستاں خیال ست عبث  
 ایں باگزارد و باش در فکر معاد جز یاد خدا جملہ و بال ست عبث  
 (شب مابین ۷ و ۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

۱۰ دوست چو لبست برشتالست بآید (۴۱)  
 تبریک ولادت پسر گرفتار دلش آید  
 آن پور عزیز جان محمد مسعود از عقد نکاح گشت خانه آباد شد  
 (شب مابین ۱۵ و ۱۶ دسمبر ۱۹۳۳ء)

گفتند لبش منخواس که نقصان دارد (۴۱)  
 گفتم که دلم شوقِ فرداں دارد  
 افسوس که آخرش نظر شد خیره افراطِ عملِ نتیجہ حرام دارد  
 (وقت صبح ۱۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)

دل در ہوس بقا بود چمی باید کرد (۴۲)  
 دنیا برہ فنا بود چمی باید کرد  
 فارغ از فکر ہست نیست می باید بود انجام چو بر قضا بود چمی باید کرد  
 (شب مابین ۲۶ و ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

اللہ باقی من کل فانی  
 بسیار کس اند در پیم بزرگ ہم خرد (۴۳)  
 گویند کہ حالات تو بایت شمر د  
 گویم کہ فقط این قدر بہت خبر پیدا شدم و زندہ ام و خواہم مرد  
 (شب مابین ۷ و ۸ ستمبر ۱۹۳۳ء)

انکارِ معاد و دین آسان باشد (۴۴)  
 مہد ز قیود دین ہر آسان باشد  
 بلکہ تن شیشہ باشد آسان مگر صنعتِ گری شیشہ نہ آسان باشد  
 (شب مابین ۲۴ و ۲۵ ستمبر ۱۹۳۳ء)

۱۱ یاد عقد نکاح مولوی مسعود الرحمن خاں (پسر کوہک نواب صدایار جنگ بہادر کہ رباعی (شمارہ ۴۷ و ۵۱)  
 بوقت وداعش ہم فرمودہ بودند مرتب

(۳۵) خوشید که تانت ز افق وقتِ صبح  
گر حیل ز غم آورد و گه ز فلاح  
شادی و غم اند خواهر آن توام  
از هر دو گریز نفس را کن صلاح  
(شب مابین ۹ و ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(۳۶) این دل که ترامی برد از کاخِ بکاخ  
چون مرغِ رم دیده پر دشاخ به شاخ  
گر مرده دلی دلِ تو تنگ ست چو گور  
گر زنده دلی دلت جهان ست فراخ  
(شب مابین ۱۰ و ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

### هوالمعز

(۳۷) چون شاه مرا خطابِ ادبی ای داد  
از خاک سرم به اوج افلاک نهاد  
بر شاه و به خاندان و بر سلطنتش  
انعامِ خدا ز حدِ حصر افزون باد  
(۲ جنوری ۱۹۱۹ء)

(۳۸) مغرور مشو چو کارِ تو شد حسبِ مراد  
از نخوت و کبر گشت شیطانِ بر باد  
کوشش کن و بر فضلِ خدا تکیه کن  
فعال مایرید کند کل مایراد  
(۱۰ ستمبر ۱۹۳۳ء ختم شد)

(۳۹) امروز جیم به دو تشریف نواخت  
هم آمد و هم خلعت تشریف داد  
و ادرا نواز دوش به هر دو عالم  
دنیا شس بخیر باد و عقبی هم باد

از نام رتقی چه ستمها کردند (۵۰) دین و ملت نصیب ادا کردند  
صورت سیرت شعرا و قومی ادب بر باد بہ تعلیلہ ارو با کردند

(شب مابین ۲۹ و ۳۰ روبر ۱۳۳۲ء)

مولود بخسانہ تو مسعود بود (۵۱) در بر دو جہاں کار تو محمود بود  
ہر آرزوے کہ در خیالت آید ناکرہہ دعا پیش تو موجود بود

(مقام بعلم پور بوقت ہفت ساعت صبح بتاریخ ۶ جنوری سنہ ۱۳۹۰ فی البدیہہ  
بہ تقریب تولد پسر بچہ مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب حیرت رئیس گنج گفتمہ و سادہ م نوشتہ)  
(نیر ملاحظہ طلب شمارہ ۴۷، ۴۸، ۴۹ سابق)

روزے کہ و داعم ز جہاں خواب بود (۵۲) بار عصیاں بلا سے جاں خواہ بود  
مذاح رسولم در فرمان خدا مذاہ محمد بجہاں خواب بود

(شب مابین ۶ و ۷ اکتوبر ۱۳۳۳ء)

مے خواری شاعران زایام بود (۵۳) ذکر مے و معشوق در وعام بود  
چوں سعدی و جامی نبود فارغ ازین خیام عنبر مے بدنام بود

(شب مابین ۱۹ و ۲۰ روبر ۱۳۳۳ء)

مفسرِ فکرِ ناں پریشاں باشد (۴۵) منعم پئے مال و جاہ حیراں باشد  
 منزمل اگر ز من ہر سی گویم خوش آنکہ پئے رضائے یزداں باشد  
 (۵ جولائی ۱۹۳۳ء)

سربِ تیج بہادرے کہ سپرد باشد (۴۶) درِ حکمت و علم چوں ارسطو باشد  
 قانون و سیاست و تمدن ملکش خوش صورت و خوش سیرت و خوش خوش باشد  
 (۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء)

مولود بہ خانہ حبیبی آمد (۴۷) مسعود عزیز و خوش نصیبی آمد  
 دردِ دلم از دیر علاجی می خواست المنہ اللہ کہ طبعی آمد

در روزِ ازل چہ خوش عبارت گفتند (۴۸) از امر شفا عتم بشارتہ گفتند  
 معبود احد بود جمییش احمد العاقل تکفیه الاشارة گفتند  
 (۶ جولائی ۱۹۳۷ء بجے صبح)

چوں پارِ مرا غلتِ زریں دادند (۴۹) اسال خطابِ شرفِ آئیں دادند  
 انعام ز قدرِ خدمتِ بیشترت یک کردہ ام و ہزار چندیں دادند

۱۰ ملاحظہ طلب قلمہ شماره ۴۶ قلمہ مرتب  
 ۱۱ ملاحظہ طلب شماره ۴۰ و ۵۱ مرتب



(۵۸) خواہم کہ ترا ز من ملائے نبود از من بہ بدی ترا خیالے نبود  
 از شومی بخت ہست کہ خدمت من اظہارِ رضا بہ ہیج حالے نبود  
 (شب مابین ۷ و ۸ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

بسم اللہ العلیٰ العظیم  
 (۵۹) بارِاں بارید و بس فراواں بارید در کو شک و کمرہ و بہ والاں بارید  
 از کثرتِ ہائے و ہوئے مخلوقِ خدا بارِاں گرمان و اشکِ بارِاں بارید  
 (شب ۵ جولائی ۱۹۳۳ء)

### ہوالمعزُّ

خطابِ تازہٗ نواب بہادر چورسید (۶۰) زد و ستاں بن آمد پیامِ ہائے نوید  
 بہ سن نوزدہ صد سی و سہ ز سالِ مسیح ز پیشگاہِ حکومت رسید لطفِ مزید  
 (شب مابین ۲۷ و ۲۸ اگست ۱۹۳۳ء)

اے کہ جز در گہ تو نیست مرا ہیج ملاذ (۶۱) نہ کہ ہست بغیر از تو سنوا و رعایا  
 دشمنانہ ہزاراں بہ پناہم در گیر دو تم بہت اگر ہیج کسے باشد شاذ  
 (شب مابین ۵ و ۶ نومبر ۱۹۳۳ء)

(۶۲) در قالبِ علم و عمل ست جاں کاغذ احکامِ رسانندہٗ یزداں کاغذ  
 ہر چند سفید ست سیاہش بکنند از تیرگیِ قلوبِ ماست لرزاں کاغذ  
 (شب مابین ۱۰ و ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

تا عقل نہ بود با کس کار نہ بود (۵۴) در پیش و پس ز فکر انبار نہ بود  
خوش باش زد عواکے عقل بگیر نہ ہشیار ہمان ست کہ ہشیار نہ بود  
(شب ماہین ۱۱ و ۱۲ اکت ۱۹۳۳ء)

اخلاص عمل چو شرط ایماں نبود (۵۵) پس دہری و گہر چوں مسلمان نبود  
ایمان خلوص لازم ست ملزوم حقا کہ اگر ایں نبود آہں نبود  
(استادہ العبدالراجی الی اللہ المنان محمد مرمل اللہ خاں المتخلص بہ نمل  
فی تاریخ سنۃ فی شہر اپریل ۱۹۰۹ء فی وقت الصبح حینما کان راکعاً  
على خرسة التکلیله فی بھیکم یوم)

کینی کہ ز کیف سخن آگاہ بود (۵۶) شاعر ہمہ اختر اند و او ماہ بود  
بے مشعل علم در شب تیرہ جہل ہر کس کہ برد را حلہ گمراہ بود  
(ہمقام علی گڑھ ۱۹۲۳ء)

گیرم کہ ترا ز کس ملائے نبود (۵۷) از کردہ نیک و بد خیالے نبود  
لیکن چہ تو اں کرد کہ از کردہ ہن گاہے نبود کہ قیل و قالے نبود  
(شب ماہین، ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

۱۰ مولوی محمد مبین کہنی چریا کوٹی (دزدانہ اصغر مولوی محمد فاروق چریا کوٹی مرحوم دہرادرزادہ مولوی غیاث سیل  
چریا کوٹی منفقہ) مرتب

(۶۸) در دل ہوسِ معاش باشد شبِ روز  
 حال در طلب و تلاش باشد شبِ روز  
 ہرگز ز رہِ قناعت آگاہ بود  
 قانع بہ دونانِ آتش باشد شبِ روز  
 (شب مابین ۲۶ و ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

ہر دم بدلم و ساوس ست از خفا س (۶۹)  
 ہر کھلہ ز کالائے بد آرنہ اساس  
 انسان بصورت اند و باطن المیس  
 اعوذ بک اللہ من الجنة والناس  
 (شام و شب ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

### بسم اللہ تعالیٰ شانہ

(۷۰) حریف من ہمہ جور و جفاست کا فکیش  
 برائے خود ہمہ نوش و برائے من ہمہ نیش  
 مگر کہ نہایت از دست برد دست قضا  
 کہ پیش او ہمہ کیساں بود چہ گرگ چہ میش  
 (شب ۲۶ جولائی ۱۹۳۳ء)

لے تن پس جان تو دو ان است مرض (۷۱)  
 سرما آمد بلائے جان ست مرض  
 شب ہمارے صبح نزلہ بر سینہ سوا  
 ہر روز ز صورت عیان ست مرض  
 (شب مابین ۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۹۳۳ء)

(۷۲) یک نکتہ ز بندہ است در گوشِ نوعِ من  
 گوجاں برد گیر از دونانِ قرض  
 ناچار اگر گیری از شخصے وام  
 پس دادن او شمار بر خود قرض  
 (شب مابین ۱۲ و ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

### مولمَعین

خوبست که یاران تو باشند هزار<sup>(۶۳)</sup> ہر یک با صدق و با ولا بسیار  
زین خوب تر ت نیز گویم کہ چه باشد حاجت نہ بود ترا از ایشان نہ ہمار  
(شب ماہین ۱۹ و ۲۰ ستمبر ۱۹۳۳ء)

تعبیل مکن عزیز در کردن کار<sup>(۶۴)</sup> انجام ز اقدام مقدم انکار  
گرفیصلہ این ست کہ کردن فرض است بسم اللہ مکن کہوش تا آخر کار

نیست معبود کے غیر خداے برتر<sup>(۶۵)</sup> بے شک و شبہ محمد بودش پیغمبر  
دین اسلام چہ دینے ست مبارک دینے کہ بہ دنیا و بعقبی کذت رفع ضرر  
(۱۴ اگست ۱۹۳۳ء)

شکرست فراموش و رہ شکوہ دراز<sup>(۶۶)</sup> احسان کرمی - در عداوت شد باز  
از شکر و احسان بگزشتیم مگر چارہ چہ بود دشمنی لے ہم از  
(شب ماہین ۲ و ۳ نومبر ۱۹۳۳ء)

اے آنکہ بہ تو بختِ رسالت بہار<sup>(۶۷)</sup> فیاض بخش و کامِ مخلوق بہار  
امروز اگر خدمتِ مخلوق کنی فردا ست جزا از کرم بندہ نواز  
(مؤثر ۶ نومبر ۱۹۳۳ء)

اے ذاتِ تواریف و مکانِ تواریف<sup>(۸۸)</sup> فریادِ سی و ہم بصیری و مبع  
 صرّ مملِ بیچارہ گنہ گار و بہت  
 (شب مابین ۵ و ۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

عمرتِ ہمہ برباد شد افسوسِ دریغ<sup>(۸۹)</sup> جلا و قضا بر سرِ تو آختہ تیغ  
 در آخرِ عمر از خدا ترس کین قہرِ شہ آتشِ ستِ مہرِ شہینغ  
 (شب مابین ۱۲ و ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

یارِ دلم کہ با من ست او بخلاف<sup>(۹۰)</sup> من نیز برائے او نذارم ایلاف  
 بہر دورِ راہ جدا ہست مگر منزل یک چوں بحثِ شوافع ز گروہِ احاف  
 (۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

لے بزرگے بود حافظ جلالیتِ خاس، م کہ نوبتِ نایبِ حرمِ قربت داشت ہم خانہ انی و ہم ہمالی و بالا  
 بر ہمہ قلبی۔ نوبتِ صحتِ مصون را بحضورِ حافظ صاحب و در نصبت 'حافظ یار' می فرمودند۔ مردے بود  
 ماہ و دل مگر بسببِ خفقانِ مراقِ دل حوی و دل داری اوجین شاق کہ گاہ گاہے دریں جگر خوں می شد۔  
 بارے ایناں کہ معمول بود، از نوبتِ صاحبِ رنجیدہ۔ نوبتِ صاحبِ این رباعی نوشت بہ نوبتِ صدرِ یار جنگ  
 بہادرِ نقل کرد نوبتِ صدرِ یار جنگ بہادرِ تفننِ تحریر فرمودند:

صاحبِ ہرادرِ مکرّم من۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ صبح بیدار ہونے پر 'حافظ یار' پر  
 رحم آیا۔ بے تاہل و معرّے زبان پر آگے پیش کرتا ہوں شاید پیوند کھا جائیں سے  
 خلافِ بہت و لیکن وفاقِ ہم داریم  
 چو اختلافِ میانِ شوافع و احاف

نیازِ نشان  
 "حبیب الرحمن"

حبیب گنج  
 ۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء

نیم

ط برجیات از نسخہ تقدیر است خط<sup>(۴۳)</sup> کا حوالہاں گزشتنی ست بر آتی غلط  
آلودہ مباحش ز آب گندگی عصیاں آسودہ و پاک باش در آب چوبط  
(شب مابین ۱۲ و ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

ہر آنکہ نوشتند ز تقدیر تو خط<sup>(۴۴)</sup> ہر گز نتواں کرد بہ تدبیر غلط  
گر غم بہ نصیب تست بنشین و بخور این غم نشود غلط بہ چنگ بر بط  
(شب مابین ۲۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۳۳ء)

نیم

ظ باید کہ بہر خطہ کنی پاس و کاظ<sup>(۴۵)</sup> کالائے بدی میارہ بچو کافر بہ عکاظ  
از مغرب جوے نکتہ ہا از قرآن از پوست کمن درد چو دو حفاظ  
(شب مابین ۱۲ و ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

ع چوں جان تو از تن تو آید بوداع<sup>(۴۶)</sup> گوید کہ بمن بدہ گرت بہت متاع  
ایماں اگر ت سلامت ست با او بسا تا وقت نزع بصلح میری نہ نزع  
(شب مابین ۱۲ و ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

آزادی رائے زیر قانون و شرع<sup>(۴۷)</sup> اصل آزادی است باقی جملہ فرع  
بے ضبط مباحش خوار و غلطاں بچاں بے ہوش و حواس بچو بیماری صرع  
(ہر دو رباعی در اشعار راہ علی گڑھ بہ سواری موٹر بوت شام تاریخ ۲۷ نومبر ۱۹۳۳ء، موزوں کردہ شد)

بر خند کلاں ترم ز احباب لبال<sup>(۸۶)</sup> عظم فرسود گشت و جسم پابال  
شتر قم آید چو کس بزرگم گوید زیر آله بے عقل ست بزرگی لبال  
شب مابین ۵ و ۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء

از کثرت انہما و باران مسال<sup>(۸۷)</sup> خلق خوش حال و خلق دیگر بد حال  
از کثرت ابنہ ابنہ خوار و بے خوش و ہتال پتال و سقف خانہ غراب  
شب ۵ جولائی ۱۹۳۳ء

چشم ہمہ درد و آرمیدن مشکل<sup>(۸۸)</sup> معشوقہ من کتاب دیدن مشکل  
گویند شب بخوں کہ نقصان آرد نقصان آسان کتب دیدن مشکل  
شب ۲۰ و ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء

چشم ہمہ درد و آرمیدن مشکل<sup>(۸۹)</sup> معشوقہ من کتاب دیدن مشکل  
گویند شب بخوں کہ نقصان آرد نقصان آسان مگر نہ دیدن مشکل  
(مقام ہیکم پور - ۳ مئی ۱۹۳۳ء بوقت صبح)

بسمہ تعالیٰ شانہ

صد شکر متائے دلم شد حانس<sup>(۹۰)</sup> بیعت کردم بدست شیخے کامل  
حضرت عبد الغفور خاں نقشبندی موم کو در کف رحمت حق شد و اصل  
شب مابین ۱۶ و ۱۷ نومبر ۱۹۳۳ء

بالبغض و عداوت ست بہر خطہ حریف<sup>(۸۱)</sup> اگر فصلِ ربیع ست و اگر فصلِ خریف  
خداں خداں و زمہ خداں آید از طعنہ بگوید کہ "مزاج تو شریف"  
(باشاے راہ علی گڑھ در موز ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

شیطانِ لعین ست بہرہ قزاق<sup>(۸۲)</sup> گراہِ حجاز ست و اگر راہِ عراق  
اندیشہ ندارم بروم سوئے مدینہ اندیشہ چو کفر ست بہ کیشِ عشاق  
(شب مابین ۲۹ و ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

اے ربِ سما و ارض و اے ربِ فلق<sup>(۸۳)</sup> اعمو ذلک رقی من شتر ما خلق  
از شتر خلق در پناہم در گیر خواہند کہ حاصلِ حکمِ ستر متق  
(شب ۱۰ و ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

اے دل اگر تہِ بختِ جوان ست فلق<sup>(۸۴)</sup> رو خدمتِ خلق کن بقدرِ توفیق  
از خدمتِ خلق مردِ مخدوم شود نعم الرفیق تو نعم التوفیق  
(در اثناے رتدے و یکسویہ و قدرے زور برائی کرے ۱۳۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

جان ست چو باغِ بہر و قضا بہر نگارگ<sup>(۸۵)</sup> چوں شہِ الچکہ بہ لالہ می ریزد برگ  
صد سال اگر بر خوری از باغِ جہاں بانہ کہ رہائی تو اس شد از پنجہ مرگ  
(شب مابین ۲۹ و ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء)



عجیب را زک فاش ست باتومی گویم<sup>(۹۶)</sup> دریں زمانِ دُخل فارسی نمی گویم  
عجیب تر که بخوابی شنو ز منزل نمی توانی که بآردوز شعر تر گویم  
(شب مابین ۲۹ و ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء)

بر شب تا چند ستر یعنی گفتن<sup>(۹۷)</sup> از تارِ گِ جانِ دُرخانی سخن  
باتف گفتا که به نفع مخلوق می گوئی گو اگر توانی گفتن  
(بوقت صبح ۱۳ ستمبر ۱۹۳۳ء)

ای دوست چو بختِ بختِ سال ست که من<sup>(۹۸)</sup> تبریک ولادتِ پسرِ بگفتم به علن  
آں پورِ سعید یعنی مسعود الرحمن قد نال زواجاً بطریقِ الاحسن  
(شب مابین ۱۳ و ۱۴ دسمبر ۱۹۳۳ء)

بچہ طائوسِ بلذتِ فزوں<sup>(۹۹)</sup> بچہ رسیدہ است بمن از دادوں  
تحفہ جنت ز ابو بکر خاں لحم طیرِ بہتِ صمّایشہون  
(شب مابین ۲ و ۳ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

دنیا طلبا نند پئے مالِ دُبنوں<sup>(۱۰۰)</sup> عقبی طلباں در پئے جنتِ دُعیوں  
زاہد بسرِ عجب و منزلِ باعجز کلّ حزبِ بہمالدِ ہم فرحون  
(شب مابین ۲۲ و ۲۳ نومبر ۱۹۳۳ء)

سر یوسف ماکه هست مرد کامل (۹۱) فرزانه و فرماں ده و فرد کامل  
تسخیر کند ملک دل پر و جوان چوں یوسف مصری غنیزه مردل  
اشتباهین ۲۲ و ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۲ء

از کرده و نا کرده منم سخت ملول (۹۲) در دفتر حسن علم مبدفعول  
یارب بطیفش شایع روز جزا بخشای به منزل صل ظلام جهول  
اشتباهین ۱۴ و ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء

### هوالمعطی المانع

دنیای خوانے ست پر از قسام طعام (۹۳) باید خوردن از و بمقدار مضام  
لیکن به هوس چو زود و بسیار خوی بیمار شوی و در نیایی آرام  
اشتباهین ۱۱ و ۱۲ ستمبر ۱۹۳۲ء

م

صد بار به تو عرض تمنا کردم (۹۴) فریاد بر آوردم و غوغا کردم  
یک بار نه کردی به من زان نظر مایوسم و از لطف تو ابراک کردم  
۲۳۱ جولائی ۱۹۳۳ء

مانیل فروختیم و دیگر شدیم (۹۵) در دام افتادیم و به زنجیر شدیم  
بودیم بفکر سود و کردیم زیاں تعجیل نمودیم و ز تدبیر شدیم  
النشدته عند النوم فی الليل و اصلحته فی النهار فی بحیکم پور یوم الثلوث  
۲۲ دسمبر ۱۹۳۳ء

خوش آنکہ زہد کردہ کس پشماں ہستی<sup>(۱۰۵)</sup> زاندیشہ رست و خیر تر ساں ہستی  
 نیکی کن با خلق خدا شد دہری گراں بکنی مرد مسلمان ہستی

(۵ جولائی ۱۹۳۳ء)

رسم ست ز شاعران بطور زغالی<sup>(۱۰۶)</sup> ذکرِ معشوق و پریشان حالی  
 در سربہ بود نشہ دہنے درد دل عشق آوازِ دل بہت ز بطن حسالی

(شب ۱۳ مین ۱۳ دسمبر ۱۹۳۲ء بمقام علی گڑھ)

(۱۱) کشمیری دسپڑا انداز نسلیں کو

یک پنڈت، یک مسلم و ہر دو مخلص  
 یک لائبر و یک شاعر و کامیاب

۱۲. قبر (۹۳۲ء)

(۱۰۲) شیطانِ رحیم کرده مارا گمراه

بر دیو پیداے منزل می خواں      لاحول ولا قوۃ الا باللہ

(۴ جولائی ۱۹۰۱ء کو صبح گفٹہ بند)

(۱۳) با بغض و عداوت مست ہر یک ہمراہ

گم شدہ زمانہ راہِ اخلاص عمل      اِنَّا لِلّٰہِ سَمِیْعًا لِلّٰہِ

۱) ابتدائی راہ کی گڑبھ در موٹر ۱۱/۱۲ (اکتوبر ۱۹۳۲ء)

۱۰۴۱ موتِ مشکیں سفید چوں برف شدہ

یک لحظه نہ کردی تو بہ انصاف عمل انصاف ز سرکارِ تو بہر طرف شدہ

(۲۳ جولائی ۱۹۳۳ء)

زردار و چالپوس دریں عصر دوں پست  
 ہر بد سگال طعنه زند خیر خواہ را  
 ہر پیادہ شاہ مات و ہر بادشاہ را  
 دشمن ہر دست پہنچ نیست زد مگر بس  
 نامہی زمانہ چہ گویم کہ اندریں  
 حکام را دو گوش فراخ است و چشم بند  
 عبد العلی بجور و جفا کشتہ شد۔ مگر  
 زیں پس مکن مزمل رنجیدہ اعتبار  
 در کارِ گاہ عقل برائے برابرست

(۱۶۱) اکتوبر ۱۹۳۳ء

### ہوالشافی ہوالکافی

از دبا بخار ناہنجار  
 آمد از یورپ انفلونزا  
 سختی ایں مرض اگر پرسی  
 درد سر درد سینہ درد کمر  
 شعلہ در چشم و سینہ و معدہ  
 خواب و خورشد حرام بر رنجور  
 گشت امسال عالمے بیمار  
 بہ سن نہ صد ہیشہ و ہزار  
 اند کے از بے کف اظہار  
 درد پہلو و دست و پاؤ کمار  
 و قنار بتنا عذاب النار  
 تشنگی بے شمار و بے مقدار

۱۔ عبد العلی عرف جمایاں یسر شیر کے لیے از ملا زمان مقرب عنایت اللہ خاں صاحب مرحوم عم نواب صاحب جم بود  
 خان صاحب ہمدرد ارباب عزیز می داشتند و چند موضع زمینداری ملک شاں کردہ پورہ۔ جمایاں در سنہ ۱۹۰۵ء  
 از دست جاں شہید شد۔ مگر قاتلین بکفر کردار خود نہ رسیدند۔ مقرب ۲۔ دباے حملہ زلی کہ در سنہ ۱۹۱۹ء در ہند عالمگیر شد۔  
 (۲)

# شہر آشوب

هو العليم الخبير

یعنی بہائے مرگ بصد جاں برابرست  
 ہر تراثر خاؤ و فرخرف و شوم و بدبخت  
 آفخ بریں زبان پر آشوب و پیر خلل  
 ہندوستان کہ مہد علوم قدیم بود  
 ہر ناشناس و کودن و نافرہم و بے خرد  
 بہتان و کذب و حرص و حسد و فتنہ و فساد  
 بدگوئی برادرِ خود فخر مابود  
 عاقل بہائے عقل نیسا بد مگر لکد  
 ہر کہ دریں زمانہ بود بمنشین مہ  
 ہر جہل ساز و سفایہ و کم ظرف و بے سواد  
 رو باہ حیلہ ساز دریں عہد پر دخل  
 در داک خون پاک جوانان پاک ذات  
 آدم نجس رگ بکند ذبح آدمی  
 فساد را بہ فتوے قاضی بود حلا  
 قزاق و دزد و راہ زن قاتل و ظلم  
 دریں زمانہ دروغ بود بر سر فروغ  
 صادق گواہ خویش نیابد بجز خدا

یعنی بہائے مرگ بصد جاں برابرست  
 باخوش بیان و منعم خوشخواں برابرست  
 کاندہ رضائے او خروائساں برابرست  
 حالا بھل و شہر لبوداں برابرست  
 در زعم خود بحضرت لقمان برابرست  
 با علم و حلم و عزت و باشاں برابرست  
 دشمن دریں زمانہ باخواں برابرست  
 ابلہ بغزو جاہ و سلطان برابرست  
 ہر مزبلہ بہ صحن گستاں برابرست  
 با مرد حق شناس و سخندان برابرست  
 در تمکنت و شیر نیستان برابرست  
 در خاک نہ نختند بارزاں برابرست  
 انساں ہمیش ویش اپناں برابرست  
 مے خوریکہ مے چشمہ حیواں برابرست  
 امین ز دار و گیر بہ مہماں برابرست  
 دار القضا بہ مجلس طفلان برابرست  
 کاذب بہ شورہ پستی شیطان برابرست

قیمتِ پارچہ پنہ بہ خدا  
 فصلِ سرما و جامہ ناپیدا  
 آرد و دال و شیر سخت گراں  
 مرد و بہالِ تباہ حال شدہ است  
 ارضِ مزرعہ خالی از زرع است  
 خود و بچہ و زوجہ بیمار است  
 طاقت از بہر چاہ رانی نیست  
 کیسہ خالی و قرضہ کس ندبہ  
 چارہ بہر داب نایاب است  
 یک تن ناتوان و این ہمہ فکر  
 آدمی آخر آدمی زادہ است  
 عددِ مردگان چہ می جوی  
 حالتِ زندگان چہ می پرسی  
 زندہ و مردہ ہر دو یکسانند  
 خفتہ چوں مردہ را کند تیفیس  
 مادرِ مردہ او فادہ بخاک  
 بچہِ مردہ بہ پهلویِ مادر  
 گورِ کُشت و زندہ در گورِ ست  
 عشقِ مفقود و دوستی ناپید  
 از عزیز و قریب ہیج میسر  
 شد فرا موش کینہ و زنجش

کفن ہم از زِ شالِ حاشیہ دار  
 قیمتِ پنہ شد ز یک تا چار  
 نمک و قند و روغن و انماز  
 از خرابی زرع و کشت و عتقار  
 نیست جز خارِ خاک پیداوار  
 گاؤ جاموش و گوسندانِ خواہ  
 آب موجود نیست در انہار  
 زانکہ خود مبتلاست ساہوکار  
 مبتلاست بلاست ہر جاں دار  
 الغرض "یک انار و صد بیمار"  
 کویہ بر خود بلرز از این بار  
 کہ برون ست از حساب و شمار  
 نئے شکیب ست نئے سکونِ قرار  
 آں کیے درشتی و این شفقار  
 مردہ کے خفتہ را کند بیدار  
 طفل بر شیر می کند اصرار  
 مادر از سختی مرض ناچار  
 ہمہ وقت بس کہ در این کار  
 نیست فرقی بہ بار از اغیار  
 ہیج کس نیست با کسے غمخوار  
 شد فرا موش حجت و تکرار

رستم و شہزادہ

شدتِ سرفہ دم فرو بسته  
 ہمہ شب آہ آہ شور و فغاں  
 تپ و ہریان و کرب و بھیوشی  
 شد مریض از بخار سہ روزہ  
 نیست یارائے جنبش و حرکت  
 آہ ازیں ماندگی و نا چاری  
 ہر کہ بیمار بہت بیمار ست  
 ہیبتِ مرگ و خدمتِ مرضا  
 عبرت و ترس بر تباہی حلق  
 جاں پریشان و جسم و تنِ عرایں  
 جگر سوختہ و سینہ چاک  
 نہ اجیری کزد و شود کارے  
 نہ فقیرے کہ صدقہ بر گیرد  
 نہ طبیبے کہ نسخہ بنویسد  
 پیر و علم و مادر و خواہر ق  
 زوجہ و بچہ عمہ و خالہ  
 مہتر و سقہ گا ذر و حجام  
 نو کرد چاکر و ندیم و رفیق  
 یک بیک جملہ اہل خانہ ملیل  
 نہ دواؤ نہ دارو کو درماں  
 غلہ غالی و پارچہ کمیاب  
 نزلہ بر سینہ مریض سوار  
 ہمہ روز ست کرب و ضعف و بخار  
 اضطرابِ دل و بسینہ فشار  
 ہیچ مدقوق لاغر و افکار  
 نیست یارے خوردن و گفتار  
 آہ ازیں اختلالِ لیل و نہار  
 تندرست ست بدتر از بیمار  
 غمِ موتِ عزیز و نوکر و یار  
 فحطِ اجناس و غلہ در بازار  
 شکمِ خالی و کفِ نادار  
 دلِ بریان و چشمِ طیفان بار  
 نہ عزیزے کہ اد کند ایشار  
 نہ امیرے ست فارغ از افکار  
 نہ جیبے براے چارہ کار  
 پسر و دختر و برادر و یار ق  
 الغرض ہر یک از صغار و کبار  
 جملہ باور چیان و خدمتگار  
 ہمہ بیمار و جملگی بے کار  
 کیست تا دار و آرد از عطار  
 نہ غذا و علاج۔ نے تیمار  
 قیمتِ ادویہ گراں بسیار



همه مجبور شاه و شاهنشاه  
 چاره گر هیچ نیست جز بخدا  
 تکیه بر فضل او ببايد کرد  
 او چو خواهد کشایش شکل  
 بس مزمل رجوع کن با او  
 اے خداوند خالق الاسباح  
 شافی و کافی و سمیع و بصیر ۲  
 المدد المدد حسد او ندا ۳  
 الحفیظ الحفیظ یا حافظ ۴  
 به طفیل جلال و عزت خویش ۵  
 یارب از بهر انبیا و رسل ۶  
 به کرامات اولیا و کرام ۷  
 به شهیدان دشت کرب و بلا ۸  
 رحم فرما بحالت مخلوق  
 کار تو فضل و رحمت ست بخلق  
 ما همه بنده و گنہگاریم  
 ما همه مبتلائے عصیانیم  
 ما همه بدکنیم و تو بینکی  
 منکر بر خطائے ما - منکر  
 هر چه هستیم جمله ملک تو ایم  
 رحم فرما و عذیر ما بنذیر  
 والی ملک و حاکم و سرکار  
 مالک الملک و احد القهار  
 باید از ذات پاکش استنصار  
 کند آس را مرا حل دشوار  
 خواه امداد داوید دادار  
 اے خداوند خالق الانوار  
 نور بنیادی اولی الابصار  
 الغیاث الغیاث یا غفار  
 الامان الامان یا جبار  
 صدقه قرب احمد مختار  
 پئے جاد فرشتگان کبار  
 به طفیل ائمہ اطهار  
 به گروه مهاجر و انصار  
 رحمت از خلق خود دریغ مدار  
 کار ما بندگان ست استغفار  
 تو کریم و رحیم و هم غفار  
 بند گانیم خوار و زار و زار  
 نیک فرما و شر ز ما بردار  
 بنگر بر عطاءئے خود ستار  
 نیک کردار یا که بد کردار  
 اے توانا و مالک و مختار

شد فراموش خود گرانی قحط  
 یک سرمه نہ کرد کم زوبا  
 گشت موقوف بحثِ ابتداء  
 بے فریقین و حاکم و عملہ  
 قاصدے نیست بہر پیغامے  
 نشہ در بادۂ غمہ ورنمانہ  
 از مئے و میکشان نشانے نیست  
 نیست ناظم تفریح و تفریح  
 ہوس جلب منفعت بے سود  
 شہر و قصبہ و دیہ و مزرعہ ہا  
 ایمریکہ و یورپ ایفریقہ  
 دہلی و بمبئی و کلکتہ  
 تملہ و مینی تال و منصوری  
 ہمہ از دستِ این بلاگریاں  
 اسپرین و گوہن بے تاثیر  
 دابہ و کار با و کنگھنہ  
 ایکونائٹ بروینا و نکس  
 ہاں سپستان و خطمی و عتاب  
 نہ ز سائنس بر و با اثرے  
 نہ بحکم گورہ زست شفا  
 نہ ز ایر واپین و سب میری

خوب و بیمار از خورش بزار  
 طعنہ ہاے ایڈیٹر اخبار  
 ملتوی گشت حجتِ احرار  
 شد معطل کچہری و دربار  
 گشتہ مسدود ڈاک خانہ و تار  
 سر نو دلتاں تہی ز خمار  
 در خرابات و خانہ خمار  
 نہ سواری نہ شعل سیر و شکار  
 قصر اُمید لالہ شد سمار  
 کوہ و صحرا و دشت و بحر و جمار  
 کابل و چین و تبت و تاتار  
 حیدر آباد و لکھنؤ و بہار  
 سندھ و پنجاب مید راس و برار  
 ہمہ از دستِ این و با افکار  
 ڈاکٹر سخت عاجز و ناچار  
 وید از دستِ این ہمہ بزار  
 ہو میو مہمی از ہمہ ارعار  
 کرد فی الجملہ خفتِ آزار  
 نہ ز اسپج و لکچر و پندار  
 نہ مرض ترسد از سپ سالار  
 نہ ز ٹیل شپ و امیر بحار

# مرانی

## مرثیہ وفاتِ ایدورد ہفتم قیصر ہند

بسم اللہ وبہ نستعین

شاد ما ایدورد ہفتم شہریارِ با صفا  
شہریارِ نیک نصرت اور با فرزندِ بوش  
شاد زاد و شاد ماند و شاد مرد و شاد زیت  
رختی و مارا زمین درد و غم گزاشتی  
گفتہ بودی خدمتِ خدایِ خدائے خدائے  
انحصار و صفیاتِ خارج از امکانِ من  
لے کہ بودی بر سرِ سایہ الطافِ تو  
جارج فرزندِ عزیزت یعنی شاد شاد ما  
کرد از دار الفنا رخت سوئے دار البقا  
با ہمہ جبروت و سطوت صلح و نزو و ہزا  
ما ہمہ از مرگ او در پنج و ماتم مبتلا  
مانی خواہیم کردن یاد تو از دل جدا  
رحمک اللہ وعدہ را از صدق دل کردی وفا  
پس بجز از این گزشتہ می کنم بہت دعا  
بر روانت با و دایم سایہ لطفِ خدا  
دیر بر جاے تو باشد خلقِ راجت و ا

این عاز بندہ مژمل و آیینِ خلقت

با امیدِ استجابت از جنابِ کب پا

ایں اشعار برائے خواندن جلسہ ماتم شہنشاہ ایدورد ہفتم کہ بہ یومِ زینِ محرم  
در کالج شدہ بود بمقام سنی گزینہ تباریخ ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء موزوں کردہ بوقت صبح تباریخ  
۲۰ مئی مذکور در جلسہ بہ ضمن تقریر خواندم۔ سہ شعر از وقت عصر تا مغرب و چار شعر  
ما بین مغرب و عشا و یک شعر بہ بستر استراحت و یک بوقت صبح در غسل خانہ گفتہ شد۔

(۲۰ مئی ۱۹۱۱ء)

جز تو بہ ہیج در پنا ہے نیست      نہ ز قہر تو ہیج جاے فرار  
 مانے نیست غیر بارگت      نیست جز در گہ تو مرجع کار  
 خستگانیم از بلا برہاں      تشنگانیم ابرہ رحمت بار  
 درد مندیم دردِ ما بہ کن      مستمندیم درد مند مدار  
 لے خداوند قادر و قیوم  
 بہ پیر از من مقل این اشعار

(معلق و بابے افلاک و من ابتداء ، نومبر ۱۹۱۷ء لغایت  
 ۱۶ نومبر ۱۹۱۷ء گفۃ شد)

دوندہ چو آہو۔ جہندہ چو برق  
 بہ قرب و جوار و بہ نزدیک دور  
 ز بس نازک چاکے تیسر گام  
 تراوشن نجد و ولادت بہ بحر  
 بہ سیر و شکار و بعید و قریب  
 ز یادانی چاکرش جیو آرام  
 بہ بودش حریف نہ بودش رقیب  
 بہ طرز دل آویز و شان عجیب  
 وفاتش بہ بند و مقاش طیب

مزل مگنتم فصلیش

بہ یک تخرجہ مادیان غیب

بہ تخرجہ یک عدد

۱۳۱۸  
 ۱۳۱۸  
 فصل ۱۳۱۸

مزل مگنتم فصلیش  
 بہ یک تخرجہ مادیان غیب

## تاریخ مردن اسپ سہیل

اسپ سہیل سہ سالہ بود کہ در ماہ مئی ۱۸۸۵ء از سید عبد المجید عرب مدنی  
 بوجہ ناقدری ابنائے زمان کہ بیچ یک اورا نہ پسندیدہ ہو بہ قیمت دو صد پنجاہ روپے  
 خرید کر دم بچہ بود خلی شوخ در اولیں سواری سکنہ ری خورد و بر زمین افتاد۔  
 من ہم از خانہ زیر جہا شدم و مجروح شدم۔ البتہ دو ہفتہ علاج شد مردمان گنندہ  
 اسپ نامبارک ست، خود دل خالی از دغدغہ نبود۔ فی الجملہ اسپ با من بود سہیل نام  
 وادم۔ رفتہ رفتہ جوان شد و توانا تر و ایں قدر خوب صورت و چالاک و قوی  
 اصیل و ملیح برآمد کہ مشہور نزدیک و دور شد۔ صاحبان انگریز بر و فریقہ بودند  
 بار بار سواری مس بہرین صاحبہ دس ہیلٹہ ربی صاحبہ بود و در شکار خنجر پرو پولو

اللہ باقی من کل فانی

## مرثیہ مادیانِ شکیلہ

مرثیہ تاریخی سقط شدن مادیانِ شکیلہ کہ وقت پنج ساعت صبح بحالت آبستن  
نوماہ از عارضہ فاج کہ سبب غفلت حیواسائیں کہ بحالت سردی بلا بلاپوش شبان  
در زیر سایہ آسمان بستہ بود۔ بعد ہماری بست و چارم ساعت بوقت پنج ساعت  
صبح تباریح ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۲۰ء و ۱۳۱۰  
فوت شدہ بود۔ بسیار حسینہ و جمیلہ بود۔ مادیانِ عرب اول کتر دستیاب می شود و  
اگر می شود بدیں شاں از نظر نہ گزشتہ ہر کہ از صاحبان انگریز یا احباب با  
ہندوستانی می دید فریقہ می شد۔ باوجود چالاکی مفراط بسیار نیک مزاج بود کیا  
آبستن شدہ بچہ سہ ماہہ استقامت کرد۔ بعد پنج سال پس ہر وہ مرتبہ اسپ شدہ و حاملہ  
شدہ بود کہ خود گزشتہ۔ ہاں روز تا ساعت چہار شام۔ میں چند اشعار قلم برداشتہ  
بمقام بھیکم پور موزوں کردہ شدہ کہ یاد ماند۔

مادیانِ مادیانِ احباب اتنی گرمی قبلہ مظہم العالی بادگیر اسپان در مین  
خرید فرمودہ بودند۔ اصل نجدی نژاد بود و در اشائے سفر در جہان زائیدہ بود۔  
این بچہ داد۔ بجائی صاحب این بچہ را بہمدوسالگی بن علی فرمودہ بودند۔  
شکیلہ نام کردم۔ رنگ خود و مادرش خالص سرخاب بود و در پیچ جاپیچ عیب نہشت۔  
شانزدہ سال عمر یافت۔ من خودش تعلیم دادہ بودم۔

(۱۳ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

حسین و صیل و نجیب  
ز رخا لعلش رنگ و شانش عجیب

عرب مادیانے شکیلہ بنام  
ب تنش قائم و بال و دم چوں حریر

میلطع و وفادار و عادت شناس  
غریز دلِ جملہ یارانِ خیل  
مرا ہیرِ دہ سال خدمت نمود  
بطوع و رضا و تسلیم و میل  
بہ ناکا، مرد و دلم رنجہ کرد  
بمن صبح تا باں سید شد چو لیل  
ز روئے بکا سالِ این واقعہ  
حضرتِ بگفتہ - غروبِ سہیل

۱۳۱۳

ب-۲

۱۵۱۳ فضلہ

## نوحہ وفات حضور ملکہ معظمہ قیسر ہند کوئین و کٹوریہ مرحومہ

(درجلہ تعزیت حضورِ مجدد و مہرِ مہرِ تاریخ دوم فروری ۱۹۰۷ء ضمن تقریر خودشان خواندہ شد)

اولیں نظم است کہ بہیسی موزوں کردم)

لے عزیزاں نوحہ خواہم باو از خیریں  
بروفاتِ ملکہ و کٹوریہ - یعنی کوئین  
امیرِ پرتِ انڈیا - شاسنِ شاہی جناب  
آنکہ مثلش نیش از وے خرابائے زما  
شہریار کا مکار و تاجدارِ نامدار  
آوخ! آوخ! بر تو لے پرفاک بیدگر  
ما بتاب بزلِ جود و آفتابِ دین و داد  
من نمی گویم کہ فوق العادہ ست این رتو  
آنکہ انگلش نیش از وے خرابائے زما  
کاش! تا چندے نیکو دی چنیں ظلمِ عظیم  
شہریار کا مکار و تاجدارِ نامدار  
کار با کردی بدینیاں - آئے آئے شازدہ  
من نمی گویم کہ فوق العادہ ست این رتو  
کاش! تا چندے نیکو دی چنیں ظلمِ عظیم  
باکمالِ شوق و فرحت - جو ملی سوس  
کاش! تا چندے نیکو دی چنیں ظلمِ عظیم

ن

جست خندق و دیوار و قون نیزه بازی عدیل خود داشت بارها از پشت او  
 بازی ہلے جم خانہ از صاحبان انگریز و ہندوستانی بازی ہاردم آخر العمر  
 چنان من با او دآں با من مانوس بودند کہ بیش بر آں مشکل رست - نہ بود و با ما  
 چند بار جفت ہم شدہ بود - اما گاہے غیر معمولی شوخی نمی کرد - و زیرین من ہر پہ  
 می خواستم و می گفتم می کرد در جائے کہ بالا و پست می بردم می رفت - ناگاہ بہت  
 غایت صحت و قوت و چابکی و تندرستی بنگام راتہ خوری غذا در گلو بہت دم بندہ  
 بمشکل تمام ڈاکٹر از آلات عمل کرد تا لقمہ فرو رفت اما یقین ست کہ خیرے از غذا  
 در شش رفتہ باشد المختصر بیچارہ ازین صدمہ نجات نیافت ہر چند کہ اسے عامل  
 کردہ شد بخار بہت لاتی شد و بالا خرد و شبانہ روز مبتلا بودہ بتاریخ یازدہ  
 ماہ اگست ۱۹۱۰ء مطابق دہم ربیع الثانی ۱۳۲۹ء و ساعت دہ نواخت  
 روز فوت شد - بسیار قلیل داد - گو یا کہ در مہر جیل ۲۰ گسہ سالکی با ہم تسکست مشکل ست کہ  
 جانورے ہچو کار آمد و رفیق دیگر بہت آید بشہ طیکہ خود حیات مستعار زن ہم قدر  
 دیگر وفا کند - یا آنکہ بہ مبلغ این قدر قلیل خریدہ کردہ بودم - لیکن چون جوان کا آید  
 بہ قیمت دویسہ ہزار می ارزید و تن البتہ بیخ ہزار ہم بہ جدا کرش راضی نہ خواہم شد  
 در حزنہ یک ساعت و نیم قطعہ ناخیشس موزوں کردم و بر ما تا تاریخ غروب سہیل  
 کہ بہ تعمیر و کہ از باہ - بجا - بر آوردہ ام البتہ فخر ۱۰ ارم -

۱۳ اگست ۱۹۱۰ء وقت دہ ساعت روز بمقام حکیم پور قطعہ تاریخ بتاریخ  
 یازدہ اگست ۱۹۱۰ء مابین چار و پنج نیم ساعت سہ پہر موزوں کر ۱۰ بودم نقطہ

مرابو دایچے عرب سبزہ رنگ	و فادار و متفاد و نامش سہیل
ل سمش سنگ خارا دُمش جعد حور	تنش سیم خالص و دُپتمش کھیل
تناور چوپیل و دلاور چوشیہ	دواں مثل باد و رواں ہچو میل



قوتِ جانِ خزینِ غم و خونِ ست      زیں طعام و شراب و اولیاء  
 درِ فیضانِ ادبِ مستند      از چنیں سَدِّ باب و اولیاء  
 جانِ من و قفِ حسرت و اراں      قلق و اضطراب و اولیاء  
 آہِ عبدِ المجدِ خاں ز غمت  
 شد مزملِ حباب و اولیاء

(۱۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

## متفرقات

(اردو، فارسی، عربی، انگریزی)

ہم نے سو بار دل کو سمجھایا      پر نہ اس کی سمجھ میں کچھ آیا  
 آخر شجب لگی کزرنے کچھ اور      تب تو صدے اٹھا کے گھبرایا  
 میں نے اس سے کہا کہ ”اے دل“      عقل سے کام لے تو فرمایا  
 ”عقل اول ہی ہو چکی رخصت      جب سے الفت کا کچھ مزا پایا“  
 (۱۵ اگست ۱۹۴۲ء)

(بوسم گرا ایک خاموشی میں ۱۹۴۲ء میں یہ قلم لکھا تھا۔ منزلِ اشد)

## فرد

و شمس صد اتری غریب و غابت      فلیس لها الحارۃ والضیاء

(۸ دسمبر ۱۹۴۳ء بھیک پور)

۱۔ بعض اساتذہ مسلم یونیورسٹی بصورتِ وفد بہ خدمتِ نواب صاحب پیش شدند یہ نعلین مولانا عبدالحق حق بنیادی مرحوم (شاہ ولی) بود۔ وہاں پہن گئے ہو کہ نواب صاحب قلم دان و اس چائے بعد از چہ آفتاب چرخِ محرم تو بغیر کردہ بودند۔ واکرم ضیاء الدین پر و اس چائے بود۔ نواب صاحب یں در و ارجاء لا انشاء و ارتاد فرمودہ این تہ بد اس بندہ است۔ الفاظ ”شمس“ (آفتاب) و ”ضیاء“ ملاحظہ فرمائیے۔

مرتب

حیف باشد تا بجائے آرزوئے جشن و عیش  
 سینہا صد چاک باشد خاک بر سر ہر یکے  
 مجلسِ ماتم شود بر پا و حُسنِ اندو گہیں  
 ملکِ ماتاراجِ غم شد - یا ازلہ العالیں  
 خاصہ شاہنشاہِ ما - ایدورڈ ہنتم پائیں  
 بردِ عاقبتِ سخن کن - سیرتِ پاکاں گزیں  
 بس منزلِ ختم کن اشعارِ دل باقی بند  
 لے خدا لے بادشاہ لے خلق و عالم را پناہ  
 لے کہ بے فضل تو ابرجاده دنیا و دیں  
 رحم کن بر روح پاکِ ملکہ و کٹوریا  
 اَسْتَغْفِرُكَ رَحِمَ غُلَّخْنِ کَمَامُ دِنْدِی

## مرثیہ وفات حکیم عبدالمجید خان صاحب رئیسِ ملی المحاطبۃ حاذق الملک

۵ حاذق الملک سوئے جنت رفت  
 زائیں جہان خراب و اولیاء  
 جان او در جوارِ رحمتِ حق  
 جان ما در عذاب و اولیاء  
 گشت تعلیم و درس خاک بر سر  
 گشت علم و کتاب و اولیاء  
 جان من تا بہ حشر رنج برد  
 تا برویِ حساب و اولیاء  
 بر جواں مرگ دوستانِ فئوس  
 بر سر و روشباب و اولیاء  
 از بے سوزش غمِ فرقت  
 دل من شد کباب و اولیاء  
 لے فطانت ایابِ صد حسرت  
 لے عذاقتِ مآب و اولیاء  
 رشکِ بقراطِ فخرِ جالینوس  
 ماہرِ لا جواب و اولیاء  
 حیف بردست برد دستِ اجل  
 آہ ازیں انتخاب و اولیاء  
 اشکِ ریزی و خونِ منی باری  
 لے تجیلِ سحاب و اولیاء  
 ہستی عالم ست و ہم دگماں  
 چشمہٴ اوسراب و اولیاء

آج ہے محفل میلاد رسول اکرم      میرا گھر آپ کے فیضان سے ہر شکرِ دارم  
 آپ کے فیض سے ہر چشمہ رحمت جاری      آپ کی ذات سے ہے میرا سہارا برہم  
 آپ کے نام کا سکہ ہر جہاں میں جاری      ہر موذن کی اذان غلغلہ شام و عجم  
 آپ ہیں باعثِ تنزیلِ کلامِ ربی      آپ کے نورِ ہدایت سے منور عالم  
 آپ کے نام پہ قربانِ مظل کی جاں  
 آپ کے نام پہ نکلے گا مرا آخر دم

کل تو میرے پٹھے میں نکل جائے دم

سبحہ گفتہ خود شاں  
 محمد را منزل گفتہ است اللہ در قرآن

ریش مخضب

One is as white as snow

The other is as black as a crow

They have born together and together they grow

Together they will live and together they will go

(ترجمہ منظوم از مرتضیٰ)

(الطبارود)

ایک تو ہے سفید جیسے برف

دوسری ہر سیاہ جیسے زاغ

ساتھ آئی ہیں بڑھ رہی ہیں

ساتھ رہتی ہیں ہوگا ساتھ فراغ

(تاریخ نزہۃ الکتوبر ۱۹۳۲ء)

دن از ایزد اسطی ایزد سنو

دی اور از ایزد بلک ایزد کرو

سے ہو برون ٹوگیدر اینڈ ٹوگیدر سے گرد

ٹوگیدر سے دل ہو اینڈ ٹوگیدر سے دل گو

(اپریل ۱۹۲۵ء)

جیبے لقد انشدتني من كلامك العذب  
 وقد خاطبتهموني به حسن الحسن الخطيب  
 فانت ذی العلم والفضل والشرف  
 بحسن الوطن والنسل والنسب  
 تبارک الله فيکم وفي اولادکم کلاً  
 ونالکم کل المنايا والرتب  
 لسانکم عربی مبين ذی مفاخرة  
 وانا المندی لا بالوہب ولا کسب  
 فما بادرت بأشعار فخرًا ولا کبراً  
 استغفر الله من کبر ومن کرب  
 فانی مزمل المرحوم من ربی  
 باسماح من سخطه ومن الغضب

سبحو محمد احمد الله خاں طال الله عمره گفته محمد مزمل الله خاں  
 احمد الله خاں مزمل غلام احمد ست

سبحو محمد مزمل الله خاں میں حکیم پو گوشتہ خود شاں  
 غلام احمد داؤد بہت مزمل

مقتضای وقت ایں باشد کہ چہاں لشکر ہم قلم دوست را دشمن شمارم پنج احساں برکنم  
 ایں ہمہ آساں بود۔ اما فرار از موت نیست چارہ جز این نیست با صد سوز افغاں سرکنم

۱۔ محمد احمد الله خاں پسر اکبر داؤد اولیس نواب صاحب بود۔ ۱۹۰۷ء در مین غموان شباب فوت شد۔  
 بسیار سید و شدنی بود۔ مرتب  
 ۲۔ نواب صاحب صرف سہ مصرع اول فرمودہ۔ باقی را نامکمل گراشتہ۔ خدا داد نہ چرا۔ ایں مصرع و چہاں  
 من بندہ چہاں کردہ ام۔ معلوم نیست کہ پیوندتہ یا نہ۔ مرتب



## بسمہ تعالیٰ شانہ

نیا آج سماں ہوا چاہتا ہے      گلستاں پرستاں ہوا چاہتا ہے  
 خیاباں خیاباں ہیں گلہائے معنی      بیاباں گلستاں ہوا چاہتا ہے  
 ہر اک تختہ باغ فیض صبا سے      چوتخت سلیمان ہوا چاہتا ہے  
 ہر اک میہماں کہہ رہا ہے یہ نازاں      کہ عہمان ذی شاں ہوا چاہتا ہے  
 فلک سے چلی آرہی میں صدائیں      کہ رحمت کا عہناں ہوا چاہتا ہے

عید میلادِ نبی آئی ہے      مردہ یہ بادِ صبا لائی ہے  
 دل مرا آپ پہ قربان بنی      جاں مری آپ کی شہدائی ہے  
 (۱۹۲۵ء)

عید میلادِ رسولِ ثقلین آئی ہے      یہ خبر آج نسیمِ سحری لائی ہے  
 غنچے کھل کھل کے بنے پھولِ جن میں کیسر      پھول پھولے ہیں نوشی کی جو خبر آئی ہے  
 دل ہے ہر مومن صادق کا مسترت سے بھرا      بزمِ میلاد میں عشرت کی ہوا آئی ہے  
 عشقِ احمد نہ ہو جس دل میں وہ دل پتھر ہے      ہو نہ جس دل میں خیالِ مرگادہ ہوا آئی ہے  
 میرے اللہ کے پیارے مرا ہادی تو ہے      دل مرا تیری شفاعت کا تمنا آئی ہے  
 تو نہ ہوتا تو مسلمان کہاں سے ہوتے      تیرے صیغے میں یہ دولت ہیں ماتھ آئی ہے

خواب میں آؤ مژمل کی تسلی کے لیے  
 دیدہ شوقِ زیارت کا تمنا آئی ہے

(بیکم پور - ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۳ء)

لہِ خلیفہِ کردہ بندہ مرتب

تسمت بالخیر